وراثت از فاطمہ ملک

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وراثت

از فاطمہ ملک

پیش لفظ

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم

میں راستوں سے کبھی جب کلام کرتا ہوں

نقوش پائے سماعت ابھرنے لگتے ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب انسان اپنے ارد گرد کی دنیا کو دل کی آنکھ سے دیکھنا شروع کرتا ہے تو وقت ہمارے جذبوں اور آرزوؤں کو سیراب اور شاداب کرتا ہے، ایسے میں انسان فضاؤں میں جھومنے، خلاؤں کی وسعتوں میں اڑنے اور آسمان کو چھونے کے لیے آمادگی کا اظہار کرتا نظر آتا ہے۔

پھر منظر بدلتا ہے، وقت کروٹ لیتا ہے۔ دل کے ساتھ دماغ اپنا کام تیزی سے کر دیتا ہے۔ تب فکر کے جگنو اپنی چمک بکھیرتے ہیں۔۔۔ یہ لمحات انمول ہوتے ہیں، اس کا تصور بھی بہت خوابناک ہے، ایسے میں آدمی پہچان کے سفر پر نکلتا ہے۔ مختلف تہذیبوں کی پہچان، نسلوں کی پہچان، خالق کائنات کی پہچان اور سب سے بڑھ کر خود اپنی پہچان۔

www.novelsclubb.com

میں بھی ایسے ہی ایک سفر پر نکلی ہوں۔۔ قلم کے ذریعے اپنی پہچان بنانے کے اور معاشرتی مسائل بتانے کے سفر پر۔۔ آپ کو جان کر شاید حیرت ہو کہ میں الفاظ اور جملے نہیں لکھتی بلکہ یہ جملے اور لفظ مجھے خود کو کاغذ پر لکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری کوشش ہوتی ہے کہ میں آپ سب کے سامنے فینٹسی کی بجائے حیقیقت پر مبنی ہمارے اپنے معاشرے کی کہانیوں کو رکھوں۔۔تاکہ آپ لوگ جان سکیں کہ ہمارے ارد گرد لوگ کتنے مسائل کا شکار ہیں اور ان کی ان مشکلات اور پریشانیوں کی کہیں نا کہیں وجہ ہم لوگ خود ہیں۔۔امید کرتی ہوں کہ اس سفر میں آپ سب ہمیشہ میرا ساتھ دیں گے۔

جس خاک سے پھوٹا ہے، اسی خاک کی خوشبو

پہچان نہ پایا تو ہنر کس کے لیے تھا

قاتل سے پوچھ پائے نہ ہم قتل کا سبب

ہم کو ہمارے ظرف نے خاموش کر دیا

www.novelsclubb.com

رقیہ وارث جان کی تیسری بیوی تھی، جو اس کے ایک مزارعے کی بیٹی تھی۔ وارث جان بیس سے زیادہ گاؤں کا مالک تھا۔ اس کے باقی سب بھائیوں کے بیٹے اور بیٹیاں دونوں ہی تھے۔ مگر اس کی صرف بیٹیاں تھیں، وارث جان کی ماں اسے اکثر کہتی اگر بیٹا نہ ہوا تو اس کے حصے کی ساری جاگیر اور جائیداد اس کے بھائیوں کے بیٹوں کو ملے گی۔ جس کی وجہ سے اس نے تین شادیاں کیں۔ پہلی بیوی اس کی پھوپھی کی بیٹی (حبیبہ) تھی جو کہ اس سے تقریباً دس سال بڑی تھی۔۔ وارث جان کی پیدائش کے وقت ہی خاندان کے بڑوں نے یہ رشتہ طے کر دیا۔۔ ان کے خاندان میں لڑکیوں کو پڑھانے کا رواج نہ تھا اور نہ ہی کسی لڑکی کی خاندان سے باہر شادی کی جاتی تھی۔۔ اسی وجہ بعض لڑکیاں ہم پلہ جوڑ نہ ملنے کی وجہ سے کنواری ہی رہ جاتیں تھیں۔۔۔ (حبیبہ) کو بھی اسی وجہ سے وارث جان کے ساتھ منسوب کیا گیا

کہ اس کا کوئی ہم عمر لڑکا خاندان میں کنوارہ نہیں تھا۔۔وارث جان جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا حویلی کی در و دیوار اسے احساس دلانے لگے کہ اس کے پیدا ہوتے ہی حبیبہ اس کے نام سے منسوب ہے اور وہ اگر کسی بھی اور سے شادی کرتا ہے تو بھی حبیبہ اپنی آخری سانس تک اسی کے نام پر بیٹھی رہے گی۔۔وارث جان ان سب فرسودہ روایات کے خلاف تھا مگر وہ پڑھ لکھ جانے کے بعد بھی ان روایات پر عمل کرنے کا پابند تھا۔۔لہذا جیسے ہی وارث جان کی ایم-بی-اے کی ڈگری مکمل ہوئی، حویلی میں وارث جان کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

وارث جان کو حبیبہ کی شکل تک یاد نہیں تھی کیونکہ حبیبہ وارث جان سے مکمل پردہ کرتی تھی۔۔تیاریاں مکمل ہوئیں اور وہ دن بھی آ گیا جب حبیبہ وارث جان کی بیوی کی حیثیت سے سردار جہانگیر جان (وارث جان کے والد) جو کہ حبیبہ کے ماموں بھی تھے کی حویلی میں آ گئی۔۔سب ہی بہت خوش تھے سوائے وارث جان کے۔۔مگر سب کی خوشی کی خاطر وارث جان نے اپنے ہونٹ سی لیے اور مسکراتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا۔۔۔وارث جان سے بڑے دو بھائی اور دو عدد بہنیں تھیں جن کی خاندان میں ہی شادی ہوئی تھی۔۔۔سب سے چھوٹا اور فرمانبردار ہونے کی وجہ سے وارث کے والدین اس سے دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ محبت کرتے تھے اور اسی محبت کی خاطر ناچاہتے ہوئے بھی وارث خاموشی سے حبیبہ سے شادی پر رضامند ہوا تھا

حبیبہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وارث نے اس سے شادی صرف خاندانی روایات کی وجہ سے کی ہے۔۔شادی کی رات سردارنی (وارث کی والدہ) حبیبہ کے کمرے میں آئیں اور اسے سمجھاتے ہوئے

"سردارنی حبیبہ میں جانتی ہوں کہ یہ بات تم تک پہنچ چکی ہو گی کہ سردار وارث جان تم سے شادی پر رضامند نہیں تھا۔"

حیرت سے سارے الفاظ اسے دیکھتے رہے

باتوں میں اپنی بات کو کیسے بدل گیا

حبیبہ جو کہ دلہن بنی گھونگھٹ میں منہ نیچے کئے بیٹھی تھی۔۔ سردارنی کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ جوانی کے جوش میں مرد ایسی باتیں کر جاتے ہیں ۔۔لہذا تم اس بات کو سوچ کر پریشان مت ہونا۔۔ جیسے جیسے وقت گزرے گا اور تم اسے اولاد نرینہ عطا کرو گی تو وہ یہ بھول جائے گا کہ تم اس سے بڑی تھی یا اس کی پسند نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

تم وارث کے مزاج کو تو جانتی ہو۔۔اسے سمجھنے کی بھی کوشش کرنا۔۔مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں وہی محبت اور مان دے گا جو تمہارا حق ہے۔

سردارنی کے خاموش ہونے کے بعد حبیبہ نے صرف "جی" کہااور نظریں نیچے کر لیں۔

سردارنی نے ہاتھ میں پکڑاڈبہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا" یہ میری طرف سے تمہاری منہ دکھائی ہے۔۔میری دعا ہے تم اور وارث خوشگوار زندگی گزارو۔

حبیبہ نے ڈبہ پکڑ کر سائیڈ پر رکھ دیااور سردارنی چلی گئ۔۔

سردارنی حبیبہ کے کمرے سے باہر آئی تو دیکھا کہ وارث جان اکیلا لان میں بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا۔۔سردارنی اپنے کمرے میں جانے کی بجائے اس کے پاس آگئ۔۔ وارث جان ارد گرد سے بے خبر تھا اسی لئے سردارنی کو اسے آواز دے کر اپنی موجودگی کا احساس دلانا پڑا" وارث"

سردارنی کی آواز پر وارث نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا جی ماں جی۔

سردارنی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کچھ قیمتی لمحات کو ہم بے جا ضد کی نظر کر دیتے ہیں اور بعد میں احساس ہوتا ہے کہ ہم نے غلط کیا۔

وارث جان جانتا تھا کہ اس کی ماں کا اشارہ کس بات کی طرف ہے مگر انجان بنتے ہوئے میں سمجھا نہیں۔

حبیبہ ایک اچھی لڑکی ہے، اپنے خاندان کی ہے، تو جانتا ہے ناں تیرے پیدا ہوتے ہی تیرے نام سے منسوب کر دی گئی تھی اور آج تک تیرے نام پر بیٹھی ہے ۔۔اس سے اہم بات یہ کہ تیری بہن اس کے بھائی کی بیوی ہے۔۔یاد رکھنا کہ اگر حبیبہ خوش نہیں رہے گی تو درد تیری بہن کے دامن کو بھی چھو جائے۔

" کبھی لوٹ آئیں تو پوچھنا نہیں دیکھنا انھیں غور سے

جنھیں راستے میں خبر ہوئی یہ راستہ کوئی اور ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی جانتی تھی کہ یہی وہ کمزور نبض ہے جہاں سے وہ وارث جان کو بلیک میل کر سکتی ہے وارث عورتیں سب ایک جیسی ہوتی ہیں مانتی ہوں حبیبہ تمہاری پسند نہیں۔۔ لیکن یاد رکھنا کہ وہ ہمارے خاندان کی ہے اور اس کے علاوہ ایک اچھی لڑکی ہے۔۔ پھر جب وہ تمہیں بیٹے کا باپ بنادے گی تو تمہاری ناپسندیدگی پسند میں بدل جائے گی۔

سردار وارث نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اماں سائیں مجھے کوئی شکوہ نہیں۔

بیٹے کے اس جواب پر سردارنی کو کچھ حوصلہ ہوا رات کافی ہو گئی ہے، میں بھی سونے جا رہی ہوں۔۔ بہتر ہو گا تم بھی اپنے کمرے میں چلے جاؤ۔۔ سارا خاندان اکٹھا ہے ۔۔ کوئی تمہیں اکیلے یہاں بیٹھے دیکھے گا تو باتیں بننا شروع ہو جائیں گی جو کہ تمہاری بہن کے لئے مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ کہہ کر سردارنی اپنے کمرے کی طرف چل دی اور وارث جان بھی اپنے کمرے میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔وارث جان نے دل کو سمجھا لیا کہ ہر بات اپنے لئے نہیں کی جاتی کبھی کبھی خود سے جڑے رشتوں کے مان کو بھی قائم رکھنا چاہیئے ۔۔

وقت تیزی سے گزرنے لگا۔۔وارث جان زیادہ تر ملتان میں موجود زمینوں کی دیکھ بھال کرتا اور وہیں رہتا۔۔مہینے میں ایک بار دو دن کے لئے آتا اور وہ دو دن ملنے ملانے میں گزر جاتے۔۔شادی کو تین ماہ گزر چکے تھے۔۔اب کی بار وارث جان آیا تو اس کی والدہ نے خوشخبری دی وہ باپ بننے والا ہے اور ساتھ ہی خواہش کا اظہار کیا کہ یا تو وہ گاؤں میں رک جائے یا حبیبہ کو ساتھ لے جائے۔

www.novelsclubb.com

وارث جان ایسا کچھ بھی نہیں چاہتا تھا اماں سائیں یہاں سارا گھر ہے حبیبہ کا خیال رکھنے کے لئے موجود ہے، وہاں کون اس کا خیال رکھے گا۔۔میں تو سارا دن زمینوں پر رہتا ہوں۔

سردارنی جانتی تھی کہ وارث ٹال رہا ہے کوئی بات نہیں کتنے دن بھاگو گے جب بیٹا پیدا ہو جائے گا تو پھر دوڑے چلے آؤ گے۔۔پھر پوچھوں گی تم سے۔

مجھ سے ملنا ہے تو کسی دن میری آنکھوں میں اتر

تو مجھ سے میرا شہر، میرا نام، میرا حال نہ پوچھ

سردارنی نے وارث جان کے دل میں بیٹے کی اتنی خواہش پیدا کر دی تھی کہ وہ یہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔۔ویسے بھی اس کے دونوں بڑے بھائیوں کے پہلی اولادیں بیٹے ہی تھے۔۔بڑے بھائی کے تین بیٹے اور پھر بیٹی تھی جبکہ بھائی کے دو بیٹے اور پھر ایک بیٹی تھی۔۔اس کی دونوں بڑی بہنوں کی بھی پہلی اولاد بیٹا ہی تھی تو وہ کیسے سوچتا کہ بیٹی ہو گی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وقت گزرنے لگا اور وہ دن بھی آ گیا جس کا سر دارنی، وارث اور حویلی کے سب لوگ منتظر تھے۔۔۔ خاندانی دائی کو بلایا گیا اور بچے کی پیدائش پر سب کے منہ بن گئے کیونکہ حبیبہ کو اللہ تعالی نے بیٹی کی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔ ساتھ ہی دائی نے ایک بری خبر یہ سنا دی کہ بچے کی پیدائش میں اتنی پیچیدگیاں تھیں کہ حبیبہ اب دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔ کوئی بھی اس بچی کی پیدائش پر خوش نہ تھا اور حبیبہ کے دوبارہ ماں نہ بننے کی خبر نے تو حویلی میں ایک ماتم کا سا سماں پیدا کر دیا۔۔ وارث جان تک جب بیٹی کی پیدائش کی خبر پہنچی تو ماں کے پڑھائے بیٹے کے سبق نے اسے گاؤں آنے سے روک دیا۔۔ سب کی بے توجگی اور اپنی محرومی کا سن کر حبیبہ بیمار رہنے لگی اور چند دن بعد وارث جان کو اطلاع ملی کہ حبیبہ دنیا فانی سے رخصت ہو گئی ہے۔۔ وارث جان حبیبہ کی آخری رسومات کے لئے آیا ضرور مگر اس نے ایک بار بھی اپنی بیٹی کے بارے میں کسی سے نہ پوچھا اور نہ ہی اس سے ملاقات کی۔۔

www.novelsclubb.com

وارث جان اب گاؤں کم ہی آتا مگر جب آتا بھی تو اپنی بیٹی سے نہ تو ملتا اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی سے بھی پوچھتا۔۔ سردار جہانگیر جان نے کئی بار کوشش کی کہ وارث جان کو احساس دلائے کہ وہ ایک عدد بچی کا باپ ہے مگر سردارنی اسے ٹوک دیتی حبیبہ نے کونسا بیٹا دیا تھا۔۔ بیٹی کا ذکر کر کے میرے بیٹے کے زخم تازہ مت کریں۔۔ پل رہی ہے نا حویلی میں یہی بہت ہے ورنہ اس کے تو ننکو میں سے بھی کسی کو توفیق نہیں ہوئی بچی کو لے جائیں۔

حبیبہ کو فوت ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا تھا جب سردارنی نے وارث جان سے دوسری شادی کا مطالبہ کرنا شروع کیا۔۔ وارث جان خود بھی اب شادی کرنا چاہتا تھا اماں سائیں لڑکی میری ہم عمر نہ بھی ہو تو مجھ سے زیادہ بڑی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

سردارنی نے خوش ہوتے ہوئے لڑکی تجھ سے صرف دو سال بڑی ہے۔۔ ماں باپ مر گئے ہوئے ہیں تین بہنیں اور ایک بھائی ہے۔۔ میری دور کی خالہ کی بیٹی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ تو بس ایک بیوی چاہتا تھا جو اسے بیٹے کا باپ بنا دے۔۔۔رشتے کی بات چلی اور چند دنوں میں فوزیہ دلہن بن کر وارث جان کی زندگی میں شامل ہو گئ۔۔۔

فوزیہ خوبصورت نین نقش کی حامل تھی۔۔پہلی نظر میں ہی وہ وارث جان کے دل میں اتر گئ۔۔چند ماہ بعد حویلی میں خبر پھیل گی کہ فوزیہ حمل سے ہے۔۔۔سردارنی نے سارے گاوں میں میٹھائیاں بنٹوادیں کہ وارث جان بیٹے کا باپ بننے والا ہے۔۔ سردار جہانگیر جان تک جب یہ خبر پہنچی تو وہ سردارنی سے ناراض ہوئے کہ جب تک بچہ دنیا میں نہیں آتا اس وقت تک یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ وارث جان کے بڑے بھائیوں نے اپنے والد جہانگیر جان سے کہا کیا آپ کو یقین نہیں وارث کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اولاد خدا کی دین ہے مگر پیدا ہونے سے پہلے بیٹے کی رٹ لگانا غلط ہے۔۔پہلے بھی تمہاری والدہ نے یہی کیا اور بیٹی پیدا ہو گئ۔۔آج تک تم نے اپنی بیٹی کی شکل نہیں دیکھی۔

سردارنی جو پاس ہی بیٹھی تھی وہ تو ہے ہی منحوس، پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کو کھا گئ ۔۔وارث نے بلکل ٹھیک کیا اس سے لاتعلق کر کے اور میں چاہوں گی نہ تو کبھی کوئی اس کا ذکر وارث کے سامنے کرے اور نہ ہی اسے کبھی حویلی کی حدود میں لانے کی کوشش کی جائے۔

---

www.novelsclubb.com

یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ اب ہمارا

ایک دوسرے کے دکھ سے کوئی واسطہ نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار جہانگیر جان ایک نیک دل انسان تھے۔۔۔ سردانی نے اپنی شادی کے بعد پہلے دن ہی سردار جہانگیر سے وعدہ لیا تھا کہ وہ کبھی گھر اور گھریلو معاملات میں سردارنی کے فیصلوں کے خلاف نہیں جائیں گے اور سردانی نے تمام عمر کبھی سردار جہانگیر جان کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا۔۔۔ لیکن وارث جان کے معاملے میں جہانگیر جان کو سردانی سے اختلاف ہونے کے باوجود انہوں نے خاموشی اختیار کئے رکھی۔۔۔

وارث جان دل ہی دل میں بہت خوش تھا کہ وہ بیٹے کا باپ بننے والا ہے اور اسی وجہ سے وہ فوزیہ کا ہر ممکن طرح سے خیال رکھنے لگا۔۔ اب وہ ملتان کی بجائے گاؤں میں ہی زیادہ وقت گزارتا۔۔۔ وقت کو تو جیسے پر لگ گئے اور وہ وقت بھی آ گیا جس کا سب کو انتظار تھا۔۔ خاندانی دائی کو بلایا گیا اور کچھ ہی دیر بعد حویلی میں آواز گونجی فوزیہ کو لڑکی ہوئی ہے اور اس کی حالت ٹھیک نہیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹی کا سن کر وارث جان کا خون کھولنے لگا اور وہ فوزیہ کی خیریت دریافت کرنے کی بجائے بنا کسی سے ملے یا کسی کو اطلاع دیئے ملتان جانے کے لئے نکل گیا۔۔۔

سردار جہانگیر جان کو یہ بات بہت بری لگی اور اس نے اس بات کا ذکر سرد انی سے بھی کیا مگر سردارنی نے یہ کہہ کر سردار کو چپ کروا دیا وارث کی آس ٹوٹی ہے، اسے کچھ وقت دیں سنبھل جائے گا۔

اگلے دن حویلی میں کہرام مچ گیا کہ فوزیہ تکلیف برداشت نہ کر پائی اور وفات پا گئ ۔۔۔ایک بار پھر وارث اکیلا رہ گیا۔۔۔تدفین کی تیاری مکمل کر کے وارث کی واپسی کا انتظار کیا جانے لگا اور ایک بار پھر تاریخ نے خود کو دہرایا۔۔۔ سردار وارث جان آیا تو ضرور مگر صرف تدفین کے لئے۔۔ فوزیہ کو دفنانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار جہانگیر جان اس کے اس رویے سے کافی پریشان تھے۔۔۔شام کو انہیں اطلاع ملی کہ وارث جان واپس ملتان جا رہا ہے تو انہوں نے ملازم کے ہاتھ وارث جان کو پیغام بھجوایا جانے سے پہلے مجھ سے مل کر جانا۔

وارث جان ایک سعادت مند بیٹا تھا۔۔۔اسے غصے اور دکھ میں بھی اپنے والدین کا ادب احترام یاد رہتا تھا۔۔۔سردار جہانگیر جان کا پیغام ملتے ہی وہ ان سے ملنے ان کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔سردار جہانگیر جان نے وارث کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ملازمہ سے چائے لانے کو کہا۔۔کمرے میں گہری خاموشی تھی۔۔سردارنی بھی وہاں موجود تھی مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ سردار جہانگیر جان نے وارث کو کیوں بلایا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سردار جہانگیر جان نے خاموشی توڑی میں نے سنا ہے تم واپس ملتان جا رہے ہو؟

وارث جان بنا آنکھیں ملاتے ہوئے جی بابا سائیں یہاں رک کر بھی کیا کرنا ہے؟

سردار جہانگیر جان تم نے اپنی بیٹی کو دیکھا؟

اب کی بار وارث جان کی جگہ سردارنی نے جواب دیا سردار جی آپ بھی عجیب بات کرتے ہیں۔جو بچی پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کو کھا گئی اُس سے مل کر وارث نے کیا کرنا ہے؟

سردار جہانگیر جان سردارنی کو ٹوک دیا میں اس وقت وارث سے بات کر رہا ہوں۔

تم نے حبیبہ کی بیٹی کو بھی آج تک نہیں دیکھا اور اب فوزیہ کی بیٹی۔۔اگر ان بچیوں کی مائیں ان کی پیدائش کے وقت دنیا سے چلی گئیں تو اس میں ان بچیوں کا کیا قصور ہے۔۔وہ تو معصوم ہیں۔۔ان دونوں کو ماں کی ممتا تو ملی نہیں تم نے انہیں باپ کی شفقت سے بھی محروم رکھا ہے اور تمہاری ماں کے ظلم کی یہ انتہا ہے کہ اس نے ان دونوں بچیوں کا حویلی میں داخلہ منع کر دیا ہے۔۔تم باپ ہو۔۔اگر تم اپنی بچیوں سے لاتعلقی برتو گے تو کوئی بھی انھیں ان کا جائز حق نہیں دے گا۔

کل تک ہم سے اچھا نہیں تھا کوئی

آج ہم ہی ان کے قابل نہ ٹھہرے

وارث جان خاموشی سے جہانگیر جان کی بات سنتا رہا جب جہانگیر جان خاموش ہوئے تو نہایت ادب سے بابا سائیں مجھے ان لڑکیوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔اماں سائیں خود دیکھ لیں گی۔۔پڑی رہیں کسی کونے میں، خود ہی پل جائیں گی۔۔میری تو قسمت ہی خراب ہے دونوں عورتیں خود تو دنیا سے چلی گئیں اور میرے لئے بیٹیوں کو چھوڑ گئیں۔

وارث جان کی اس بات کے جواب میں سردانی کا حوصلہ بڑھا سردار جی اب کیا وارث ان لڑکیوں کے ٹولے کو سر پر بیٹھا کر پھرے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار جہانگیر جان کو سردارنی کی بات بہت بری لگی۔۔وارث تمہاری اپنی بھی دو بہنیں ہیں اور تم جانتے ہو کہ انہیں میں نے شہزادیوں کی طرح رکھا ہے۔۔تمہاری بھائیوں کی بھی بیٹیاں ہیں تو کیا انہوں نے انہیں حویلی سے نکال دیا ہے؟

وارث جان کی جگہ سردارنی بولی سردار جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر میں نے آپ کو پہلے دو بیٹے دیئے پھر بیٹیاں اور آپ کے بڑے دونوں بیٹوں کے بڑے بیٹے ہیں بعد میں بیٹیاں پیدا ہوئیں۔۔آپ خود کو یا اپنے بڑے بیٹوں کے معاملے کو وارث سے مت ملائیں۔۔بہتر ہے کہ اسے کچھ وقت دیں تاکہ وہ خود کو سنبھال سکے اور اپنے مستقبل کے بارے میں بہتر فیصلہ کر سکے۔

اس سے پہلے کہ سردار جہانگیر جان کچھ بھی کہتے وارث جان بابا سائیں میں فی الحال یہاں رکنا نہیں چاہتا کچھ دنوں تک واپس آجاؤں گا ویسے بھی چاول کی فصل کے وقت تو میں واپس آ ہی جاؤں گا۔۔بابا سائیں میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتا مگر اس وقت میرا رکنا میرے لیے ممکن نہیں۔

وارث جان نے چائے ختم کی اور سردار جہانگیر اور سردارنی سے اجازت لے کر چلا گیا۔۔وارث کے جاتے ہی سردانی نے اس کی تیسری شادی کے لیے لڑکیوں کی تلاش شروع کر دی۔۔۔پہلی دو بیویوں کی موت کی وجہ سے برادری سے ہر کوئی بیٹی دینے سے کترا رہا تھا۔

ادھوری ہر کہانی ہے یہاں ذوق تماشہ کی

کبھی نظریں نہیں رکتیں، کبھی منظر نہیں رہتے

سردارنی زنانے میں مجلس لگائے بیٹھی تھی اور گاؤں سے آنے والی مجبور خواتین کے معاملات سن رہی تھیں۔۔جب شیداں اپنی بیٹی رقیہ کے ساتھ وہاں پہنچی۔۔۔رقیہ نے بہت اعلی نمبروں سے گاؤں کے ہی لڑکیوں کے کالج سے ایف-ایس-سی

پاس کی تو اس کی ماں میٹھائی لے کر سردارنی کے پاس آئی۔ ساتھ میں رقیہ کو بھی سلام کروانے لائی کہ سلام بھی کرے اور اجازت بھی لینی تھی اسے شہر کے کالج میں ایڈمیشن دلوانے کی۔ گاؤں کا یہ رواج تھا کہ کسی نے بھی گاؤں سے باہر کچھ کام، کاروبار یا بچہ پڑھنے بھیجنا ہوتا تو سردار سے اجازت لینی ہوتی۔ سردارنی نے نیچی نظریں کئے بیٹھی رقیہ پر گہری نظریں گاڑتے ہوئے اس کی ماں سے شیداں تو نے اس کا کہیں رشتہ کیا ہوا ہے؟؟

اس سوال کے جواب پر رقیہ اور اس کی ماں شیداں چونک سی گئیں۔ نہیں بی بی جی اسے شروع سے ہی پڑھنے کا بہت شوق تھا تو اس کے باپ نے منع کر رکھا تھا کہ کہیں بھی رشتے کی بات نہیں کرنی۔ وہ چاہتا ہے کہ یہ ڈاکٹرنی بنے اور گاؤں والوں کی خدمت کرے۔ آپ کی دعائیں لینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

سردارنی نے رقیہ کو اپنے پاس بلایا اور اسے غور سے دیکھنے لگی۔ بھورے لمبے گھنے بال جن پر اچھی طرح تیل لگا کر کس کر چٹیا بنا رکھی تھی۔ موٹی بھوری آنکھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تیکھی ناک، خوبصورت گلابی ہونٹ اور قد تو ایسے کہ جیسے سرو کا پودا ہو۔ دبلی پتلی نازک سی گہرے گندمی رنگت کی مالک یہ لڑکی بہت ہی معمولی کپڑوں میں بھی حسن کا پیکر لگ رہی تھی۔ سردارنی نے سامنے کھڑی ملازمہ کو پاس بلایا اور کچھ کہا۔ کچھ ہی دیر میں اس ملازمہ کے ساتھ کچھ اور ملازمہ آئیں، ان سب نے ہاتھوں میں بڑے بڑے تھال تھام رکھے تھے۔ جن پر لال اور ہرے رنگ کے گوٹے والے کپڑے ڈال رکھے تھے۔ سردارنی نے رقیہ کو اپنے پاس بلایا۔۔ڈری سہمی رقیہ ماں کی طرف دیکھنے لگی۔۔شیداں نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ جا کر سردارنی کی بات سن لو۔۔ سردارنی نے اپنے ہاتھوں سے موٹے موٹے دو سونے کے کنگن اتارے جن میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اور رقیہ کے ہاتھوں میں پہنا دیئے شیداں تیری بیٹی اب ہماری ہوئی۔ یہ رسم کے کنگن اور شگن کے تھال ہیں۔

www.novelsclubb.com

شیداں ایک دم چونک کر کھڑی ہو گئی میں کچھ سمجھی نہیں سردارنی جی۔رقیہ کیا سارا گاؤں ہی آپ کے لئے اولاد جیسا ہے۔مائی باپ ہو آپ ہم سب کے۔پھر یہ کنگن اور شگن کیوں؟؟

سردارنی نے نہایت تکبرانہ انداز میں اس جمعہ کو ہم چند لوگ لے کر آئیں گے تیری بیٹی کا نکاح میرے سب سے چھوٹے بیٹے وارث جان سے کرنے کے لئے۔

لڑکی کیا نام ہے تمہارا؟

رقیہ جو اس سب سے ڈر گئی تھی اور کانپ رہی تھی رق۔۔رقیہ۔۔رقیہ بی بی جی میرا نام

رقیہ کی ماں شیداں کی سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ کیا جواب دے۔سرداروں کو انکار کرنا ایک گناہ سمجھا جاتا تھا۔وہ گاؤں کے مالک تھے اور انہیں ناراض کر کے گاؤں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں رہنا ناممکن تھا۔رقیہ اپنی ماں کی طرف دیکھتی رہی اور اسے اپنی ماں کے چہرے پر سوائے بے بسی کے کچھ نظر نہ آیا۔

شیداں ڈرتے اور ہچکچاتے ہوئے بی بی جی رقیہ نے تو ابھی آگے پڑھنا ہے۔ سردارنی نے نہایت غصے میں شیداں کی بات کاٹ دی تمہارے لئے یہ فخر کی بات ہونی چاہیئے کہ تم جیسے کم ذات لوگوں کو ہم اپنی برابری کا مقام دے رہے ہیں۔۔میں نے تم سے سوال نہیں کیا بلکہ تمہیں اپنا حکم سنایا ہے کہ رقیہ اب ہماری امانت ہے۔

شیداں خاموش ہو گئ۔۔چند لمحے بعد شیداں نے جانے کی اجازت مانگی تو سردارنی نے ملازمہ حکم دیا کہ ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے، تھال اس میں رکھے اور ان ماں بیٹی کو عزت کے ساتھ ان کے گھر چھوڑ کر آئے۔۔۔اب یہ ہماری ہونے والی بہو ہے۔

شیداں کے پاس سوائے خاموش رہنے کے اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔ جیسے ہی سردارنی کی بڑی سی گاڑی رقیہ کے چھوٹے سے کچے گھر کے سامنے رکی۔ آس پاس کے سب گھروں سے عورتیں اور بچے دیکھنے باہر نکلے۔ ہر کوئی حیران تھا کہ سرداروں کی گاڑی دین محمد کے گھر کیوں آئی ہے۔۔۔ کسی نے جا کر رقیہ کے باپ دین محمد جو کہ کھیتوں میں ہل چلا رہا تھا اس کو اطلاع دی۔ وہ اور اس کے بیٹے گھر کی طرف دوڑے کہ سب خیریت ہو۔

میرے تو اپنے رویے ہی میرے دشمن ہیں

جو بھی ملتا ہے جینے کی دعا دیتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر پہنچنے پر دین محمد اور اس کے بیٹوں کو جب سردارنی کے فیصلے کی خبر ملی تو سب پر سکتہ طاری ہو گیا۔ وارث جان دو مرتبہ شادی کر چکا تھا اور دونوں بیویاں مر چکیں تھیں۔ عمر میں بھی رقیہ سے کافی بڑا تھا۔ مزاج کا بھی بہت گرم انسان تھا۔ ارد گرد کے سب گاؤں میں مشہور تھا کہ بیٹی ہونے پر وارث جان بیوی کو مار دیتا ہے اسی وجہ سے ہم پلہ خاندان سے کوئی بیٹی دینے کے لئے راضی نہیں تھا۔

دین محمد تو نسل در نسل سردار جہانگیر جان کی زمینوں پر کام کرنے والا غریب مزارع تھا۔ ان کے لئے سرداروں کو انکار کرنا ناممکن تھا اور اسی بات کا فائدہ سردارنی نے اٹھایا تھا۔۔ شام سے پہلے یہ اطلاع ارد گرد کے سارے گاؤں میں جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیل گئ۔ شام کو گاؤں کے چوک میں ڈھول بجا کر سرداروں کی طرف سے دی گئ دعوت پر ارد گرد کے سارے گاؤں والوں کو بلایا گیا اور وجہ یہ بتائی گی کہ سردار وارث جان کا نکاح ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار جہانگیر جان تک جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے سردارنی سے اس بے جوڑ رشتے کے بارے میں سوال کیا۔۔ سردارنی جانتی تھی کہ جہانگیر جان کو اعتراض تو نہیں ہوگا مگر حیرت ضرور ہوگی۔۔۔ سردارنی جہانگیر جان کے سوال پر نہایت تحمل مزاجی اب وارث جان ساری زندگی اس طرح اکیلے تو نہیں گزار سکتا۔۔ اسے کوئی ہم سفر بھی چاہیئے اور اپنی نسل آگے چلانے کے لئے وارث بھی۔۔ برادری میں سے تو کوئی لڑکی دینے کو راضی نہیں۔۔ یہ لڑکی پڑھی لکھی ہے۔۔ ہمارے مزارعے کی بیٹی ہے۔۔ ان پر ہمارا ساری زندگی احسان بھی رہے گا۔۔ کبھی سر اٹھا کر بات نہیں کرے گی اور اگر اس نے بیٹا دیا تو ٹھیک ورنہ اسے چلتا کریں گے۔

جہانگیر جان سردارنی کی بات پر سخت ناراض ہوگئے تم کسی کی بیٹی کو کیسے استعمال کر سکتی ہو۔۔ ہم خود بیٹیوں کے والدین ہیں اور ہمارے آگے پوتیاں بھی ہیں۔ اگر تم پوتے کی خواہش کی تکمیل کے لئے یہ سب کر رہی ہو تو میں اس رشتے کے حق میں بالکل بھی نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردانی معنی خیز مسکراہٹ مسکراتے ہوئے میرے پیارے سائیں جی آپ جانتے ہیں وارث میرا سب سے زیادہ لاڈلا بیٹا ہے۔۔اب میں اسے کسی ایسی لڑکی کے حوالے تو کر نہیں سکتی جو اسے لے اڑے۔۔اور آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں کہ میں وارث سے جو بھی کہوں گی وہ آنکھیں بند کر کے میری بات پر آمین کہہ دے گا تو میں چاہوں گی آپ بھی خوشی خوشی میرے اس فیصلے میں شامل ہو جائیں۔

سردار جہانگیر جان جانتے تھے کہ سردارنی کو کچھ بھی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ سردارنی جو ٹھان لے اسے پورا کر کے ہی دم لیتی ہے۔ بھینس کے آگے بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔جو تمہارا دل چاہے کرو مگر اتنا یاد رکھنا کہ سدا رہنے والی بس اللہ رب العزت کی ذات ہے۔

www.novelsclubb.com

سردار جہانگیر جان حویلی سے باہر بنے مردانے میں چلے گئے۔۔جہاں بیٹھ کر گاؤں کے لوگوں کے مسائل سنتے اور انھیں ہر ممکن طرح سے حل کرنے کی کوشش کرتے۔۔جہانگیر جان نے اپنے خاص ملازم کو بھیجا اور رقیہ کے باپ دین محمد کو

ڈیرے پر بلایا۔دین محمد خود بھی سردار جہانگیر جان سے مل کر اس موضوع پر بات کرنا چاہتا تھا۔۔جہانگیر جان کے ملازم کے آنے سے اس کی مشکل آسان ہو گئ۔۔

ڈیرے پر پہنچ کر دین محمد میں ہمیشہ کی طرح جھک کر سلام کیا اور اس سے پہلے کہ سردار جہانگیر جان کچھ کہتے رقیہ کا باپ جو نظریں جھکائے کھڑا تھا سردار سائیں آپ کا اور ہمارا کیا میل ہے، ہم آپ کے نوکر لوگ ہیں۔یہ تو مخمل میں ٹاٹ کے پیوند کی سی بات ہے۔نہ آج تک ہمارے بزرگوں میں سے کوئی آپ لوگوں کے برابر بیٹھا ہے اور نہ ہی ہماری اتنی اوقات ہے کہ برابر بیٹھنے کا سوچیں۔تو یہ رشتہ کرنا تو بالکل بھی مناسب نہیں۔

سردار جہانگیر جان خاموشی سے اس کی بات سنتے رہے۔۔جب دین محمد بات مکمل کر چکا تو سردار نے کہا کچھ بھی ہو،اب تو یہ بات طے ہو چکی ہے۔ارد گرد کے کم از کم سو گاؤں تک یہ خبر پھیل گئ ہے تو اب کوئی وجہ ہی نہیں بنتی کہ اس رشتے پر دوبارہ سوچا جائے اور جب ہم ٹاٹ کو مخمل میں لگانا چاہتے ہیں تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔تجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس وقت اس لئے بلایا ہے کہ تو کسی بات کو لے کر پریشان مت ہونا۔ خدا وہی کرے گا جو سب کے حق میں بہتر ہو گا۔ یہ کچھ رقم رکھ لے تیرے کام آئے گی۔

دین محمد نے بہت چاہا کہ کسی طرح سردار کو اس رشتے کو ختم کرنے کے لئے راضی کر دے مگر جہانگیر جان نے کہا سردانی سارے گاؤں کے سامنے زبان دے چکی ہے تو اب اس بات سے پھرنا ممکن نہیں۔

دین محمد پیسے بھی نہیں لینا چاہتا تھا مگر سردار جہانگیر جان کی ناراضگی کا خیال کرتے ہوئے لے لیے۔

رقیہ کے گھر پر سب ہی منتظر تھے کہ ممکن ہے دین محمد واپس آئے تو خبر ساتھ لائے کہ وہ سردار جہانگیر جان کو سمجھا سکا کہ وہ لوگ اپنی بیٹی وارث جان کو نہیں دینا چاہتے۔ مگر دین محمد نے جب اپنے اور سردار کے درمیان ہوئی گفتگو کے بارے میں بتایا تو امید کی آخری کرن بھی دم توڑ گئی۔ کسی کی بھی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا

کہ کیا کریں کہ اس سب میں جمعہ کا دن بھی آ گیا۔ صبح صبح زور زور سے دروازہ کھٹکھٹنے کی آواز پر سارا گھر جاگ گیا۔ دین محمد نے بڑے بیٹے اللہ دتہ کو آواز دی پتر اللہ دتہ دیکھ اتنی صبح کون آ گیا ہے۔

دروازہ کھلنے کی دیر تھی کہ سردارنی ایک دم سے اندر داخل ہوئی۔۔ سب ہی ہکا بکا رہ گئے سردارنی کو اپنے چھوٹے سے کچے گھر میں دیکھ کر۔۔ سردانی کے ساتھ کچھ ملازمائیں بھی تھیں، جنہوں نے تھال تھام رکھے تھے۔ دین محمد اور اس کی بیوی شیداں کو کوئی بھی چیز سردارنی کے شایان شان نہیں مل رہی تھی جس پر اسے بیٹھا سکتے۔ اللہ دتہ نے لکڑی کی بنی تختہ نما چارپائی پر بالکل نیا اور سفید بستر بچھایا تاکہ سردارنی اس پر بیٹھ سکے۔ سردانی نے دین محمد سے رقیہ کی ماں کو بلانے کے لئے کہا جو کچن میں چائے بنانے کی غرض سے گئی تھی۔ ملازمائیں ہاتھ میں تھال پکڑے ابھی تک کھڑی تھیں، سردارنی کے اشارے پر انہوں نے سارے تھال سردانی کے سامنے بچھی چارپائی پر رکھ دیئے۔

شیداں یہ دلہن کا شادی کا جوڑا اور زیورات ہیں اور کچھ سامان تم سب کے لئے۔

ساتھ میں آئی ایک ملازمہ کو وہیں رکنے کی ہدایت کرتے ہوئے یہ رقیہ کو تیار کرنے کی خاطر یہیں رکے گی۔

یہ سب منظر دیکھ کر رقیہ بہت پریشان ہو گئ۔۔۔ سردارنی نے رقیہ کو بلوایا اور نہایت تکبرانہ انداز میں اب تم سرادروں کے خاندان سے جڑنے جا رہی ہو۔۔ایسا تو تمہاری سات نسلوں میں سے کسی نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہو گا۔

پھر چند سیکنڈ رک کر شیداں کی طرف دیکھ کر مہربانی کر لے اسے ساتھ کچھ مت دینا کیونکہ تم لوگ خود کو بیچ کر بھی کچھ خریدو گے تو وہ ہماری شان کے مطابق نہیں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

دین محمد کے گھر کا کوئی بھی فرد اس شادی کے حق میں نہیں تھا مگر اس سے فرار بھی ممکن نہ تھا۔۔شادی کا عروسی جوڑا کم از کم دو ڈھائی لاکھ کا تو ہو گا۔۔دلہن کے

جوڑے میں رقیہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔نہ صرف رقیہ بلکہ اس کے گھر والے بھی بہت ڈرے ہوئے تھے ان کی بیٹی کا مستقبل کیا ہے؟؟

"موت"۔۔۔کیسی موت؟؟بیٹی پیدا ہونے پر مار دی جائے گی یا بیٹی کی پیدائش پر اسے خود کو خود مارنا ہو گا؟؟

نکاح کی رسم ہوئی اور رقیہ رخصت ہو کر سرداروں کی حویلی میں آ گئ۔۔چند لمحوں میں ایک مٹی سے بنے چھوٹے سے کچے گھر سے رقیہ محل میں آ گئ۔۔گاؤں بھر کے لوگ رقیہ کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔جبکہ رقیہ خود اور اس کے گھر والے اپنی بے بسی پر افسردہ تھے۔۔۔

رقیہ اس چھوٹے سے کچے گھر میں بہت پر سکون اور مطمئن زندگی گزار رہی تھی۔ اس اعلی شان حویلی کے بہت ہی بڑے اور خوبصورت کمرے میں اپنے ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں سمیٹے اور ایک انجانے خوف میں گھری دلہن کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عروسے جوڑے میں بیٹھی تھی کہ سردارنی کمرے میں آئی اور اسے منہ دکھائی میں موٹی سی سونے کی مالا دیتے ہوئے لڑکی یاد رکھنا ہمیں وارث چاہیے۔۔۔وارث ۔۔۔تو ہمیں وارث دے گی تو ہم تجھے منہ مانگا انعام دیں گے۔۔اور وارث نہ ملنے کی صورت میں انجام سے تو تو واقف ہی ہے۔

سردارنی تو یہ سب کہہ کر چلی گئی مگر رقیہ کے ڈر اور خوف کو بڑھا گئی۔

وارث جان اپنی ماں سے سخت ناراض تھا کہ اس کے لئے ایک نوکر کی بیٹی ہی کیوں اور وہ اس بات پر اپنی ماں سے لڑا بھی تھا۔ماں نے اسے سمجھایا ہمیں اپنی نسل آگے چلانے کے لئے وارث چاہیے، لڑکی کون ہے سے کیا لینا دینا۔۔پہلے دو بیویاں مر چکیں ہیں تو کوئی بھی ہم پلہ خاندان سے لڑکی دینے کو راضی نہیں تھا۔۔اولاد نرینہ پیدا کرے تو ٹھیک ورنہ اسے دو بول بول کر چلتا کرنا اور میرے بچے اگر دل کو نہ بھائے تو بھی بیٹے کی پیدائش پر چھوڑ دینا۔یہ تمہاری باندی ہے۔

وارث جان نے رقیہ کو نہیں دیکھا ہوا تھا۔ مگر اتنا سن رکھا تھا کہ وہ بہت اچھے نمبروں سے ایف-ایس-سی پاس کی ہوئی کوئی لڑکی ہے جو ڈاکٹرنی بننے کی خواہش مند ہے۔۔

ماں کی ساری باتیں اس کے دل کو لگیں اور وہ کمرے میں آ گیا۔ ماں کے پاس سے کمرے تک کے راستے میں سوچتا رہا نوکر کی بیٹی کے پاس وہ کوئی بھی ایک لمحہ یا پل کیسے گزارے گا۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے نظریں نیچے کئے ڈری سہمی سمیٹی بیٹھی رقیہ نظر آئی اور وہ دنگ رہ گیا۔ اسے اپنی آنکھوں اور قسمت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ چھ ماہ پہلے وارث جان نے اس لڑکی کو گاؤں میں کہیں دیکھا تھا۔

اس وقت دل میں خیال آیا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ لڑکی میری جاگیر ہوتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکی عمر میں کافی کم تھی اور اسے ملازموں سے پتا چلا کہ کسی مزارعے کی بیٹی ہے تو خاموش ہو گیا کہ نوکر کی بیٹی سے کیونکر نکاح کرے گا۔آج وہی لڑکی اس کے کمرے میں اسی کی دلہن بنی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔ارد گرد سب گاؤں میں مشہور تھا کہ سردار جہانگیر جان کا سب سے چھوٹا بیٹا وارث جان غصے کا بہت برا ہے۔اسی وجہ سے ڈری سہمی رقیہ وارث جان کی موجودگی میں اور ڈر گئی۔مگر وارث جان تو اسے دیکھتے ہی یہ بھی بھول گیا کہ وہ کون ہے اور کیا ہے۔وارث جان کا بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ کسی بچے کو اس کا من چاہا کھلونا ملے تو وہ پل اس کے لئے بہت قیمتی ہوتا ہے۔

وہ وارث جان جو غصے سے بھرا کمرے میں آیا تھا بالکل موم کی طرح پگھل گیا۔اس کے انداز اور رویے نے رقیہ کے دل سے اس کا کچھ ڈر کم کیا۔وارث جان نے پہلی بار کسی بیوی سے محبت بھرے جملے بولے۔اس سے عہد لیا کہ کچھ بھی ہو جائے رقیہ اسے کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی۔۔رقیہ نے خود کبھی وارث جان کو نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھا تھا بس اس کے غائبانہ تعارف کی وجہ سے ڈری ہوئی تھی۔وہ وارث کے رویے سے خوش نظر آنے لگی۔اسے اس کے ڈاکٹر نی نہ بننے کا غم کم لگنے لگا۔اگلی صبح وارث جان کافی لیٹ اٹھا اور جب ملازمہ رقیہ کو بلانے آئی سردارنی بلا رہی ہے تو وارث جان نے اسے واپس بھیج دیا یہ کہتے ہوئے ماں جی سے کہو میں اور رقیہ دوپہر کے کھانے پر ان سے ملیں گے۔

وارث جان اپنا ایک ایک پل اس من چاہی بیوی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔

سردارنی یہ جواب سن کر بہت خفا ہوئی مگر سردار جہانگیر جان مسکرانے لگے تم خود اپنی پسند سے دلہن بنا کر لائی ہو اس لڑکی کو وارث کی زندگی میں۔اگر وہ خوش نہ ہوتا تب مسئلہ تھا کہ تمہاری پسند کو اس نے ٹھکرایا۔۔اب خوش ہے تو مسئلہ ہے کہ کیوں خوش ہے۔بھلیے لوکے یہ تو اچھی بات ہے کہ تمہاری پسند کو اس نے دل سے قبول کر لیا ہے۔

www.novelsclubb.com

عمر مصروف میں کوئی لمحہ فرصت ہو عطا

میں کبھی خود کو میسر نہیں ہونے پاتا

ہفتہ بھر اسی طرح گزر گیا۔وارث جان نہ تو زمینوں پر جاتا اور نہ ہی کسی اور کام سے گھر سے باہر گیا۔سارا سارا دن اپنی من چاہی بیوی کے ساتھ گزارتا۔رقیہ نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ وارث جان کو اس سے بہت محبت ہو گئی ہے۔اس نے اس ایک ہفتے میں خود کے اندر کی مضبوط لڑکی کو باہر نکالا۔۔وہ ارادہ کر چکی تھی کہ وہ وارث جان کی بیٹیوں کو ان کا حق دلائے گی۔

سارا گاؤں ہی جانتا تھا کہ وارث جان نے آج تک اپنی بیٹیوں کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔ایک ہفتہ اسی طرح محبت جتاتے اور محبت سمیٹتے گزر گئی۔پیر کی صبح رقیہ نے اٹھ کر کھڑکیوں سے پردے اٹھائے تو سورج کی پہلی کرن نے بھی اسے مبارک باد دی۔وارث جان کے پاس آئی اسے اٹھانے تو وہ آج بھی گھر سے کہیں

جانے کے موڈ میں نہیں تھا۔رقیہ نے شرارت سے اپنے گیلے بال اس کے چہرے پر ڈالے تو اس نے بجائے اٹھنے کے اس کے بالوں سے کھیلنا شروع کر دیا۔۔۔رقیہ اس سے بال چھڑاتے ہوئے اٹھ جائیں سائیں جی ورنہ حویلی میں دھوم مچ جائے گی کہ رقیہ نے وارث کو نکما کر دیا ہے۔

وارث اس کی آنکھوں میں شرارت بھرے انداز سے دیکھنے لگا تو اس میں کیا جھوٹ ہے۔

ہر وقت ناراض اور غصے میں رہنے والا وارث جان ہنسنے اور مسکرانے لگا تھا اور یہ بات سارے گھر کے لئے حیرت انگیز تھی۔سردارنی جو خود رقیہ کو اپنی مرضی سے بیاہ کر لائی تھی۔۔اس کے خلاف ہو گئی۔رقیہ نہایت محبت بھرے انداز سے حکم دیتے ہوئے اٹھ بھی جائیں۔۔آج زمینوں پر چکر لگا کر آئیں۔۔باہر لوگوں سے مل لیں۔۔ایسا نہ ہو اماں سائیں کہنا شروع کر دیں وارث تو جورو کا غلام بن گیا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ کی بات پر وارث مسکراتے ہوئے ویسے اس بات میں صداقت تو ہے۔وارث کی بات سن کر رقیہ آنکھیں چرانے لگی تو وارث نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اتنی حسین اور ذہین بیوی ہو جس کے پاس اس کا کہیں اور دل کب لگتا ہے۔

رقیہ نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تو وارث نے اسے اور نزدیک کر لیا۔رقیہ وارث کی آنکھوں کی تاب نہ لگا سکی اور آنکھیں چراتے ہوئے سائیں جی بس زمینوں پر ایک چکر ہی لگا آئیں۔کم از کم لوگوں کو یہ کہنے کا موقع تو نہ ملے کہ وارث جورو کا غلام بن گیا ہے۔

وارث جان کا دل نہیں تھا کہنے دو اور سوچنے دو جو جو کہنا اور سوچنا چاہتا ہے۔شادی کے بعد کچھ دن تو بیوی کے ساتھ رہنا میرا بھی حق ہے نا۔اس کا بلکل دل نہیں تھا کہ رقیہ کو چھوڑ کر کہیں بھی جائے مگر پچھلے ایک ہفتے میں ایک بار بھی وہ گھر سے باہر نہیں گیا تھا۔رقیہ اسے بازو سے کھینچ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو وارث جان

خود ہی اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا ٹھیک ہے تم بھی میرے نہانے تک تیار ہو جاو۔ ناشتہ اکٹھے کریں گے۔

رقیہ آئینے سامنے کھڑی ہو کر سوچ رہی تھی کہ کیا لائحہ عمل کیا جائے جس سے وارث جان کی بیٹیوں کو ان کے جائز حقوق مل سکیں۔۔۔

وارث جان فریش ہو کر کمرے میں آیا تو رقیہ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے سوچ میں گم دیکھ کر مسکراتے ہوئے لگتا ہے بیگم صاحبہ کسی گہری سوچ میں گم ہیں۔ سائیں جی میں سوچ رہی تھی آج ایک ہفتہ ہو گیا مجھے اس حویلی میں آئے ہوئے۔ سب سے ملاقات اور تعارف ہو گیا مگر آپ کی دونوں بیٹیاں کہیں نظر نہیں آئیں۔ میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وارث جان کا موڈ خراب ہو گیا۔اس نے اس سوال کو سنا ان سنا کر دیا اور کمرے سے باہر جانے لگا تو رقیہ سامنے آ کر کھڑی ہو گی کیا ہوا، آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

وارث جان نے تقریباً اکتائے ہوئے لہجے میں کہا وہ سب منحوس ہیں۔۔میں نے آج تک ان کی شکلیں نہیں دیکھیں۔اماں کو پتا ہو گا ان کے بارے میں۔

رقیہ مسکراتے ہوئے پہلے تو اماں سائیں ان کی ذمہ داری نبھا رہی تھیں کیونکہ کوئی ان کی دیکھ ریکھ کرنے والا نہیں تھا مگر اب تو میں آ گئی ہوں نا اور آپ کی بیوی ہونے کی حیثیت سے میں ان کی ماں ہوں ناں تو مجھے ان سے ملوا دیں

وارث جان کو یہ سب سن کر بہت غصہ آیا نہیں تم تو میری زندگی ہو، میری زندگی ۔۔میرے ہونے والے بیٹے کی ماں ہو۔ چھوڑو ان منحوسوں کی بات کرنا۔میں نہیں چاہتا ان منحوسوں کا سایہ بھی تم پر پڑے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنے دنوں میں رقیہ یہ تو جان گئی تھی کہ وارث جان اپنی والدہ کی نظر سے ہی دیکھتا اور سوچتا ہے۔وہ اتنا بھی جان چکی تھی کہ وارث جان کے اس غصیلے انسان کے اندر ایک محبت کرنے والا انسان بھی بستا ہے مگر وہ اندر ہی کہیں چھپ کر بیٹھ گیا ہے۔ عورت مرد کے ہر انداز کو اس سے بہتر جان لیتی ہے۔

رقیہ وارث جان کی قمیض کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے اللہ تعالی نے قرآن پاک کی سورت الشوری میں فرمایا"آسمان اور زمین کی سلطنت و بادشاہت صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کر دیتا ہے۔اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے"

www.novelsclubb.com

میں نے اپنوں کے رویوں سے محسوس کیا یہ

دل کے آنگن میں بھی دیوار اٹھا دی جائے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان غور سے رقیہ کو دیکھنے لگا۔رقیہ نے محسوس کر لیا کہ وہ اس کی بات پوری توجہ سے سن رہا ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،"جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں،اور دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت اچھے سے زندگی گزارے۔۔۔ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں اللہ تعالی سے ڈرتا رہے تو اللہ تعالی اس کی بدولت اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے"

رقیہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو کر وارث جان کی سوچ کو پڑھنی کی کوشش کرنے لگی۔۔اسے وارث جان الجھا ہوا محسوس ہوا مجھے لگتا ہے کہ اماں یا کسی اور نے آپ کو کبھی بتایا ہی نہیں کہ بیٹیاں جب دعا مانگیں تو خدا ان کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔آپ کو بیٹا چاہیے تو ہم دونوں کو بیٹیوں کی دعا چاہیے کہ وہ دعا کریں خدا انہیں بھائی دے۔

www.novelsclubb.com

وارث جان رقیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کیا واقعی ہی ایسا ہے؟؟ کیا بیٹی کی دعا سنتا ہے خدا؟؟

رقیہ مسکرادی اور صوفے پر بیٹھ گئی بالکل ایسا ہی ہے۔ بلکہ سائیں جی ایک بات اور بتاؤں آپ کو بیٹیوں کو اللہ سبحان و تعالی نے رحمت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ جو باپ اپنی بیٹیوں کی محبت سے پرورش کرے گا وہ جنت میں میرے محبوب کے قریب ترین ہو گا۔

"حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جس شخص کی دو یا تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھے انداز سے پرورش کرے اور جب شادی کے قابل ہو جائیں تو ان کی شادی کرے تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ رک کر وارث کی طرف دیکھنے لگی۔۔وارث پوری توجہ سے اس کی بات سن رہا تھا۔"آپ تو خود بہت پڑھے لکھے ہیں اور بہت اچھے سے جانتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کو تو جنت میں جانے کا موقع دیا ہے۔۔صرف اپنی بیٹیوں کی محبت سے پرورش کرنے سے۔آپ اماں سائیں کو منالیں کہ وہ مجھے بیٹیاں دے دیں۔میں جانتی ہوں کہ اماں سائیں آپ کی بات کبھی بھی نہیں ٹالیں گی۔میں آپ کی بیٹیوں کو سمجھاؤں گی کہ وہ دل سے بہت دعا کریں کہ اللہ تعالی آپ کو بیٹا اور انہیں بھائی عطا کرے۔"

وارث جان کچھ سوچتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔رقیہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ کشمکش میں ہے۔کچھ دیر سوچ بچار کے بعد تمہاری ساری باتیں بالکل ٹھیک ہیں مگر اماں کہتی ہیں وہ تو منحوس ہیں،ان کا سایہ بھی مجھ پر یا میرے بیٹے پر نہیں پڑنا چاہیے۔اگر تم انھیں سنبھالو گی تو تمہیں بھی ان کی نحوست لگ جائے گی۔"

رقیہ مسکرانے لگی تو وارث نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا مسکرا کیوں رہی ہو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب بیٹیوں کی پیدائش کے بعد ان کی شریعت اسلامیہ کے مطابق تعلیم و تربیت کرنے پر تین انعامات *دوزخ سے نجات *۔۔۔*جنت کا حصول *۔۔۔ *معیت رسول *کی بشارت دی گئی ہے تو آپ خود سوچیں بیٹیاں منحوس کیسے ہو سکتی ہیں۔

رقیہ دل میں ارادہ کر چکی تھی کہ وہ وارث جان کی بیٹیوں کو ماں بن کر پیار بھی دے گی اور اس حویلی میں جینے کا حق بھی دلوائے گی۔وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھی۔وارث جان کو چادر پکڑاتے ہوئے آپ کو بیٹا چاہیے کہ نہیں۔۔بولیں بھی۔۔آپ کو اپنا جانشیں چاہیئے کہ نہیں۔۔۔اگر چاہیئے تو مان لیں میری بات ۔۔۔ہم دونوں کو ان کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے،اپنے بیٹے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

رقیہ میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ وارث جان اس کے سامنے بالکل موم کی طرح پگھل جاتا۔اس نے ہار مان لی ٹھیک ہے میری جان۔۔جو تمہیں ٹھیک لگتا ہے وہی کرو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کمرے سے نکلنے لگا تو رقیہ نے آواز دے کر روک لیا: سائیں جی"

وارث جان کے آگے بڑھتے قدم رک گئے اور پیچھے مڑ کر رقیہ کی طرف دیکھنے لگا تو رقیہ بہت ہی محبت سے بولی ایسے نہیں سائیں جی۔۔اماں کو آپ منائیں گے کہ وہ آج بلکہ ابھی بیٹیاں میرے حوالے کر دیں۔میرے کہنے پر وہ کبھی بھی بیٹیاں مجھے نہیں دیں گی۔۔اور ایک بات آپ مجھ سے وعدہ کریں، شام کو جب زمینیوں سے لوٹیں گے تو آپ اپنی بیٹیوں سے ضرور ملیں گے۔

وارث جان یہ سب نہیں چاہتا تھا مگر وہ رقیہ کو منع نہ کر سکا جو حکم میرے سرکار کا۔

وارث جان حسب معمول زمینوں پر جانے سے پہلے اماں سے ملنے اور دعائیں لینے گیا، آج سردار جہانگیر جان بھی موجود تھے۔عام طور پر وارث جان جھک کر سر پر پیار لیتا اور فی امان اللہ کہہ کر نکل جاتا، مگر آج وہ اماں کے پاس بیٹھ گیا اماں سائیں چائے تو پلوائیں۔بہت دن ہو گئے آپ کے اور بابا سائیں کے ساتھ وقت گزارے۔آج ساتھ میں چائے پیتے ہیں اور گپ شپ بھی کرتے ہیں۔

سردارنی بیٹے کو خوش دل کر بہت مطمئن ہو گئ۔چائے آنے تک سردار جہانگیر جان سے زمینوں کے مسئلے پر بات ہوتی رہی۔چائے آئی تو سردار جہانگیر جان مسکراتے ہوئے وارث کر وہ بات جس کے لیے تم چائے پینے بیٹھے ہو۔

تاکہ مجھ کو سوچتا ہی رہے

میں اسے خود سے بدگمان رکھتا ہوں

وارث جان حیرت سے باپ کی طرف دیکھنے لگا کہ وہ کیسے جان گئے کہ اسے کچھ کہنا ہے۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کیسے شروع کرے۔جہانگیر جان نے اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے کیوں گھبرا رہے ہو۔۔دو بچوں کے باپ ہو۔بولو بھی کیا بات ہے؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے ہمت کی اماں سائیں اگر آپ ناراض نہ ہوں تو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اصل میں رقیہ کے خیال میں بیٹے کی خواہش اس وقت تک اللہ تعالی پوری نہیں کرے گا جب تک ہم بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گے۔وہ بیٹیوں کو اپنانا چاہتی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ بیٹیاں باپ بھائی کے حق میں دعا کریں تو اللہ تعالی اس دعا کو کبھی رد نہیں کرتا۔

وارث جان یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔اس سے پہلے کہ سردارنی کچھ بولتی وارث جان نے ہی بات دوبارہ شروع کی اس نے بچیوں کے بارے میں پوچھا اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ان کی عمریں کیا ہیں اور ان کے نام کیا ہیں۔۔میں نے تو آج تک انہیں دیکھا ہی نہیں۔مجھے آپ نے کہا تھا کہ منحوس ہیں تو میں نے خود کو ان کی نحوست سے ہمیشہ ہی دور رکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث کی بات سن کر سردارنی ایک دم سے پریشان ہو گئ۔اس سے پہلے کہ سردارنی کچھ بھی فیصلہ سناتی، جہانگیر جان نے پاس کھڑی ملازمہ کو حکم دیا رقیہ بی بی کو کہو ہم نے بلایا ہے۔۔ابھی آئے۔

وارث جان ڈر گیا اسے لگا کہ جہانگیر جان رقیہ کو سزا دیں گے۔سردارنی غصے میں بھری بیٹھی تھی رقیہ کی اتنی جرت کہ وہ ان کی بات کے خلاف بات کرے اور دل میں خوش بھی تھیں کہ اسے اس بات کی سزا ملے گی۔ملازمہ نے رقیہ کو پیغام دیا تو وہ بھی لمحہ بھر کے لیے ڈر گئ مگر وہ اپنے ارادے کی مضبوط تھی۔دوپٹہ ٹھیک کرتی پہنچ گئ ملازمہ کے پیچھے پیچھے۔ان کے پاس آکر اس نے ادب سے ساس سسر کو سلام کیا آپ نے بلایا ہے بابا سائیں۔

www.novelsclubb.com

سردارنی اس کے انداز پر تلملا گئ اور تقریبا غصے اور ناراضگی کے انداز میں بابا سائیں کہنے کہ ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔سردار سائیں یا چودھری سائیں کہا کرو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس سے پہلے کہ رقیہ کچھ کہتی جہانگیر جان بول پڑے اچھا لگتا ہے بچوں سے بابا سائیں سن کر۔۔ سردار سائیں یا چودھری سائیں تو باہر ساری دنیا کہتی ہے۔

جہانگیر جان نے رقیہ کے سر پر پیار دیا اور جیب سے نوٹوں کی گڈھی نکال کر اس کے ہاتھ میں تھامتے ہوئے بولے بہت اچھی تربیت ہے تمہاری، یہ تمہاری منہ دکھائی بھی اور انعام بھی۔

نہ صرف وارث جان اور رقیہ بلکہ سردارنی بھی حیرت میں پڑ گئ۔ سردار جہانگیر جان نے جاتے جاتے فیصلہ سنا دیا بچیوں کو رقیہ کے حوالے کر دیا جائے اور بیگم صاحبہ ڈرائیور سے کہنا بچیوں اور رقیہ کو بازار لے جائے۔

اس کے بعد سردار جہانگیر جان رقیہ سے مخاطب ہوئے بچیوں کو بازار لے جاؤ۔ انہیں کپڑے کھلونے اور ان کی من پسند چیزیں دلا دو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ اس فیصلے پر بہت خوش تھی جیسے اسے زندگی جینے کا مقصد مل گیا۔اسے خوش دیکھ کر وارث جان بھی بہت خوش تھا مگر سردارنی۔۔۔۔سردارنی کا خون کھول گیا۔پہلی بار اس کے گھر کے فیصلوں میں سردار جہانگیر جان بولے تھے اور وہ بھی اس کے خلاف۔پہلی بار اس کے لاڈلے نے فرمائش کی اور وہ بھی ایسی فرمائش جسے وہ پورا نہیں کرنا چاہتی تھیں۔اس سب کی ذمہ دار رقیہ تھی۔سردارنی کے خیال میں رقیہ نے آتے ہی جہانگیر جان اور وارث جان کو اس کے فیصلوں کے خلاف بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔سردارنی کے مطابق رقیہ کا زیادہ عرصہ وارث جان کی زندگی میں رہنا مناسب نہیں تھا۔۔۔

سردارنی غصے میں پاگل ہو رہی تھی مگر سردار جہانگیر جان کے فیصلے کے آگے کچھ کہنا بے سود تھا۔وارث جان نے جاتے ہوئے ملازمہ کو کہہ کر گیا کہ رقیہ بی بی کا خاص خیال رکھنا، بچیاں ان کے حوالے کر دینا اور ہاں۔۔۔جب رقیہ بازار جائے تو ساتھ دو ملازمہ لازمی جائیں۔وارث جان واپس مڑا اور سردارنی کے سامنے پیار اور

دعا لینے کے لیے سر جھکا لیا۔ وارث جان بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا اور سردارنی کا بہت لاڈلا تھا۔ اس نے کبھی بھی سردارنی کی حکم عدولی نہیں کی تھی۔ سردارنی نے حسب معمول بیٹے کو پیار اور دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا۔

جہاں جہاں کوئی ٹھوکر میرے نصیب میں ہے

وہیں وہیں لیے پھرتی ہے زندگی مجھ کو

وارث جان کے جاتے ہی سردانی نے رقیہ پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ مگر وہ لڑکی بہت سمجھدار تھی۔ وہ غصے اور ناراضگی کو نظر انداز کر کے مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئی۔ باہر آتے ہوئے اس نے ملازمہ سے بچیاں لانے کو کہا۔ رقیہ نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانتی تھی کہ جو وہ کر رہی ہے اس کا انجام کیا ہو گا۔اسے کس کس کی مخالفت سے گزرنا پڑے گا۔وہ تو صرف وہی کر رہی تھی جو اس کا دل کہہ رہا تھا۔رقیہ عجیب کشمکش کا شکار تھی۔بچیوں سے کیسے ملے گی۔ان سے کیا کہے گی۔تھوڑی ہی دیر میں ملازمہ میلی کچیلی دو بچیوں کو لے کر آئی جو بے حد ڈری سہمی ہوئیں تھیں۔جن کی عمریں چار اور دو سال کے لگ بھگ ہوں گی۔ایسے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ اس بہت بڑے خاندان کی بیٹیاں ہیں۔

سچ ہی کہا ہے بزرگوں نے دادی، چاچا، پھوپھو یہ رشتے تب ہی محبت جتاتے ہیں جب تک باپ کا سایہ سر پر ہو، جن کے باپ اپنی زندگی میں بچوں کے سروں سے اپنا ہاتھ اٹھا لیں انہیں کوئی بھی اور توجہ اور محبت دینے کو تیار نہیں ہوتا۔

www.novelsclubb.com

رقیہ کو ملازموں سے پتا چلا کہ بچیاں سرونٹ کوارٹر میں ملازموں کے ساتھ رہتی ہیں اور ان ملازموں میں سے کسی کے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ان کی دیکھ

بھال کر سکیں۔رقیہ اس پر بہت ناراض ہوئی اور کہا کہ ان کے صاف کپڑے لا کر دے۔

ملازمہ نے بتایا بی بی جی یہ ہمارے ہی بچوں کی اترن پہنتی ہیں تو میں آپ کو ان کے اچھے اور نئے کپڑے کہاں سے لا کر دوں۔

بچیاں اتنی ڈری ہوئیں تھیں کہ کچھ بول ہی نہیں رہیں تھیں۔۔رقیہ نے ملازمہ سے کہا فی الحال جو بھی ستھرے اور اچھے کپڑے ہیں لا کر دے اور ان کے لیے شاندار قسم کا کھانا تیار کرے۔

خود وہ ان دونوں کو باری باری نہلانے لگی۔انہیں ستھرے کپڑے پہنائے اور بہت سلیقہ سے ان کے بال بنائے۔اپنے ہاتھوں سے ان کو بہت محبت سے کھانا کھلایا۔بچیاں ابھی تک خاموش تھیں مگر رقیہ کے لیے ان کے اندر کا ڈر کچھ کم ہو گیا تھا۔رقیہ یہ سب کر کے بہت خوشی محسوس کر رہی تھی۔جب سکون اور تسلی سے

بچے کھانا کھا چکے تو رقیہ نے انہیں پیار سے اپنے پاس طرف بٹھایا اور ان سے ان کے نام پوچھے تو پتا چلا بڑی اور چھوٹی نام ہیں ان کے۔رقیہ نے حیرت سے پاس کھڑی ملازمہ کی طرف دیکھا یہ کیسے نام ہیں۔

ملازمہ جو نظریں زمین کی طرف جھکائے کھڑی تھی دراصل بچی پیدا ہوتے ہی اسے ملازموں کے حوالے کر دیا جاتا رہا ہے اور کسی نے بھی انہیں کوئی نام دینے کے بارے میں نہیں سوچا تو پہلے تو بنا نام کے ہی بات کی جاتی تھی پھر جب ایک کے بعد دوسری پیدا ہوئی تو پہچان کے لئے ماسی زبیدہ (گھر کی پرانی بوڑھی دائی) نے انہیں بڑی اور چھوٹی نام دیئے۔

یہ سب سن کر رقیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اسے خوشی محسوس ہوئی کہ بے شک وہ غریب گھر میں پیدا ہوئی تھی مگر اس کے والدین نے اسے نام بھی دیا اور مان بھی دیا۔پڑھایا لکھایا بھی اور عزت سے جینا بھی سکھایا۔رقیہ نے بہت سوچنے کے بعد انہیں بتایا ان کے نام "سوہا" اور "ماہا" ہیں۔

رقیہ نے انہیں بتایا کہ وہ ان کی ماں ہے اور وہ بہت بیمار تھی۔اس لیے ان سے بہت دور تھی۔اب وہ بالکل ٹھیک ہے تو ان کے پاس واپس آ گئی ہے اور اب وہ سب ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔بچیوں کو اس قدر محبت اور توجہ کبھی ملی ہی نہیں تھی،انھیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کہیں مگر اتنا تھا کہ اب رقیہ کے لیے ان کے دل کا ڈر نہ صرف ختم ہو گیا تھا بلکہ ان دونوں کو وہ بہت اچھی لگنے لگی۔رقیہ کچھ دیر ان کے ساتھ کھیلتی رہی پھر انہیں اپنے بستر پر لیٹا کر سلانے لگی۔ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ ان دونوں کی سگی ماں ہے۔دونوں بچیوں کو دائیں بائیں لیٹا رکھا تھا۔کوئی بھی دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ چند دن کی دلہن اور ان دونوں کی سوتیلی ماں ہے۔

بچیاں سو گئیں تو رقیہ نے ملازمہ کو وارث جان کے کمرے کے سامنے والے دونوں کمرے جو بالکل خالی تھے اور وارث جان کے آنے والے بیٹوں کے لیے مختص تھے بہت اچھے سے صاف کرنے کو کہا۔سردارنی یہ سب جان کر بہت غصہ ہوئی۔ادھر وارث جان کا دل زمینوں پر نہیں لگ رہا تھا۔وہ بے تابی سے منتظر تھا کہ شام ہو اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ واپس گھر کو جائے۔ سردارنی نے ایک خاص ملازم کو ڈیرے پر سردار جہانگیر جان کے پاس بھیجا کہ وارث جان کو واپس گھر بھیجوایا جائے۔ تقریباً دو ڈھائی گھنٹے بعد وارث جان کی جگہ جہانگیر جان خود آ گئے کیونکہ ان کی طبیعت ناساز تھی۔

پچاس سالہ شادی شدہ زندگی میں پہلی بار سردانی نے گھر واپس آنے پر شوہر کی خیریت دریافت کرنے کی بجائے کسی کی شکایت لگائی اور وہ تھی رقیہ۔ آج تک گھر کے تمام معاملات سردارنی خود ہی دیکھتی تھی۔ سردارنی دن بھر کی غصہ میں بھری بیٹھی تھی، سردار جہانگیر جان کو دیکھتے ہی ان پر تقریباً برس پڑی انہوں نے صبح جو فیصلہ کیا وہ بہت ہی غلط تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ مجھ سے ہر بات کے معنی پوچھے

وہ جو میری سوچ کی تعبیر لکھا کرتا تھا

سردار جہانگیر جان کے وارث جان کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ سب بیٹوں کی بیویاں ان کے ہم پلہ خاندان سے تھیں اور بیٹیوں کی شادی تو خاندان میں ہی کرنے کا رواج تھا۔ سردار جہانگیر جان کبھی بھی گھر کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ انہیں اپنی بیوی کے فیصلوں سے کبھی اختلاف نہیں ہوا مگر ان کے خیال میں گھر پر عورت کا مکمل اختیار اور حکومت ہونی چاہیے یہی وجہ تھی کہ گھریلو معاملات میں دخل اندازی سے اجتناب برتتے تھے۔ پہلی بار ایسا ہوا کہ سردارنی کے ہوتے ہوئے سردار جہانگیر جان نے کوئی فیصلہ سنایا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ رقیہ کی باتیں ان کے دل کو چھو گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

سردار جہانگیر جان نے اپنی بیوی کو سمجھانے کی کوشش کی بھلیے لوکے بیکار میں کیوں اپنا خون ساڑ رہی ہے، باقی دونوں بیٹوں کی بھی تو بیٹیاں اس گھر میں رانیوں کی طرح رہتی ہیں۔ پہلے تو ان دونوں کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ اب جبکہ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بچی خود حامی بھر رہی ہے کہ وہ ان کو ماں بن کر پالنا چاہتی ہے تو ہمیں اپنی نسل ملازموں کے پاس چھوڑنا کیا زیب دیتا ہے۔کچھ بھی ہو ان کی رگوں میں خون تو ہمارا ہی بہہ رہا ہے۔خدانخواستہ کل کو کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو ہم خود سے بھی نظر ملانے کے قابل نہیں بچیں گے۔

سردارنی بدد ستور اپنی بات پر قائم تھی اور اس کے خیال میں رقیہ کو لانا ان کا سب سے بڑا غلط فیصلہ تھا۔اس کا کہنا تھا کہ نیچ ذات کو کبھی بھی برابر نہیں بیٹھانا چاہیے۔ اگر وارث جان کا ایک بھی بیٹا ہوتا تو وہ کبھی یہ قدم نہ اٹھاتیں۔

سردارنی نے غصے کی حالت میں روانی میں جانے کیا کیا بولی جا رہی تھیں بچے کی پیدائش پر رقیہ کو طلاق دلوا دیں گی خواہ بیٹا ہی پیدا ہو۔

سردار جہانگیر جان سردارنی کی بات سن کر چپ نہ رہ سکے بس کر دو سردارنی۔۔ایسا نہ ہو کہ خدا تم سے ناراض ہو جائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ کو خبر ملی کہ سردار جہانگیر جان آئے ہیں اور لان میں سردارنی کے ساتھ بیٹھے ہیں تو رقیہ ان کو سلام کرنے پہنچ گئ۔اصل مقصد تو سردار جہانگیر جان کے سامنے سردارنی سے اجازت لینا تھی کہ وہ بازار چلی جائے بچیوں کی ضرورت کی چیزیں خریدنے۔

رقیہ کے اجازت مانگنے پر سردارنی نے منع کر دیا کہیں جانے کی ضرورت نہیں مگر سردار جہانگیر جان نے مسکراتے ہوئے اسے نہ صرف اجازت دی بلکہ اپنے خاص ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا حکم دیا اور دو ملازمائیں بھی ساتھ بھیجیں۔ماہا جو چھوٹی تھی، اسے بہت تیز بخار تھا۔رقیہ راستے میں اسے ہسپتال لے گی کہ اس کی تشخیص کروا لے۔ مگر وہاں تو سب اجاڑ تھا،نہ کوئی ڈاکٹر،نہ عملہ اور نہ ہی کوئی ڈسپنسری۔راستے سے رقیہ نے ایک فارمیسی کے آگے گاڑی رکوائی اور بچی کی حالت بتا دیکھا کر ادویات لیں۔بازار سے واپسی پر دونوں کمروں کی مکمل صفائی ہو چکی تھی۔

ایک میں رقیہ نے بہت ڈھیر سارے کھلونے رکھوائے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ کمرا کھلونے اور بچوں کی دوسری چیزوں سے اتنی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا کہ آج تک اس محل نما حویلی میں کسی نے بھی بچوں کے کمرے کی خوبصورتی پر اتنی توجہ نہ دی ہو گی۔ دوسرے کمرے میں دونوں کے لئے بیڈ، الماری اور زمین کے ساتھ لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے صوفے جو خاص چھوٹے بچوں کے لئے تیار کئے گئے تھے وہ لگوائے۔ پردے، قالین، پھولوں سے بھرے گل دان اور بہت کچھ جو کمرے کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔ سردارنی تو پہلے ہی غصے سے بھری بیٹھی تھی۔ رقیہ کا بچیوں کے لیے یہ سب کرنا گھر کی دوسری بہوؤں کو بھی برا لگا۔ وہ سب سردارنی سے شکایت کرنے لگیں غریب گھر کی لڑکی کو ہماری برابری پر لانے والی آپ ہیں۔ اب یہ ان منحوس لڑکیوں کی ہمارے بچوں کے ساتھ برابری کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ دونوں منحوس یہاں رہیں گی تو گھر میں ضرور کچھ نہ کچھ برا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

خود پکارے گی جو منزل تو ٹھہر جاؤں گا

ورنہ خوددار مسافر ہوں گزر جاؤں گا

گھر میں ہر کوئی سوائے وارث جان اور جہانگیر جان کے سردارنی کے رقیہ کو بہو بنا کر لانے کے فیصلہ سے ناخوش تھا اور اب اس بات کے بعد تو مخالفت کھل کر سامنے آ گئی۔ شام کو وارث جان واپس آیا تو بہت خوش تھا کہ اب باقی کا وقت وہ رقیہ کے ساتھ گزارے گا۔ وہ ابھی تک رقیہ کے خوبصورت لب و لہجہ کا ہی دیوانہ ہوا تھا، اندرونی حسن تک تو اس کی پہنچ ہی نہیں تھی۔ رقیہ نے آج کے دن میں نہ صرف بچیوں کو حویلی میں داخل کیا تھا بلکہ کچن میں کام کرنی والی ملازماؤں سے وارث جان کی پسند پوچھ کر خود کھانا تیار کیا تھا جبکہ یہ بات بھی حویلی کے اصولوں کے خلاف

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔ حویلی کی بہو، بیٹیاں کبھی کچن میں نہیں جاتی تھیں۔ رقیہ ایک غریب گھر کی بیٹی تھی اور اس کی ماں ہمیشہ کہتی تھی مرد کے دل تک کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے، عورت کو چاہیے کہ شوہر اور بچوں کے لیے پوری محبت اور توجہ سے کھانا بنائے۔

رات کا کھانا سارا گھر اکٹھا کھاتا تھا، بہت بڑے ہال نما کمرے میں حد نگاہ تک بڑا میز لگا ہوا تھا، جس کے گرد تقریبا پچاس کرسیاں لگی ہوئیں تھیں۔ سردار جہانگیر جان، ان کے سب بیٹے اور بیٹوں کی ساری فیملی رات کو آٹھ بجے یہاں اکٹھی ہوتے تھے۔ کھانے میں سب کی پسند کی ایک ایک ڈش لازم بنائی جاتی تھی۔ رقیہ نے آج کے دن میں بہت کچھ نیا کیا وہ بہت خوش تھی۔ جبکہ گھر کی دوسری تمام خواتین اس سے ناراض تھیں۔ رقیہ نہ صرف خود بہت اچھے سے تیار ہوئی بلکہ اس نے بچیوں کو بھی بہت اچھا تیار کیا۔ وارث جان آتے ہی حسب معمول ماں کو سلام کرنے گیا۔ اس سے پہلے کہ ماں کچھ بھی رقیہ کے خلاف بولتی وہ ان کے پاس سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ

بہت تھک گیا ہے نہا کر تازہ دم ہو کر آتا ہے۔۔۔رقیہ کی موجودگی اسے اپنے کمرے کے خوبصورت ہونے کا احساس دلاتی تھی۔

وارث جان دروازہ کھولتے ہی دنگ رہ گیا، کمرا موم بتیوں اور تازہ خوبصورت اور خوشبودار پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ایک لمحہ کو وارث جان کو خیال آیا کہ شاید وہ غلطی سے غلط کمرے میں آگیا ہے۔واپس جانے کے مڑا ہی تھا کہ رقیہ کی آواز پر قدم رک گئے۔سائیں جی کیا ہوا، کہاں جا رہے ہیں اتنی جلدی میں، کیسا لگا یہ سب آپ کو۔۔۔؟؟

وارث جان مسکرانے لگا،اس کی آنکھیں سجی سنوری رقیہ کو دیکھتی ہی رہ گئیں، کالے کامدار فراق کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ۔آج اس نے اپنے بھورے لمبے بال بہت سلیقے سے کھول رکھے تھے۔ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں، بہت نفیس میک اپ۔وارث جان کچھ بھی بول نہ سکا۔سائیں جی سب کیسا لگ رہا ہے؟

وارث جان اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنے بہت قریب لے آیا اور اس کے کان میں تقریباً سرگوشی کرتے ہوئے تم سچ میں ایک جادو کی پری ہو اور تمہاری موجودگی اس کمرے کو جنت بنا دیتی ہے۔

رقیہ اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنسی اور وارث جان اس کے ماتھے پر آئی بالوں کی لٹ ہٹاتے ہوئے بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔ رقیہ نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی کہ وہ مدہوشی کے عالم سے باہر نکلے۔ وارث نے اس کی گردن کے گرد اپنی بانہوں کا حلقہ بنا دیا۔ رقیہ کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا وارث کو بہت پسند تھا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔ آج میرے پاس آپ کے لیے بہت خوبصورت تحفہ ہے۔۔۔ دراصل میں شادی کی رات منہ دکھائی پر دے نہیں سکی تھی مگر ادھار اتنا لمبا رکھنا بھی مناسب نہیں تو سوچا آج دے ہی دوں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان حیرت سے رقیہ کو دیکھنے لگا تھوڑا صبر کریں۔۔۔ تھوڑا انتظار۔۔۔

دراصل میرا تحفہ ہے ہی اتنا انمول کہ اس کے لیے صبر کرنا تو بنتا ہی ہے۔

وارث جان حیرت سے رقیہ کو دیکھنے لگا کہ آخر ایسی کیا چیز ہے۔آپ کو اپنی آنکھیں اس وقت تک بند کرنی ہوں گی جب تک میں آپ کو نہ کہوں کہ کھول لیں۔

وارث جان سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ رقیہ اسے کیا دینے والی ہے۔رقیہ نے وارث جان کی آنکھیں بند کروائیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ چلانے لگی۔

رقیہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اس کمرے میں لے آئی جو بچوں کے لیے تیار کروایا تھا۔رقیہ رک گئی تو وارث جان نے پوچھا تم مجھے کہاں لے آئی ہو اور کیا میں اب آنکھیں کھول سکتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

جی سائیں اب آپ آنکھیں کھول سکتے ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اتنی خوبصورتی اور نفاست سے تیار ہوئے کمرے کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔اس کے دماغ میں کئی سوال تھے جنھیں رقیہ نے پڑھ لیا اور اس سے پہلے کہ وارث سوال کرتا مسکراتے ہوئے بولی یہ کمرا آپ کی پریوں کے لیے تیار کروایا ہے۔جن کا بابا پرستان کا راجہ ہو،ان پریوں کا کمرا ایسا ہی ہونا چاہیے نا؟؟

وارث جان مسکرا پڑا اور باہر نکلنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ رقیہ نے اسے یہ کہتے ہوئے روک دیا کہاں چلے سائیں جی،ذرا رکیں تو سہی،آپ کو آپ کی شہزادیوں سے ملواتی ہوں۔

اس کے بعد اس نے دونوں بچیوں کو آواز دی جنہیں رقیہ نے پردے کے پیچھے چھپنے کی تاکید کی تھی۔

www.novelsclubb.com

وارث جان ذہنی طور پر اس سب کے لیے بالکل تیار نہ تھا۔اس نے تو آج تک اپنی بیٹیوں کو دیکھنا تو دور نام تک جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔بچیوں کے نام سن کر بڑبڑایا نام تو بہت ہی خوبصورت ہیں ان کے۔۔۔جانے کس نے رکھے تھے؟؟

رقیہ مسکراتے ہوئے ان کی ماں نے۔

پھر وارث جان کی نظروں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ماں میں ہوں نا تو نام بھی میں نے رکھے ہیں۔۔مگر معذرت آپ سے مشورے کے بغیر ہی رکھ دیئے۔۔اگر آپ کو پسند نہیں تو بدل دیں۔

وارث جان کو رقیہ نے آج باپ ہونے کا احساس دلا دیا۔سوہا اور ماہا بالکل پریاں لگ رہی تھیں۔وارث جان ان کو آنکھ جھپکے بنا دیکھے جا رہا تھا۔رقیہ نے ان دونوں کو بتایا کہ یہ آپ کے بابا ہیں،یہ بھی یہاں نہیں تھے ورنہ آپ سب کو اپنے ساتھ ہی رکھتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اور بچے خاموشی سے بس ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے۔

رقیہ نے آگے بڑھ کر ماہا جو کہ چھوٹی تھی، اسے اٹھایا اور وارث جان کی گود میں دے دیا۔ وارث جان نے بے اختیار اسے زور سے سینے سے لگا لیا اور رونے لگا۔

وارث جان وہیں زمین پر ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور دونوں کو باری باری پیار کرنے لگا۔ رقیہ کی طرف شکریہ ادا کرتی نظروں سے دیکھتے ہوئے تم بہت اچھی ہو۔ بلکہ بہت زیادہ اچھی ہو۔ تم نے مجھے وہ دولت عطا کی جو پہلے کوئی نہیں کر سکا۔ میں اپنی اولاد، اپنے خون سے دور رہا اتنے سال کہ وہ منحوس ہیں۔ ایک بار بھی نہیں سوچا کہ اتنی معصوم اور پیاری بچیاں کیسے منحوس ہو سکتی ہیں۔ تم نے آج مجھے میری اولاد سے ملوایا ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ عمر بھر نہیں ادا کر سکتا۔

www.novelsclubb.com

رقیہ وارث جان کے پاس زمین پر بیٹھ گئی میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا۔۔ آپ اور میں الگ تو نہیں ہیں۔۔ آپ بچوں کو وقت اور توجہ دیں گے تو اللہ سائیں ہم سے راضی رہے گا۔ بچیاں بھی اپنے باپ کے زندہ ہوتے یتیموں کی زندگی کیوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گزاریں۔ باقی سب کی بھی بیٹیاں ہیں، وہ تو اسی حویلی میں رانیوں کی طرح رہتی ہیں۔ جب وہ منحوس نہیں تو یہ کیسے منحوس ہیں۔ اس لیے کہ ان کی مائیں ان کی پیدائش پر دنیا سے رخصت ہو گئیں تو سائیں جی زندگی موت پر صرف اللہ تعالی کا اختیار ہے۔۔۔ ہم ان کی موت کی ذمہ داری ان معصوموں کو کیسے دے کر انہیں منحوس قرار دے سکتے ہیں۔

وارث جان آنسو بھری آنکھوں سے رقیہ کو دیکھ کر مسکرا پڑا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیسے اپنے بچوں کو ان کا وہ بیتا وقت لوٹائے جو وہ ان سے دور رہ کر انہیں نہیں دے پایا۔ ابھی رات کے کھانے پر آپ بچوں کو اپنے ساتھ لے کر جائیں تاکہ کوئی بھی انھیں سب کے ساتھ بیٹھنے سے روک نہ سکے۔ جیسے آپ کے دوسرے بھائیوں کے بچے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اور پورے حق سے اس گھر میں آزاد زندگی گزارتے ہیں وہی حق انہیں بھی ملنا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

ایک دو نہیں جسم ہے سارا چھلنی

درد حیراں ہے، اٹھے تو کہاں سے اٹھے

وارث جان جوا بھی تک اپنی بیٹیوں سے ملنے کی خوشی اور انہیں منحوس سمجھتے ہوئے انہیں نظر انداز کئے رکھنے کے غم کی دوہری کیفیت میں مبتلا تھا، رقیہ کی بات سن کر کچھ بول نہ سکا۔ سائیں جی ان دونوں کو ان سارے جائز حقوق دلانا اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالی نے انہیں آپ کے گھر میں پیدا کیا ہے۔ ان کی حفاظت کرنا آپ پر فرض ہے۔ اگر آج آپ ان کے حقوق کے لئے کچھ نہیں کریں گے تو حویلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں کوئی بھی انہیں انسان سمجھنا نہیں چاہے گا۔یہ بھی اوروں کی طرح سردار جہانگیر جان کی نسل ہیں۔

وارث آنسو پونچھتے ہوئے اٹھا تم اور بچے یہیں رکو، میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ساتھ میں کھانے کے لئے چلتے ہیں۔

سائیں جی شکریہ کہ آپ نے میری بات کا مان رکھا۔آپ دل کے بہت اچھے ہیں۔

وارث جان اس کا ہاتھ چومتے ہوئے شکریہ تو مجھے کہنا چاہیے کہ تم نے اوروں کی طرح ان معصوموں کو منحوس نہیں جانا بلکہ میری آنکھوں پر پڑی پٹی بھی کھولی کہ بیٹیاں بھی انسان ہوتی ہیں بلکہ اللہ کی رحمت ہوتی ہیں۔آج تمہاری وجہ سے میرے اندر کے باپ کو راحت ملی جو کب سے اولاد کے لمس کو ترس رہا تھا۔مگر یہی سمجھتا رہا کہ یہ تڑپ صرف بیٹے کی پیدائش سے پوری ہو گی۔ایک دفعہ بھی نہیں سوچا کہ یہ تڑپ تو اس اولاد کے لمس کی ہے جو اللہ تعالی رحمت کی صورت میں مجھے

دے چکا ہے۔میں نے اپنی بچیوں کو بھی باپ کی محبت سے دور رکھا اور خود بھی اولاد کی محبت سے دور رہا۔

رقیہ مسکرادی اسے لگا کہ وہ خدا کی رضا حاصل کر چکی۔

کھانے کی میز پر سب کو پورے آٹھ بجے پہنچنا ہوتا تھا۔حسب معمول سب مقررہ وقت پر پہنچ گئے۔رنگ رنگ کے ڈھیر سارے کھانوں سے میز سجا تھا۔وارث جان کے بڑے دونوں بھائی اپنی بیویوں کے کہنے پر اس موڈ سے آئے تھے کھانے کے بعد جہانگیر جان سے شکایت کریں گے کہ وارث جان کی بیوی نے منحوس لڑکیاں گھر اندر لا کر بہت غلط کیا اور جہانگیر جان نے اسے اجازت دے کر بھی غلط کیا،اب گھر کے ہر فرد پر ان کی نحوست کا سایہ پڑے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسی سب میں وارث جان اپنی بیٹیوں کا ہاتھ پکڑے پہنچا تو سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔یہ بات کسی کے بھی وہم و گمان میں نہیں تھی کہ وارث جان اتنی جلدی انہیں دل سے قبول کر لے گا اور انہیں سب میں لے آئے گا۔

وارث جان کا سب سے بڑا بھائی احمد جان تقریباً چلاتے ہوئے وارث تمہاری جرت کیسی ہوئی ان منحوس لڑکیوں کو یہاں ہم سب کے درمیان لانے کی۔تمہاری غریب بیوی کو ہم نے ساتھ برابری پر بیٹھنے اٹھنے پر کچھ کہا نہیں کہ یہ اماں سائیں نے تمہارے وارث کے لیے ایک غلط فیصلہ کیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو تمہارا دل کرے گا تم وہ کرو گے۔انہیں ابھی کے ابھی یہاں سے دفع کرو۔ان کی نحوست کا سایہ ہماری اولاد، رزق اور خوشیوں پر پڑ جائے گا۔

www.novelsclubb.com

سردارنی جو پہلے ہی بچیوں کو حویلی میں لانے اور رقیہ کے کھانا بنانے پر غصہ میں بھری بیٹھی تھی، بچیوں کو کھانے کے کمرے میں دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئی وارث۔۔ وارث تمہاری ہمت کیسے ہوئی ان منحوسوں کو یہاں لانے کی۔

وہ روٹھا ہی رہے گا اسے خبر ہی نہیں ہو گی

مجھے کب، کہاں، کس لمحے دفنایا گیا

اس کے بعد قطار میں سر جھکائے کھڑی بہت سی ملازماؤں میں سے ایک کو اشارہ کرتے ہوئے لے جاؤ ان دونوں کو یہاں سے، سردار صاحب کا حکم تھا تو حویلی میں آ گئیں ہیں مگر دوبارہ کبھی انہیں میرے سامنے لانے کی گستاخی مت کرنا۔ وارث اسے تمہاری آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہی ہوں۔

ملازمہ آگے بڑھی تاکہ بچیوں کو وہاں سے لے جا سکے تو وارث جان نے اسے روک دیا گستاخی معاف اماں سائیں! مگر باقی سب بھائیوں کی بیٹیاں بھی تو اسی گھر میں آزادی سے گھومتی پھرتی ہیں۔۔۔ اسکول کالج جاتی ہیں۔۔۔ اپنی من پسند زندگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گزارتی ہیں اور ہمیشہ سے ہی سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتی ہیں۔اگر وہ منحوس نہیں تو یہ کیسے منحوس ہیں۔اماں سائیں بیٹیاں کیسے منحوس ہو سکتی ہیں جب انہیں اللہ تعالی نے اپنی رحمت کہہ دیا ہو؟

وارث جان کا دوسرا بڑا بھائی (نوید جان) اگر یہ منحوس نہیں تو پیدا ہوتے ہی اپنی ماؤں کو کیوں کھا گئیں؟

لالہ جان ہم خدا کے فیصلوں کے آگے بے بس ہوتے ہیں اور ان کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔۔۔انہیں خدا نے بلا لیا تو اس میں ان کی کیا غلطی ہے۔

نوید جان جو وارث جان کی بیٹیوں کو دیکھ کر نالاں تھا اگر ان منحوس لڑکیوں نے یہاں ہمارے برابر بیٹھنا ہے تو میں اور میرے بیوی بچے یہاں بیٹھ کر کھانا نہیں کھائیں گے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اس بات کے جواب میں کچھ نہیں بولا بلکہ اپنی بچیوں کی انگلی پکڑ کر واپس جانے کے لئے مڑنے لگا تو سردار جہانگیر جان جو خاموشی سے سب کی باتیں سن اور حرکتیں دیکھ رہے تھے تقریباً غصے سے چلانے اور حکم دینے والے انداز میں رک جاؤ وارث۔۔ تم بنا میری اجازت کے یہاں سے کیسے جا سکتے ہو؟ اس حویلی کا سربراہ اور مالک میں ہوں، ان سب میں سے کوئی نہیں۔

اس کے بعد باقی سب کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے احمد، نوید جس طرح تم دونوں کی بیٹیاں اس حویلی میں رہتی ہیں کہ وہ سردار جہانگیر جان کی نسل اور خون ہیں اسی طرح وارث کی بیٹیاں بھی میرا خون اور میری نسل ہیں۔ یہ دونوں تمہارے سگے بھائی وارث کی اولاد ہیں، انہیں سب کے بچوں کی طرح حویلی میں رہنے اور حویلی والوں کی زندگی جینے کی اجازت میں نے دی ہے کیونکہ یہ ان کا بھی حق ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔کیا کسی کو اب بھی کوئی اعتراض ہے اور اگر ہے تو وہ نا صرف میز سے بلکہ حویلی سے بھی جا سکتا ہے۔۔۔اس حویلی میں اب تک بہت کچھ غلط ہو چکا ہے اور یہ سب میری خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہوا۔

کچھ دیر خاموش رہے اور سب کے چہروں کو غور سے دیکھتے ہوئے آج کے بعد دوبارہ اس موضوع پر نہ تو بات ہو گی اور نہ ہی کوئی ردوبدل ہو گی اس فیصلے میں۔ اگر کسی کو جانا ہے تو ابھی جا سکتا ہے۔دوبارہ مجھ تک کوئی بھی بات پہنچی کہ ان بچیوں کے ساتھ کچھ بھی غلط کسی نے کیا ہے تو وہ خود اپنی سزا کا مرتکب ہو گا۔

سردار جہانگیر جان کے چپ ہوتے ہی پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔سردار جہانگیر جان نے سب سے کہا بہتر ہو گا اب کھانا شروع کریں۔

وارث جان نے اپنی پسندیدہ ڈش نمکین گوشت کا پہلا لقمہ منہ میں ڈالا اور جھوم اٹھا کہ کھانا تو آج بہت لذیذ بنا ہے۔اس نے پاس کھڑے ملازم کو جیب سے پیسے نکال

کر دیتے یہ جس بھی بار وچن نے بنایا ہے اسے میری طرف سے انعام کے طور پر دے دینا۔ آج تو نمکین گوشت کھانے کا مزا ہی آگیا ہے۔

پھر اس نے جہانگیر جان سے کہا بابا سائیں آپ نمکین گوشت کو ضرور چکھنا اس کا ذائقہ بالکل پشاور کے قصہ خانی بازار کے مشہور ہوٹل جیسا ہے۔۔ آپ کو اس کا ذائقہ ہمیشہ سے بہت پسند ہے نا۔

وہ کتابوں میں درج نہیں تھا

جو پڑھایا سبق زمانے نے

www.novelsclubb.com

سردارنی جو اس سب سے پہلے ہی تپی بیٹھی تھی طنزیہ انداز یہ اس نئی ملازمہ نے بنایا ہے مطلب جسے تمہاری بیوی بنا کر لائی ہوں اس نے بنایا ہے۔۔ غریب گھر کی ہے نا

عزت راس نہیں آ رہی۔۔اس کے ہر انداز سے غربت ٹپک رہی ہے۔اسے اچھا لگتا ہے حویلی کے اصول توڑنا، منع کرنے کے باوجود کچن میں گی کہ آج وہ خود کچھ بنائے گی۔دن میں بچیوں کے لئے کھیر بھی خود بنائی۔۔جیسے کہ ہم نے حویلی میں درجن بھر باورچی نکمے بھرے ہوئے ہیں اور بس اسی کو سب آتا ہے۔

وارث جان جو کھانے کی اتنی تعریف کر چکا تھا اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے۔اتنا مزے دار کھانا بنانے پر رقیہ کے ہاتھ چومے یا اماں سائیں کو مزید ناراض نہ کرنے رقیہ کو ڈانٹے۔

وارث جان ابھی اسی کشمکش میں تھا کہ سردار جہانگیر جان نے ملازمہ سے نمکین گوشت ان کی پلیٹ میں ڈالنے کو کہا اور پہلا لقمہ لیتے ہی بہت خوب۔۔بچے تم نے بہت مزے دار بنایا ہے، واقعی اسے کھا کر تو میری قصہ خوانی بازار سے جڑی یادیں تازہ ہو گئیں، مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم نے اپنے شوہر کا پسند کا کھانا خود

بنایا ہے۔۔ماشاءاللہ بہت ذائقہ ہے تمہارے ہاتھ میں مگر اس سے بھی زیادہ خوشی تب ہوتی اگر تم اپنے باپ (سسر) کی پسند کی کوئی چیز بناتی۔

یہ کہہ کر سردار جہانگیر جان مسکرانے لگے اور اپنی جیب سے نوٹوں کی گڈھی نکال کر اسے انعام کے طور پر تھمادی۔

کھانے کے بعد چائے کا دور چلنا تھا جہاں سب حویلی والے اپنے اپنے مسئلے مسائل پر بات کرتے۔یہ وہ وقت ہوتا تھا جب سب بچے بہت خوش رہتے تھے کیونکہ کسی نہ کسی بہانے وہ سردار جہانگیر جان سے اپنی من پسند اشیاء کا مطالبہ کرتے اور سردار جہانگیر جان جانتے بوجھتے بھی کہ انہیں ضرورت نہیں خوشی خوشی انہیں وہ سب دلادیتے۔سب اپنے اپنے مسئلے بتارہے تھے تو سردار جہانگیر جان نے بالکل خاموش اور کسی گہری سوچ میں گم رقیہ سے پوچھا اسے کچھ مسئلہ تو درپیش نہیں یا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جلی بھنی بیٹھی سردارنی بولیبھو کی مرتی کو پیٹ بھر کر کھانے کو ملا ہے، اسے کیا مسئلہ ہو گا۔

سردار جہانگیر جان نے غصے بھری نظروں سے سردارنی کو دیکھا سردارنی آپ اپنی مرضی سے اسے بیاہ کر لائی ہیں، اب بار بار اسے غریب کہنا زیب نہیں دیتا۔ اس کا ماضی کیا تھا اس سے اب فرق نہیں پڑنا چاہیئے، کیونکہ اب اس کے ساتھ ہمارے خاندان کا نام جڑ گیا ہے۔

سردارنی دل ہی دل میں اس لمحے کو کوسنے لگی جب اس نے رقیہ کو بہو بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ سردارنی بظاہر تو خاموش ہو گئی مگر اس نے دل میں طے کر لیا تھا کہ وارث جان کو اس سے بدگمان کر کے اسے گھر سے نکال کر ہی سکون کا سانس لے گی۔

سردار جہانگیر جان رقیہ سے کچھ کہنا چاہتی ہو؟

میں بہت جلد بڑھاپے میں چلا آیا تھا

بن تیرے عمر کی رفتار بڑھانی پڑی تھی

باباسائیں۔۔ماہا کو بہت تیز بخار تھا تو آج واپسی کے راستے میں میں سرکاری ہسپتال چلی گئی۔ مگر وہاں تو عجیب ہی منظر دیکھنے کو ملا۔ڈاکٹر،ڈسپنسری یا عملہ کچھ بھی موجود نہ تھا بلکہ کسی کی گائے بھینسیں بندھی تھیں۔باباسائیں آپ کسی حکومت کے بندے سے شکایت کریں کہ گاؤں میں ایک ہی ہسپتال ہے اور وہ بھی گائے بھینسوں کا طبیلہ بن چکا ہے۔

سردار جہانگیر جان اس کی ساری بات غور سے سن رہے تھے سرکاری ہسپتال کے معاملے میں تو کچھ کرنے کی ساری کوشش کرنا بے کار ہی جائے گی۔ یہ سب حکومتوں کے کھیل ہوتے ہیں مگر ایک کام ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں ہم نے کچھ زمین خریدی ہے جو بالکل بنجر ہے تو اس پر ایک شاندار قسم کا ہسپتال بنوایا جا سکتا ہے تاکہ ارد گرد کے سب گاؤں کے لوگ اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

سردانی نہایت غصیلی نظروں سے رقیہ کو دیکھ رہی تھی مگر رقیہ اس کی نظروں کو نظرانداز کر کے جہانگیر جان کی طرف متوجہ تھی۔۔۔ وارث کل صبح تم شہر جا کر میرے دوست ناصر سے ملو۔ جانتے ہو نا وہ جو آرکیٹکٹ انجینئر ہے۔ میں اسے کال پر سب سمجھا دوں گا۔ تم اسے ساتھ لا کر بھٹہ گاؤں میں جو نئی زمین خریدی ہے وہ دکھا دینا تاکہ اسے نقشہ بنانے میں آسانی رہے۔ نقشہ بنا کر وہ پاس بھی کروا دے گا۔ تم بس کل صبح لازم اس کے پاس پہنچ جانا اور ہاں اس ہسپتال والے پروجیکٹ کی ساری ذمہ داری تمہاری ہو گی۔۔۔ یہ بات دھیان میں رہے کہ ہسپتال کا کام جلد از

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جلد شروع ہو جانا چاہیئے۔ جانے پہلے کیوں اس طرف کبھی دھیان نہیں گیا۔ مگر کہتے ہیں نادیر آئے درست آئے۔ اب جلد از جلد اس پر کام شروع ہو جائے۔

سردارنی اور باقی سب ہی سردار جہانگیر جان کے اس فیصلے سے ناراض تھے مگر وارث جان بہت خوش تھا۔ سردار جہانگیر جان رقیہ کو شاباش دیتے ہوئے تم ڈاکٹرنی بننا چاہتی تھی نا؟ تمہارے والد نے یہی بتایا تھا کہ تمہارا خواب ہے ڈاکٹرنی بننے کا۔ کیا تم اب بھی بننا چاہتی ہو؟

رقیہ حیرت سے کبھی وارث جان کو اور کبھی سردار جہانگیر جان کو دیکھے جا رہی تھی۔ سردار جہانگیر جان نے اگر ابھی بھی تمہارا شوق باقی ہے تو کل صبح وارث کے ساتھ تم بھی شہر چلی جانا، ملتان میڈیکل کالج میں داخلے ابھی جاری ہیں، تم اپنے کاغذرات میں مکمل کر لو، صبح جمع کروا آنا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سردار نی آپ کو کیا ہو گیا ہے،اب گھر کی بہو کالج جائے گی،سب ہم پر انگلیاں اٹھائیں،آپ اپنے شوق پوتے پوتیوں پر نکال لینا۔

سردار جہانگیر جان سردار نی اگر میں بیٹی پڑھنے شہر بھیج سکتا ہوں تو بہو کیوں نہیں وہ بھی تو بیٹی ہی ہوتی ہے۔بیٹیوں کو تو آگے پڑھانے پر تم نے کبھی اعتراض نہیں کیا،تب تو خیال نہیں آیا کہ لوگ کچھ کہیں گے۔اگر سردار جہانگیر جان کی بیٹی کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تو سردار جہانگیر جان کی بہو کی طرف بھی آنکھ اور انگلی اٹھانے والے کی خیر نہیں۔

رقیہ تمہیں آگے پڑھنے اور ڈاکٹر نی بننے کی اجازت ہے مگر دو باتوں کا خیال رہے پہلی یہ کہ تم یاد رکھنا کہ کس خاندان کی بہو ہو،اپنی اور اپنے خاندان کی عزت کی پاسداری کرنا تم پر فرض ہو گا اور دوسری یہ بات کہ تمہاری پڑھائی کی وجہ سے وارث جان اور بچوں کی جو ذمہ داری تم نے لی ہے کبھی بھی نظر انداز نہ ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر آنسوؤں کی روانی میں آواز حلق میں دب گئی اور وہ صرف اور صرف اثبات میں سر ہلا سکی۔اب تو سب کے ہی دل میں رقیہ کے لئے نفرت بڑھ گئی۔ناصرف سردارنی بلکہ گھر کے ہر فرد کے دل میں رقیہ کے خلاف ایک لاوا بھڑک رہا تھا۔سردارنی اب یہ سوچ رہی تھی کہ اگلا کیا لائحہ عمل ہو کہ وارث جان خود رقیہ کو چھوڑ دے۔

اس لرزتے اشک کی ہمت تو دیکھ

ڈٹ گیا ہے قہقہے کے سامنے

www.novelsclubb.com

رقیہ بہت خوش تھی۔اسے اتنے بڑے گھر میں شادی سے کہیں زیادہ خوشی اپنے خوابوں کو تعبیر ملنے کی تھی۔ محفل برخاست ہو گئی اور سب اپنے اپنے کمروں میں

چلے گئے۔ سردارنی نے سردار جہانگیر جان سے گلہ کیا آپ نے رقیہ کو آگے پڑھنے کی اجازت دے کر بہت غلط کیا ہے۔ شادی کے بعد گھر سنبھالنا اس کی ذمہ داری ہے نا کہ آگے پڑھنے کے شوق اور چونچلے پورے کرنا۔

سردار جہانگیر جان نے بیوی کو سمجھاتے ہوئے ہر وقت اس کو طعنہ کیوں دیتی ہو، اس طرح احمد اور نوید کی بیویاں بھی اسے طعنہ دیں گی اور میں یا آپ یہ نہیں چاہتی کہ تیسری بار ہمارے لاڈلے بیٹے وارث کا گھر اجڑے۔ میں دیکھ سکتا ہوں کہ اس لڑکی کا ساتھ پا کر وہ بہت خوش رہنے لگا ہے۔ ایک گزارش ہے اپنے بیٹے کی خوشیوں کا خیال کریں۔ اس کے علاوہ گھر سنبھلنے کی ذمہ داری آپ کی ہے۔۔۔ آپ اس گھر کی بڑی ہیں سردارنی ہیں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے کم از کم چالیس ملازمائیں موجود ہیں آپ کی اور گھر والوں کی خدمت کے لیے۔

وارث جان اپنے کمرے میں چلا گیا اور رقیہ بچوں کو سلانے ان کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی۔ ان کا منہ ہاتھ دھلا کر نائٹ سوٹ پہنائے اور ان دونوں کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

باری باری تھپکنے لگی اور ساتھ ساتھ سنڈریلا کی کہانی سنانے لگی۔بچوں کو اپنی ماں ہی سنڈریلا لگنے لگی۔ان کے خیال میں اللہ ان سے بہت خوش تھا اس لئے انہیں ان کی ماں واپس کر دی۔کہانی سنتے سنتے دونوں جب گہری نیند میں پہنچ گئیں تو رقیہ اپنے کمرے میں آئی۔اسے دیکھ کر وارث جان کی آنکھوں میں زندگی چمکنے لگتی تھی۔

وارث جان رقیہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔رقیہ اسے انسان نہیں فرشتہ لگتی تھی۔وہ بہت خوش تھا اپنے ہی بچوں کو پا کر۔بار بار رقیہ کے ہاتھ چومتا اور شکریہ ادا کرتا۔

وارث جان کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اگر آپ ناراض نہ ہوں تو کچھ کہوں۔

www.novelsclubb.com

وارث جان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا آپ فجر کے علاوہ ساری نمازیں پڑھتے ہیں اور فجر کی ہی نماز کا سب سے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔وہ سب سے چھوٹی نماز ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر ثواب میں سب سے بڑی۔۔ جانتے ہیں کیوں؟؟؟ کیوں کہ انسان اپنی نیند خراب کر کے اللہ تعالی کو یاد کرنے اٹھتا ہے۔

وارث جان مسکراتے ہوئے سمجھ گیا کل سے لازم پڑھوں گا۔

کچھ دیر دونوں یوں ہی دنیا سے دور ایک دوسرے میں گم رہے اور پھر رقیہ سے وارث جان نے پوچھا تم پڑھو گی نا۔۔ڈاکٹر نی بنو گی نا۔ بابا سائیں کے فیصلے سے خوش ہو نا؟؟؟

رقیہ اسے دیکھتی رہی وہ کسی مچلے ہوئے بچے کی طرح اس سے سوال کر رہا تھا۔ رقیہ نے اس کے سوال کے جواب میں سوال کر دیا آپ کیا چاہتے ہیں میں پڑھوں، ڈاکٹر نی بنو کہ نہیں؟؟ میرے لیے آپ کی خوشی ہر میری خوشی اور خواہش سے زیادہ اہم ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اٹھ کر رقیہ کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا میں تو چاہتا ہوں تم اپنے خواب پورے کرو۔ تم ہمیشہ بہت خوش رہو۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے میں عمر میں تم سے دس سال کے لگ بھگ بڑا ہوں گا۔ تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے نا۔ کیا تم میرے ساتھ خوش ہو۔۔ کیا تمہیں کوئی دکھ یا پریشانی تو نہیں میرے ساتھ؟

رقیہ نے وارث جان کے ہاتھ کو اپنی آنکھوں سے لگا لیا سائیں جی میں بہت خوش ہوں۔ یہ سچ ہے کہ آپ سے شادی کے وقت میں بہت ڈری ہوئی تھی مگر آپ کے ساتھ نے مجھ میں خود اعتمادی پیدا کر دی ہے۔ آپ ایک بہت اچھے ہمسفر ہیں۔ آپ کا ساتھ پا کر کوئی بھی خوش رہے گا۔ آپ تو انمول ہیں اور میری کسی کا آجر ہیں آپ۔

رقیہ کی بات سن کر وارث جان افسردہ سا ہو گیا اسے ماضی میں سردارنی کے کہنے پر اپنی بیویوں کے ساتھ کی زیادتیوں پر بہت شرمندگی ہونے لگی۔۔ وہ رقیہ کو بتانا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چاہتا تھا کہ وہ ایک ظالم شوہر تھا مگر اس میں ہمت ہی نہیں ہوئی۔ وہ ڈر گیا کہ کہیں اس کی بات سن کر اس کی من چاہی بیوی اس سے دور نہ ہو جائے۔ وارث جان کو سوچوں میں گم دیکھ کر رقیہ پریشان ہو گئی کیا بات ہے سائیں جی میری کوئی بات بری لگ گئی۔ وارث نے نفی میں گردن ہلائی تو پھر آج سونے کا کوئی ارادہ نہیں، مجھے تو صبح جلدی اٹھ کر سب کاغذ تیار کرنے ہیں اور آپ بھی بابا سائیں کا سونپا کام پورے دھیان سے کرنا۔

وارث جان کپڑے بدل کر کمرے میں آیا تو رقیہ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ اسے دو تین بار آواز دینے پر بھی احساس نہ ہوا کہ وارث جان کمرے میں واپس آ گیا ہے۔ اسے پریشان دیکھ کر وارث جان بھی پریشان ہو گیا۔ اسے بازو سے جھنجھوڑا سب خیریت ہے نا؟

www.novelsclubb.com

سائیں جی صبح آپ اور میں دونوں حویلی میں نہیں ہوں گے تو بچوں کے ساتھ۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دو تین سیکنڈ کے لئے چپ ہو گئی بچے ابھی سب سے نہیں گھلے ملے۔ابھی تک انہیں حویلی میں کسی نے بھی دل سے قبول نہیں کیا۔۔۔کسی نے کچھ کہہ دیا تو وہ بہت چھوٹے ہیں۔ٹوٹے ہوئے ہیں۔انہیں جڑنے میں وقت لگے گا،ایسے میں کسی کی بھی طرف سے ہوئی زیادتی انہیں آپ کو اور مجھ دونوں سے دور کر دے گی ہمیشہ کے لیے۔

وارث جان مسکراتے ہوئے بس اتنی سی بات ہے۔صبح جاتے ہوئے بچوں کو تیار کر دینا۔انہیں ان کے نانا کے گھر چھوڑ دیں گے،واپسی پر لے لیں گے۔رقیہ حیرانی اور پریشانی سے وارث جان کو دیکھنے لگی۔کیا ان دونوں کے نانکے اسی گاؤں کے ہیں۔

وارث جان "ہاں۔۔ہاں بالکل۔۔چلو اب بہت دیر ہو گئی ہے۔سونے دو مجھے اور خود بھی سو جاؤ۔چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان مت ہوا کرو۔

رقیہ بہت خوش تھی۔ صبح نماز کے بعد وہ سوئی ہی نہیں دوبارہ۔۔پہلے اپنے سارے دستاویزات تیار کیے۔ پھر بچوں کو تیار کیا۔ان کے ساتھ کے لیے کپڑے اور کچھ چاکلیٹ اور دوسرا سامان بند کیا۔ ملازمہ سے بچوں کے لیے ناشتہ بنانے کو کہا۔اس کے بعد وارث جان کو جگایا کہ فریش ہو جائے۔ وارث جان بھی ایک ہی آواز پر اٹھ گیا۔

وارث جان نہا کر کمرے میں آیا تو رقیہ کا ایک نیا روپ دیکھ رہا تھا۔ بالکل سادہ سی ہلکے آسمانی رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض،اس پر گاڑھے نیلے رنگ کی چادر، لمبے گھنے بھورے بال چٹیاں میں سلیقے سے باندھے ہوئے، چھوٹی چھوٹی سی چاندی کی بالیاں۔ گھڑی اور وارث جان کی تحفے میں دی ہوئی بالکل باریک سی ہیرے کی انگوٹھی کے علاوہ کوئی زیور نہیں تھا اس کے تن پر۔ مگر وہ ایک پاکیزہ روح جیسی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کو شرارت سوجھی۔رقیہ کے گالوں پر انگلی پھیرنے لگا یار تم اتنی خوبصورت لگ رہی۔میرا تو کہیں جانے کا دل نہیں،بس آج تو جی بھر کر رومینس کریں گے۔

رقیہ اسے خود سے دور کرنے لگی کہ ایک دم دروازہ کھٹکھکا۔۔رقیہ زور زور سے ہنسنے لگی۔

وارث جان برا سا منہ بناتے ہوئے کون کباب میں ہڈی بن کر آیا ہے۔یہ سب تمہاری سازش ہے۔دیکھ لوں گا تمہیں۔

رقیہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی۔وارث جان نے دروازہ کھولا تو ملازمہ نے پیغام دیا سردار جہانگیر جان نے بلوایا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سنبھل کر کیا کرو بیٹوں سے ہماری برائی

تم جا کر جسے بتاتے ہو، وہ آ کر ہمیں بتاتا ہے

شادی کے بعد پہلی بار رقیہ وارث جان کے ساتھ حویلی سے باہر کہیں جا رہی تھی۔ جہاز جتنی بڑی سفید موتی جیسے رنگ کی گاڑی کو دیکھ کر رقیہ کے منہ سے بے اختیار نکلا ماشاءاللہ کتنی خوبصورت اور بڑی جیپ ہے۔ سائیں جی یہ کس کی ہے؟

یہ تمہاری ہے اور میری بچیوں کی ہے۔

رقیہ مسکرانے لگی۔ سردارنی حویلی کے برآمدے میں لگے بڑے سے لکڑی کے تخت نما جھولے پر بیٹھی دونوں کو ساتھ باہر جاتے دیکھ کر بدلے کی آگ میں جھلس رہی تھی۔ سردارنی نے یہ سوچ بنالی تھی کہ رقیہ اس سے اس کا لاڈلا اس کا وارث چھین لے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیپ حویلی سے نکلی تو گاؤں کی طرف چل دی۔رقیہ کو وہ سب رستے جانے پہچانے لگے۔کیا دونوں بچیوں کا ننیہال میرے ابو کے گھر کے قریب ہے۔پھر خود کلامی کرتے ہوئے نہیں یہ کیسے ممکن ہے ان دونوں کی والدہ تو آپ کے اپنے خاندان سے تھیں۔ان کا گھر غریبوں کے علاقے میں کیسے ہو گا۔

وارث جان خاموشی سے سب سن رہا تھا۔رقیہ خود کلامی کر کے چپ ہو گئی تو وارث جان مسکراتے ہوئے ہاں۔۔اس میں اتنے تعجب کی کیا بات ہے۔

وارث جان نے گاڑی رقیہ کے والدین کے گھر کے آگے جا کے روک دی بچوں کو اندر چھوڑ آؤ۔جلدی واپس آنا۔ابھی جلدی ہے تو اپنے امی ابو کو میرا اسلام بھی کہنا اور یہ بھی کہ ہم واپسی پر کھانا ان کے ساتھ کھائیں گے۔

رقیہ کچھ پوچھنا چاہتی تھی مگر وارث جان کے فون پر کسی کی کال آ گئی اور رقیہ خاموشی سے اتر کر گھر کے دروازہ پر آ گئی۔صبح صبح دروازہ کھٹکھٹنے کی آواز پر اندر سے

شیداں بڑبڑاتے ہوئے دروازے تک پہنچی خدا خیر کون سویرے سویرے اتنی جلدی میں ہے۔

دروازہ کھلتے ہی سامنے اپنی لاڈلی کو دیکھ کر شیداں کا کلیجہ منہ کو آگیا۔اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے اٹک گئ۔۔نہایت گھبراہٹ کے عالم میں شیداں نے سوالیہ انداز میں پوچھا کیا ہوا؟؟بول کیا ہوا؟؟نکال دیا تجھے حویلی سے؟؟ستیاناس ہو ان حویلی والوں کا،میری بچی کی زندگی برباد کر دی۔

شیداں کا رونا دھونا سن کر دین محمد دروازے پر آیا۔بیٹی کو مسکراتے دیکھا کر اسے سکون ملا دھی رانی خیر نال آئی ہیں نا؟

جی بابا۔۔یہ بچے چھوڑنے آئی ہوں۔سائیں جی میرا میڈیکل کالج میں داخلہ کروانے شہر لے کر جا رہے ہیں۔بچے اپنی نانی،نانے اور ماموں سے ملنا چاہتے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو وارث جی نے کہا کہ جب ان کی ماں میں ہوں تو ان کا ننھیال بھی میرے گھر والے ہیں اسی لیے انہیں آپ لوگوں کے پاس چھوڑنے آئی ہوں۔

دین محمد بیٹی کے سر پر پیار دیتے ہوئے جیندی رہ دھی رانی۔

رقیہ واپس آنے لگی تو اسے وارث جان کی بات یاد آئی، واپس مڑی بابا وارث سلام کہہ رہے تھے اور یہ بھی کہ واپسی پر کھانا ہم آپ سب کے ساتھ کھائیں گے۔

دین محمد نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا دھیے ساڈے کول تے بیٹھان دی تھاں وی نہی (بیٹی ہمارے پاس تو بیٹھانے کی جگہ ہی نہیں) رقیہ مسکراتے ہوئے بابا وارث آپ سب کے ساتھ ہی بیٹھیں گے اور جو گھر میں پکا ہو گا وہی کھائیں گے۔ بس میری واپسی تک میرے بچوں کا بہت خیال رکھنا۔

ملتان شہر پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے۔۔ راستے میں دو تین بار وارث نے چائے پینے کے لیے گاڑی روکی۔ سارا رستہ دونوں محبت بھری باتیں کرتے رہے۔ ملتان آنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جاناوارث کے لیے معمول کی بات تھی مگر آج یہ سفر اسے بہت خاص اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔کیونکہ اس کے ساتھ اس کی محبت تھی۔پہلے وہ لوگ میڈیکل کالج پہنچے اور رقیہ نے اپنے پیپرز ایڈمیشن آفس میں جمع کروائے۔وارث باہر گاڑی میں ہی بیٹھا انتظار کرتا رہا۔پیپرز جمع کروا کر واپس آرہی تھی تو تیز رفتاری میں جاتا ایک لڑکا اس سے ٹکرایا۔رقیہ تو بنا اس کی طرف دیکھے تیز تیز چلتی آگے بڑھ گئی مگر وہ لڑکا وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

میں تیری آنکھ میں ٹھہرا ہوا پانی ہی سہی

جب تلک نہ چھلکوں مجھے یقیں کیوں ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ بہت خوش تھی اور اسے خوش دیکھ کر وارث جان بھی بہت زیادہ خوش تھا۔ انھیں دوپہر ہو گئی تھی۔ وارث جان اسے اپنے پسندیدہ ہوٹل لے گیا کھانا کھلانے۔ کھانے کے دوران ادھر ادھر کی باتیں کرتے اور کھانا کھاتے ایک گھنٹہ گزر گیا۔ وارث جان نے گھڑی دیکھی رقیہ چلیں۔

رقیہ "جی" کہتے ہوئے اٹھی۔۔ گاڑی میں بیٹھے اور آرکیٹکٹ کی طرف دونوں چل پڑے۔

ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں سائیں جی اگر آپ ناراض نہ ہوں۔

سردار وارث جان نے مسکراتے ہوئے سوالیہ نظروں سے رقیہ کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو پوچھو جو پوچھنا ہے آپ نے بچوں کو ان کے اصلی نانا نانی کی طرف کیوں نہیں چھوڑا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان مسکراتے ہوئے تم سارا رستہ یہی سوچتی رہی ہو۔اصل نقلی کیا ہوتا ہے۔اگر اصلی نانانی کو فکر ہوتی تو وہ بابا سائیں سے ہی کم از کم بات کرتے۔بچیوں کو ان کا جائز حق دلانے کی۔مگر انہوں نے اپنی اپنی بیٹیوں کے مرنے کے بعد کبھی بھی اپنی نواسیوں کا حال پوچھنے کے لیے کال تک نہیں کی۔جب ماں تم ہو تو نانانی بھی تمہارے والدین ہی ہوئے نا۔

پھر اس نے رقیہ سے سوال کیا ہوئے کہ نہیں؟

رقیہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔باتوں باتوں میں دونوں آرکیٹکٹ ناصر کے پاس پہنچ گئے۔رقیہ کو ویٹنگ لانج میں بیٹھا کر وارث جان ناصر سے ملنے اس کے آفس میں چلا گیا۔ملاقات اور ساری بات چیت کے بعد وارث جان واپس آیا تو بہت خوش تھا کہ ناصر سے کل گاؤں میں ملاقات کا وقت طے پا گیا تھا۔

رقیہ کافی پریشان سی لگ رہی تھی اب واپس گاؤں چلیں سائیں جی بچے کہیں اداس یا پریشان نہ ہو رہے ہوں۔

وارث جان رقیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نہیں پہلی بار میری بیگم میرے ساتھ شہر آئی ہے کچھ بھی تحفہ دیئے بنا تو یہاں سے جانا زیادتی ہے اور بچیوں کی تم فکر مت کرو۔۔مجھے یقین ہے کہ جہاں وہ ہیں وہاں بہت خوش ہوں گی اور سب ان کا بہت خیال رکھ رہے ہوں گے۔

وارث جان اسے سنار کی دکان پر لے گیا۔رقیہ منع کرتی رہی کہ اسے کچھ نہیں چاہیے۔تم اب کالج جاؤ گی تو چوڑیاں پہن کر کالج جانا مناسب نہیں لگتا اور خالی کلائی کے ساتھ جاؤ یہ بات مجھے اچھی نہیں لگے گی تو کچھ نفیس سا لے لو جو تم پہن سکو۔

بہت سی سنار کی دکانیں دیکھنے کے بعد رقیہ کو ایک جگہ سے بہت باریک اور نفیس وائٹ گولڈ میں بریسلٹ پسند آیا۔وارث جان نے دو مختلف ڈیزائن کے بریسلٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے لے کر دیئے۔کچھ کالج پہننے کی مناسبت سے ماڈرن اور سادے سوٹ بھی خرید کر دیئے۔رقیہ وارث جان کو بس منع ہی کرتی رہی مگر وارث جان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ رقیہ کو ساری دنیا کی خوبصورت چیزیں خرید دے۔

واپسی کے سفر پر رقیہ ناراض ہو گئی آج بہت فضول خرچی کی ہے آپ نے۔ان سب چیزوں کی مجھے ضرورت نہیں تھی۔مگر ایک بات ہے سب کچھ بہت خوبصورت ہے۔بہت بہت شکریہ اتنی بہت سی شاپنگ کروانے کا۔

وارث جان رقیہ کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے سچ بتاؤں تو مجھے کوئی بھی چیز اتنی خوبصورت نہیں لگی جو تمہارے شان کے مطابق ہو۔تم ان سب چیزوں کو پہنو گی تو ان کی عزت اور شان بڑھ جائے گی۔

www.novelsclubb.com

میں تو ایک معمولی سی انسان ہوں۔ گہری رنگت والی نہایت معمولی شکل وصورت کی بہت غریب گھر کی۔ یہ تو آپ کا حسن نظر ہے کہ آپ کو میں خاص لگتی ہوں۔۔۔

وارث جان نے اسے ٹوک دیا جو بھی کچھ آج کہا ہے دوبارہ مت کہنا۔ تم بہت خاص ہو۔ نیک سیرت اور خوبصورت دل کی مالک۔ وعدہ کرو آج کے بعد ایسا کچھ بھی خود کے لئے نہیں کہو گی۔ رقیہ نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔ وارث جان اب ملتان سے گاوں کی طرف روانہ ہوا۔ گاوں پہنچ کر واپس گاڑی حویلی لے کر جانے کی بجائے وہ رقیہ کے والدین کی طرف آ گیا۔

رقیہ اندر سے تھوڑی سی ڈری ہوئی تھی سائیں جی میرے والدین تو بہت غریب ہیں۔ آپ کی شان کے مطابق نہ تو ان کے گھر میں بیٹھانے کی جگہ ہے اور نہ کھلانے کے لئے اعلی برتن۔ ہم تو مٹی کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے رقیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدہ انداز میں تم واقعی بالکل سچ کہہ رہی ہو کیونکہ انہوں نے اپنے گھر کا قیمتی ترین خزانہ تو میرے حوالے کر دیا۔اب میں امیر ہو گیا اور وہ غریب۔

رقیہ کو وارث جان کی اتنی محبت سے کبھی کبھی ڈر لگنے لگتا تھا۔شیداں نے دیسی مرغی کی بریانی، بکرے کے گوشت کی کڑاھی، سلاد رائتہ اور میٹھے میں سوجی کا دیسی گھی میں میوے ڈال کر حلوہ بنایا۔دین محمد نے سارے صحن میں پانی کا چھڑکاؤ کیا۔ جبکہ رقیہ کے بھائیوں نے گھر کی بہترین چارپائیاں کھلے اور ننگے صحن میں بچھا کر اوپر نئے بستر ے اور چادریں بچھائیں۔

www.novelsclubb.com

ہجر لازم ہے تو پھر وصل کا وعدہ کیسا

عشق تو عشق ہے، کم کیسا، زیادہ کیسا

وارث جان کی گاڑی رقیہ کے گھر کے آگے رکی تو یہ بات سارے گاؤں میں پھیل گئ۔ وارث جان اور رقیہ دونوں کو ساتھ میں گاڑی سے اترتے دیکھنے ارد گرد کے گھروں سے عورتیں اور بچے نکل آئے۔ رقیہ وہ پہلی والی رقیہ نہیں تھی۔ اس کے چہرے کی چمک بتا رہی تھی کہ اس کا ہمسفر اس کا دیوانہ ہے۔ دروازہ کھٹکھٹانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ گاڑی کے رکنے کی آواز سن کر ہی رقیہ کے بھائی نے دروازہ کھول دیا۔ کسی کو بھی یقین نہیں تھا کہ وارث جان اس چھوٹی سی کچی جھونپڑی میں آئے گا۔ سرداروں، چوہدریوں اور زمینداروں کی یہ روایت رہی تھی کہ وارث کے لالچ میں غریب لڑکیوں سے شادی کرنا اور پھر بیٹا پیدا ہونے تک حویلی میں رکھنا۔۔ بیٹا ہوا تو ٹھیک۔۔ اولاد نہ رکھی اور بیوی کو طلاق دی اور اگر بیٹی ہوئی تو طلاق کے ساتھ ساتھ بیٹی بھی اسی بیوی کو تھما دی۔ سارے گاؤں میں یہی دھوم تھی کہ

سردارنی اور وارث جان دونوں ہی بہت ظالم ہیں تو رقیہ کے ساتھ کچھ بہت برا ہو گا۔

رقیہ کو اتنا تیار اور خوش دیکھ کر سب ہی حیران اور خوش تھے۔دین محمد بیٹے کے پیچھے پیچھے دروازے پر آیا۔بیٹی اور داماد کا استقبال کرنے کے لیے۔

وارث جان کو دیکھ کر دین محمد سر جھکا لیا سردار جی نہ تو یہ جھونپڑی آپ کی شان کے مطابق ہے اور نہ ہی اس میں موجود سامان۔وارث نے اس کا جھکا سر دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا آپ میرے لیے میرے والد کا درجہ رکھتے ہیں اور باپ بیٹوں کے سامنے گردن جھکا کر نہیں سینہ تان کر کھڑے ہوتے ہیں۔

وارث جان مسکراتا ہوا اندر کی طرف چل دیا۔اندر داخل ہوتے ہی اسے اپنی بیٹیاں رقیہ کے چھوٹے بھائی کے ساتھ کھیلتی نظر آئیں۔رقیہ کو دیکھ کر دونوں رقیہ

کی طرف دوڑیں اور اس کی ٹانگوں سے چپک گئیں۔ رقیہ نے ماہا کو گود میں اٹھالیا اور سوہا کو ساتھ بیٹھالیا۔

سردار سائیں بہت بہت معافی مگر ہمارے پاس کچھ بھی آپ کے شان شایان نہیں۔

ایک تو یہ کہ سرادر سائیں کی جگہ بیٹا کہہ کر بلائیں تو زیادہ بہتر ہے دوسرا یہ کہ آپ میں سے کوئی بھی دوبارہ یہ بات نہ کہے۔ ورنہ میں سچ میں برا منالوں گا۔ جب آپ کی بیٹی میری بیوی ہے تو اس سے جڑا ہر انسان، رشتہ اور ہر چیز میرے لیے قابل احترام ہیں۔

وارث جان کا جواب سن کر سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ یہ وہ وارث جان ہے جس کا نام لے کر گاؤں کی عورتیں اپنے بچوں کو ڈرایا کرتی تھیں۔ جس کے غصے، نخرے اور بدلحاظی کے قصے دور دور کے گاؤں کے ہر انسان کی زبان پر رہتے

تھے۔رقیہ نے سب کو خوشی خوشی بتایا جہانگیر جان کے کہنے پر وارث جان نے اس کے میڈیکل کالج میں کاغذ جمع کروا دیئے ہیں۔۔اب وہ سب دعا کریں کہ اس کا لسٹ میں نام آجائے۔

گھر میں ہر کوئی رقیہ کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھا۔پھر بچیوں نے بتایا کہ سارا دن نانی نے مختلف چیزیں کھانے کو بنا کر دیں اور ماموں ان کے ساتھ کھیلتا رہا۔شیداں کھانا گرم کرنے چلی گئی اور رقیہ کے بھائیوں نے لکڑی کی بڑی سی میز لا کر ان کے سامنے رکھی۔آج شیداں نے اپنے جہیز کے وہ برتن جو اس نے آج تک سنبھال کے رکھے تھے نکالے۔جو وہ کبھی بھی کسی کو استعمال نہیں کرنے دیتی تھی کوئی خاص مہمان آئے گا تو استعمال کرے گی اور بچے چڑتے تھے کہ ہمارے گھر کس خاص نے آنا ہے۔

کھانا بہت مزے دار تھا۔وارث جان نے بہت شوق سے سب کچھ کھایا اور رقیہ اسے دیکھتی رہی کہ جس کے میز پر ایک وقت میں بیس ڈشز لگی ہوتی ہیں وہ اتنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے پر کیسے اتنا خوش ہو سکتا ہے۔ کھانے کے بعد قہوہ پی کر رقیہ نے اجازت مانگی۔ حویلی پہنچتے انہیں رات کے دس بج گئے۔ یہ خبر سردار جہانگیر جان اور سرادنی تک بھی پہنچ چکی تھی کہ وارث جان رقیہ کے والدین کے گھر دیکھا گیا ہے۔

جیسے ہی دونوں حویلی میں داخل ہوئے ملازمہ نے وارث جان کو کہا اسے سردارنی نے بلوایا ہے۔

رقیہ بچے لے کر چلی گی کہ ان کا منہ ہاتھ دھلا کر کپڑے بدلوا کر سلادے اور وارث جان اپنی والدہ سے ملنے ان کے کمرے کی طرف چل دیا۔ پہلی بار کھٹکھٹانے پر ہی سردارنی کی آواز آئی آجاؤ وارث اندر۔۔ تمہارا ہی انتظار کر رہی ہوں۔

وارث جان اندر گیا تو سردارنی اس پر ناراض تھی تمہاری جرت کیسے ہوئی کمیوں کی جھونپڑی میں جانے اور دو تین گھنٹے ان کے ساتھ گزارنے کی۔ کیا تم بھول گئے کہ تم کوئی معمولی انسان نہیں ہو، تم سردار وہاب جان کے پوتے اور سردار جہانگیر

جان کے بیٹے ہو۔۔۔ سردار وارث جان۔ تم حویلی کے اصول توڑ رہے ہو اور اس سب کی میں تمہیں اجازت نہیں دوں گی۔

خود کو خود ہی سنبھال کر چلیں

جگہ جگہ گری ہے لوگوں کی سوچ

وارث جان سر جھکا کر سب سنتا رہا۔ جب سردارنی خاموش ہوئی تو اس نے سر اٹھا کر سردار جہانگیر جان کی طرف دیکھا جو کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھے یا مصروف ہونا دکھوا رہے تھے۔ اماں سائیں میں نے کوئی اصول نہیں توڑا۔ دونوں بڑے بھائی اپنی بیویوں کے ساتھ ان کے میکے جاتے ہیں۔ میں بھی رقیہ کے ساتھ اس کے میکے گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی وارث جان کو غصے سے گھورنے لگی بہتر ہو گا کہ تم خاموش رہو۔۔اپنی کمی کمین بیوی کا ان دونوں کی بیویوں سے مقابلہ مت کرو۔وہ دونوں ہمارے برابری کے حسب نسب کے خاندان سے ہیں۔یہ کمیوں کا خون تمہیں ور خلار ہی ہے حویلی کے اصولوں کے خلاف۔اس کا تو کچھ بندوبست کرنا پڑے گا اور تم ان دونوں منحوس لڑکیوں کو بھی ساتھ ساتھ لیے پھر رہے ہو۔

وارث جان بہت ادب اور تمیز سے اماں سائیں پہلی بات تو یہ کہ بابا سائیں نے رقیہ کا ایڈمیشن کروانے کا کہا تو بچیاں یہاں اکیلی کیسے رہتیں سارا دن اس لیے انہیں رقیہ کے والدین کے پاس چھوڑا۔دوسرا یہ کہ آپ نے خود میرا نکاح رقیہ سے کروایا ہے۔وہ آپ کی لائی ہوئی لڑکی ہے۔۔آپ نے میرے لیے کمیوں کی بیٹی کا انتخاب ہی کیوں کیا۔اس میں میری کیا غلطی ہے۔اب جو بھی میرا سسرال آپ نے میرے لیے چنا ہے مجھے وہیں جانا ہے نا اپنی بیوی کے ساتھ۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی بدستور بدتمیزی والے انداز میں نہایت غلط الفاظ میں چلا چلا کر بات کر رہی تھی ان دونوں منحوسوں کو ان کے اپنے اپنے ننکے چھوڑ کر آؤ۔۔وہ یہاں نہیں رہ سکتیں تھیں دوسرا یہ لڑکی کیا برا سا نام ہے ہاں رقیہ صرف بیٹے کی پیدائش تک یہاں ہے۔اس کو لانے کا مقصد صرف تمہاری نسل آگے چلانا ہے۔جیسے ہی بچہ ہوا اسے نکال باہر کروں گی۔

وارث جان ابھی تک اپنی ماں کی ہر بات کا تحمل سے جواب دے رہا تھا تو مزید تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اماں سائیں میری بچیاں منحوس نہیں اور جب رقیہ ان کی ماں ہے تو اس کے والدین ہی ان کے نانکے ہیں۔دوسری بات یہ کہ کسی بھی مقصد کے لیے لائی ہوں رقیہ کو بیاہ کر۔۔۔لائی تو آپ ہی ہیں نا اور بچہ پیدا ہونے تک تو وہ میری بیوی ہے نا۔تب تک تو مجھے اس کے ساتھ شوہر والا برتاؤ کرنا ہے ناں۔اماں سائیں رقیہ کا ایڈمیشن ہو گیا تو ڈاکٹرنی بننے میں اسے سات سال لگ جائیں گے اور پڑھائی کے دوران تو اولاد کا تصور بھی میں نہیں کروں گا۔تو سات سال بعد ہی ہو گا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو بھی ہو گا۔آپ سے گزارش ہے تب تک کے لیے مجھے اس کے ساتھ اپنی زندگی جینے دیں۔

سردارنی اس کا منہ دیکھتی رہ گئی اور وہ اپنی بات کہنے کے بعد "شب بخیر" کہہ کر باہر نکل گیا۔سردارنی غصے میں زخمی شیرنی کی طرح خونخوار انداز میں کمرے میں ٹہلنے لگی۔سردار جہانگیر جان کسی بات میں کچھ نہیں بولے۔وہ چاہتے تھے کہ وارث خود اپنی بیوی اور بچوں کا دفاع کرے۔۔جب وارث جان چلا گیا تو سردارنی کو سمجھاتے ہوئے "مہتاب بی بی" میری تم سے ایک درخواست ہے۔۔اب کی بار وارث کا گھر خراب مت کرنا۔اسے اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔اس میں کافی مثبت تبدیلی آئی ہے۔اگر اس لڑکی کے ساتھ نے اس کے اندر کے انسان کو زندہ کیا ہے تو اسے زندہ ہی رہنے دو۔

www.novelsclubb.com

اپنی بات مکمل کر کے سردار جہانگیر جان نے بھی جواب سنے بنا ہی "شب بخیر" کہہ کر اپنی کتاب بند کرنے کے بعد اپنی طرف کا لیمپ بھی بند کر دیا مجھے بہت نیند آ رہی ہے مہربانی کر کے بتی بجھا دو۔

قربتیں ہوتے ہوئے بھی فاصلوں میں قید ہیں

کتنی آزادی سے ہم اپنی حدوں میں قید ہیں

وارث جان کے کمرے میں آنے تک رقیہ بچوں کو سلا کر خود بھی فریش ہو کر کمرے میں وارث کا انتظار کر رہی تھی۔ وارث جان کمرے میں آیا تو بجھا بجھا سا تھا۔

رقیہ دراصل میں تم سے کچھ بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ پریشان ہو گی کہ شاید اس کے والدین کے پاس جانے پر کچھ بات ہوئی ہو۔اس سے پہلے کہ رقیہ کچھ بھی پوچھتی اگر تمہارا لسٹ میں نام آجاتا ہے تو ہم تمہاری تعلیم مکمل ہونے تک اپنی اولاد کے بارے میں نہیں سوچیں گے۔

رقیہ اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی کیا ہوا ہے وہ بتائیں، آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟؟آپ کو اور اس حویلی کو تو جلد از جلد بیٹا چاہیئے تھا نا۔

وارث جان اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔اسے بہت سے خوف نے ایک ساتھ گھیر لیا تھا۔اگر بیٹی ہوئی تو پھر تو اماں سائیں رقیہ کو طلاق دے کر نکالنے کا مطالبہ کریں گی۔اگر بیٹا ہوا تو بھی تو رقیہ اس گھر میں نہیں رہ سکے گی۔اماں سائیں بیٹا رکھ لیں گی اور رقیہ کو طلاق دینے کو کہیں گی۔وہ رقیہ کو کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے سر میں درد شروع ہو گیا۔کچھ دیر آنکھیں بند کر کے گہری سوچ میں گم لیٹا رہا پھر آنکھیں کھول کر رقیہ کیا تم اس وقت مجھے ایک کپ چائے اور دو پین کلر دے سکتی ہو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ وارث جان کو پریشان دیکھ کر کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہ چائے بنانے چلی گئ۔دو کپ چائے اور ساتھ میں پیناڈول کی گولیاں لے کر کچھ دیر بعد واپس آ گئ۔وارث جان آنکھیں بند کئے گہری سوچ میں گم تھا۔۔ اس کے چہرے سے اس کی تکلیف کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔رقیہ کے آواز دینے پر وارث جان نے آنکھیں کھولیں۔۔رقیہ نے اسے پین کلر دی تو وہ کھا کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔۔رقیہ کے کہنے پر کہ چائے ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔وارث جان آنکھیں بند کیے ہی سر میں بہت درد ہے اب چائے پینے کو دل نہیں۔

رقیہ اتنا تو جان گئ تھی کہ سر دانی نے کچھ تو ایسا کہا ہے کہ وارث جان پریشان ہو گیا ہے۔وہ اس کے پاس بیٹھی چائے پیتے پیتے اس کا سر دبانے لگی۔

www.novelsclubb.com

وارث جان اسے بتا بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کیوں پریشان ہے؟وہ رقیہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا کچھ دیر رقیہ سر دباتی رہی پھر وارث جان سو گیا تو رقیہ بھی لائیٹ آف کر کے لیٹ گئ۔اگلے دن صبح حسب معمول وارث جان زمینوں پر جانے

سے پہلے سردارنی سے ملنے آیا اماں سائیں میں آپ سے ایک درخواست کرنے آیا ہوں اس امید کے ساتھ کہ میری ماں میری درخواست قبول کرے گی۔ میرے حویلی سے جانے کے بعد آپ کبھی بھی رقیہ یا میری بچیوں کے ساتھ کچھ بھی برا نہیں کریں گی اور نہ کسی کو کرنے دیں گی۔

اس سے پہلے کہ سردارنی کچھ بولتی سردار جہانگیر جان بول پڑے تمہاری ناصر کے ساتھ ملاقات کیسی رہی؟؟

جی بابا سائیں اور ملاقات بہت اچھی رہی۔ جگہ اور ارد گرد کے حالات دیکھنے آج صبح دس بجے تک ناصر صاحب زمین پر پہنچ جائے گے۔

سردار جہانگیر جان پتر ڈیرے پر دوپہر کی روٹی کا پورا بندوبست بہت اچھا ہونا چاہیئے۔ بڑے سالوں بعد میرا یار میرے پنڈ آرہا ہے۔ کسی بھی چیز کی کمی نہ ہو۔ وارث جان "جی بابا سائیں۔" کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حویلی میں کوئی بھی رقیہ یا اس کی بچیوں سے سیدھے منہ بات نہ کرتا۔ سوائے کچھ ملازماؤں کے۔ جنہیں رقیہ بہت اچھی لگتی تھی۔ رقیہ سارا دن بچیوں کے ساتھ کھیلنے اور انھیں پڑھانے میں گزار دیتی۔ رقیہ نے وارث جان سے کہہ کر دو ملازمائیں صرف اور صرف اس کی بچیوں کے لئے رکھوائیں۔ جن کا کام بچیوں کے کام کرنا اور ان کے ساتھ کھیلنا تھا۔

دیکھ مت چھیڑ، چھلک جائے نہ پیمانہء صبر

ہم زمانے کے رویوں سے بھرے بیٹھے ہیں

آرکیٹکٹ ناصر نے جگہ کا جائزہ لیا اور ویڈیوز وغیرہ بنا کر لے گیا۔ اس نے ایک ماہ کا وقت مانگا نقشہ بنانے کے لیے۔ اسی سب میں رقیہ نے سوہا کو اسکول داخل کروا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حویلی کا کوئی بھی بچہ وارث جان کی بیٹیوں سے نہ تو بات کرتا اور نہ ہی کھیلتا۔ مگر ان بچیوں کو بھی شاید اس سے فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اب نہ صرف رقیہ بلکہ روز شام کو وارث جان بھی ان کے ساتھ ان کے کمرے میں بیٹھ کر بہت سی باتیں کرتا اور ان کے ساتھ کھیلتا بھی۔ بچیاں اپنے والدین پا کر بہت خوش تھیں اور وارث جان اولاد کے لمس کو پا کر خود کو مکمل محسوس کر رہا تھا۔

رقیہ کے پیپرز کالج میں جمع کرائے ایک ماہ گزر گیا۔ آج لسٹ لگنی تھیں۔ ساری رات رقیہ نے جاء نماز پر گزار دیا اللہ تعالی میرا داخلہ ہو جائے۔ میرا خواب پورا ہو جائے۔

صبح وارث جان نے کالج فون کیا یہ جاننے کے لئے کہ رقیہ کا نام لسٹ میں ہے کہ نہیں اور اسے حیرت اور خوشی ہوئی کہ پہلی ہی لسٹ کے پہلے پانچ ناموں میں رقیہ کا نام تھا۔ وارث جان نے اس بات کے سنتے ہی ملازم کو بلا کر حکم دیا کہ آس پاس کے

سارے گاؤں جو اس کی ملکیت میں آتے ہیں ان کے ہر گھر میں میٹھائی کے ڈبے بانٹیں جائیں۔

سردارنی اس سب سے بہت ناراض تھی۔ صرف سردارنی ہی نہیں وارث جان کے دونوں بھائی بھی اس سے ناراض تھے۔ البتہ سردار جہانگیر جان بہت خوش تھے۔

انہوں نے رقیہ کو بلایا کتنے سال میں تمہاری تعلیم مکمل ہو گی۔

رقیہ سر جھکائے جہانگیر جان کے سامنے کھڑی تھی بولی بابا سائیں کہتے تو پانچ ہیں مگر لگتے تقریباً سات سال ہیں۔

سردار جہانگیر جان ٹھیک ہے انشاءاللہ تعالی تب تک یہ ہسپتال بھی بن جائے گا تو میں چاہوں گا کہ تم اپنے ہسپتال میں خود کام کرو۔

اس کے بعد جیب سے نوٹوں کی گڈھی نکال کر رقیہ کی طرف بڑھادی یہ تمہارا انعام ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم میری اور میرے بیٹے کی عزت کا خیال رکھتے ہوئے اپنی پوری توجہ ڈاکٹرنی بننے پر دو گی۔

رقیہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی "جی بابا سائیں" وارث جان چاہتا تھا کہ رقیہ کالج کے ہاسٹل میں رہے اور وہیں رہ کر پڑھے کہ روز آنے جانے میں اسے تھکاوٹ بھی ہو گی اور پڑھائی کا حرج بھی ہو گا۔ مگر رقیہ کے خیال میں اس سب سے وارث جان اور بچے نظر انداز ہوں گے اور سب سے بڑھ کر سردارنی ناراض رہے گی۔

وارث جان نے حویلی کی بجائے ڈیرے پر سردار جہانگیر جان سے اس سب کے بارے میں بات کی تو سردار جہانگیر جان اسے حل بتانے لگے تم نے بالکل ٹھیک سوچا ہے اور جہاں تک بچیوں کی بات ہے تو انہیں رقیہ کے والدین کی طرف چھوڑ دو۔ جمعرات کو جب تم رقیہ کو لایا کرو گے تو بچیاں بھی رستے سے ساتھ لیتے آنا اور

پیر کو جب چھوڑنے جاؤ تو بچیاں وہیں چھوڑتے جانا۔اس طرح نہ تمہاری اماں کا غصہ بچیوں پر نکلے گا اور نہ تمہیں کوئی پریشانی ہو گی اور نہ ہی رقیہ کا کوئی حرج ہو گا۔

وارث جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ سردار جہانگیر جان کے پاؤں کے پاس زمین پر بیٹھنے لگا تو سردار جہانگیر جان اسے کندھے سے پکڑ کر اٹھا دیا نا میرے پتر تیری تہاں زمین تے نہیں میرے دل وچ ہے۔(نہیں میرے بیٹے تمہاری جگہ زمین پر نہیں میرے دل میں ہے)۔ بابا سائیں میں رقیہ کو طلاق نہیں دینا چاہتا۔ چاہے وہ بیٹی ہی پیدا کرے۔ بابا سائیں میری مدد کریں۔ میں اس کے بنا جی نہیں پاؤں گا۔

www.novelsclubb.com

تو نے اے وقت پلٹ کر بھی کبھی دیکھا ہے

کیسے ہیں؟ سب تیری رفتار کے مارے لوگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار جہانگیر جان مسکرانے لگے مرد کا بچہ بن۔۔اومار دھاڑ والا وارث کیتھے گیا۔ چل جھلیاں گلاں نہ کر۔جو ویلہ چنگا لنگدا اپیا ہے انہوتے چنگی طرح لنگھا۔

(وہ غصے والا وارث کہاں کھو گیا ہے۔پاگلوں والی باتیں مت کرو جو وقت اچھا گزر رہا ہے اسے تو اچھے سے گزارو)۔میں سمجھاؤں گا تیری ماں کو۔تو پریشان نہ ہو۔ میں بھی نہیں چاہتا کہ تم اپنی اتنی اچھی بیوی کو طلاق دو۔۔میری دعا سدا تمہارے ساتھ ہے۔۔اللہ تعالی تم دونوں کا سدا ساتھ بنائے رکھے۔آمین

پھر اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے اسے گلے سے لگا لیا۔سردار جہانگیر جان نے رات کھانے کے بعد رقیہ کو بلوایا۔۔ملازمہ آئی رقیہ بی بی آپ کو سردار سائیں بلا رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وارث سائیں کہاں ہیں؟رقیہ نے ملازمہ سے پوچھا

تو ملازمہ سے پتا چلا کہ وہ بھی سردار سائیں کے پاس ہی ہے۔

رقیہ دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی اٹھی اور ملازمہ کے پیچھے چلی آئی۔ڈرائنگ روم کے دروازے پر ملازمہ رک گئی۔آوازوں سے رقیہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ سردارنی بھی اندر ہی موجود ہے اور بہت غصے میں ہے۔رقیہ سلام کرتی اندر آگئی تو سردار جہانگیر جان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔سردار جہانگیر جان وارث جان کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے کہ ملازمہ چائے اور کچھ دوسرے لوازمات لے کر آگئی۔

سردارنی رقیہ کو کنکھیوں سے مسلسل گھور رہی تھی۔

سردار جہانگیر جان میں نے کچھ ضروری فیصلہ لیا ہے تم لوگوں کے متعلق اور تم دونوں کو سردارنی کے سامنے ہی اس فیصلے سے آگاہ کرنے کے لئے یہاں بلایا ہے۔

پھر رقیہ کی طرف دیکھ کر بچے تمہارا نام کالج کی لسٹ میں آگیا ہے تو اب آگے کا لائحہ عمل طے کرنا ہے۔ڈاکٹرنی بننے کا کورس بہت مشکل ہوتا ہے اور روز یہاں سے شہر جانے آنے میں آدھا دن نکل جائے گا۔اس طرح تھکاوٹ بھی ہو گی اور پڑھائی کا حرج بھی۔میں نے فیصلہ کیا ہے وارث جان تمہارا ہاسٹل میں ایڈمیشن کروادے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔تم وہیں رہ کر اپنا کورس پورا کرو۔پیر کی صبح وارث تمہیں چھوڑ آیا کرے گا اور جمعرات کی شام کو لے آیا کرے گا۔

سر ادرنی بات ٹوکتے ہوئے یہ کیسا فیصلہ کیا ہے آپ نے۔وارث کا خیال کون رکھے گا اور اس کی بچیاں جنہیں حویلی کے ماتھے پر لا کر سجا دیا ہے؟

سردار جہانگیر جان تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سردارنی کبھی تو زبان سے میٹھے بول بول لیا کرو۔ہر وقت زہر اگلنا ضروری نہیں ہوتا۔۔۔۔

وارث۔۔تم پیر کی صبح بچیاں ان کے ننیہال چھوڑ آیا کرنا اور جمعرات کو واپس لے آیا کرنا۔سوہاوہیں سے اسکول چلی جائی گی اور ماہا کو اس کی نانی یا ماموں سنبھال لیں گے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر سردار جہانگیر جان نے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔۔۔ جہانگیر جان اپنی بات جاری رکھتے ہوئے وارث تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں رقیہ کے ہاسٹل رکنے پر۔اگر ہے تو ابھی کہو۔

وارث جان تو دل سے اپنے والد کا مشکور تھا نہیں بابا سائیں آپ نے جو بھی فیصلہ کیا ہے سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا۔

اداس مت رہا کر ہم سے برداشت نہیں ہوتا

ہم تو اپنے غم بھولا دیتے ہیں تمہیں خوش دیکھ کر

www.novelsclubb.com

وارث تم کل جا کر باقی سارے دفتری معاملات پورے کر کے آنا اور کتابوں کی لسٹ لے کر کتابیں اور باقی سب ضرورت کا سامان بھی خرید لینا اور ہاں ہر ہاسٹل ہوتے ہیں۔ان کا کرایہ زیادہ ہوتا ہے۔۔وارڈن سے VIP میں ایک دو کمرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہہ کر ان میں سے بھی بہترین کمرا لینا مگر ہاسٹل کا کوئی سامان مت لینا۔ بازار سے بیڈ، بستر ے، پڑھنے کی میز، کرسی، الماری، فریج، استری اور باقی جو بھی ضرورت کا سامان ہوتا ہے اس کی لسٹ بناؤ دونوں میاں بیوی۔ سب خرید کر اس کمرے میں پہنچاؤ۔ یہ مت بھولنا کہ سردار جہانگیر جان کی بہو وہاں رہنے جا رہی ہے۔

رقیہ تو بس سنتی اور دیکھتی ہی رہ گئی مگر سردارنی شکار کو ہاتھ سے نکلتا دیکھ کر خون کے آنسوں رونے لگی۔ سردار جہانگیر جان جب سب ہدایات کر چکے تو ان دونوں کو جا کر آرام کرنے کا کہا اور خود بھی سونے کے لئے اپنے کمرے کی طرف چل دیئے۔ انہوں نے سردارنی کو بھی کہا بہت دیر ہو گئی ہے، اٹھو ورنہ صبح تمہاری فجر کے وقت آنکھ نہیں کھلے گی۔

www.novelsclubb.com

مگر سردارنی نے سردار کی بات سنی ان سنی کر دی اور وہیں بیٹھی خود کو کوستی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اگلے دن شہر گیا اور کالج اور ہاسٹل کی ساری ضروری کاروائی کر کے اور سارے بندوبست کر کے واپس آیا۔ واپسی پر وہ اپنی بچیوں کے لیے بہت سے تحائف اور رقیہ کے لئے بہت سے کپڑے اور جوتے لایا۔ بچے سب سامان پا کر بہت خوش تھے اور رقیہ سب سے دور جانے پر اداس بھی تھی اور خواب پورا ہونے پر خوش بھی۔ وارث جان نے اسے سمجھایا کہ یہ بہت ضروری ہے اور ساتھ میں بھی بتایا کہ شہر میں اس نے ایک بہت بڑی اور خوبصورت حویلی لے رکھی ہے۔ تو وہ اداس نہ ہو۔۔ ہفتے میں ایک آدھ چکر ضرور شہر کا لگائے گا اور دونوں سب سے دور کچھ پل ساتھ رہ لیا کریں گے۔ وارث جان کی اس بات پر رقیہ بہت خوش ہوئی۔

آخر کار وہ دن آ گیا جب رقیہ کو ہاسٹل جانا تھا۔ رقیہ نے رات ہی بچیوں کی ہفتے بھر کی پیکنگ کر دی۔ ان کے کپڑے، کھلونے، اسکول بیگ، چاکلیٹ اور باقی ضرورت کی اشیاء بھی پیک کر دیں۔ وارث جان کے بھی ہفتہ بھر کے کپڑے استری کروا کر الماری میں رکھوا دے۔ اس کی ہر سوٹ کے چادر بھی ساتھ لگائی۔ سارے جوتے

صاف کروا کر ترتیب سے لگوا دیئے۔اپنی پیکنگ تو اس نے پہلے ہی کر لی تھی۔ صبح فجر کی نماز کے بعد بہت دیر وہ خدا کا شکر ادا کرتی رہی، وارث اور بچیوں کی سلامتی کی دعا اور خاص کر اپنا گھر جڑے رہنے اور وارث کے دل میں ہمیشہ محبت قائم رہنے کی دعائیں کرتی رہی۔

یہاں کسی کو بھی کچھ حسب آرزو نہ ملا

کسی کو ہم نہ ملے اور ہم کو تو نہ ملا

آج میڈیکل کالج میں رقیہ کا پہلا دن تھا۔ چھوٹے سے گاؤں کے چھوٹے سے لڑکیوں کے اسکول میں پڑھی رقیہ بہت بڑے شہر کے بہت بڑے کالج میں آ گئی تھی۔ یہاں کا ماحول گاؤں کے اسکول کالج سے بہت مختلف تھا۔دل کے اندر ایک ڈر تھا مگر پر عزم بھی تھی کہ اسے ایک کامیاب ڈاکٹر بننا ہے۔ گرمیوں کے دن

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے اور ملتان گرمی کی شدت کی وجہ سے مشہور تھا۔رقیہ نے موسم کی مناسبت سے کپڑے پہنے تھے۔سفید کاٹن کی شلوار دوپٹہ اور بہت لائیٹ لیمن رنگ کا بالکل سادہ سا کرتا۔لمبے کمر تک آتے بھورے بالوں کی ڈھیلی ڈھیلی چٹیا، چھوٹی چھوٹی چاندی کی بالیاں اور نیا باریک اور نفیس بریسلٹ کے علاوہ بائیں ہاتھ کی انگلی میں بالکل باریک سی ہیرے کی وائٹ گولڈ کی انگوٹھی اور گھڑی۔رقیہ کہیں سے بھی ایک گاؤں کی لڑکی نہیں لگ رہی تھی۔وہ کسی بڑے اور ماڈرن شہر کی ماڈرن لڑکی سے کم نہیں لگ تھی۔

وارث جان کے لیے رقیہ سے دور رہنا مشکل تھا مگر وہ رقیہ کے ساتھ کو دائمی بنانے کی خاطر یہ سب کر رہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ رقیہ اس کی والدہ سے دور رہے۔کالج کے مین گیٹ پر اتارتے ہوئے رقیہ تمہیں اپنی زندگی کا نیا سفر مبارک ہو۔اللہ تعالی تمہیں کامیاب کرے۔

www.novelsclubb.com

رقیہ نے شکریہ کے انداز میں سر خم کر دیا یہ بھی بابا سائیں اور آپ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ میری کامیابی کی وجہ بابا سائیں کا مجھ پر اعتبار اور آپ کی بے پناہ محبت اور اعتماد ہے۔

وارث جان مسکراتے ہوئے مجھے شہر میں کچھ کام ہے تو کالج سے واپسی پر میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دوں گا۔ آج تمہارا پہلا دن ہے تو کسی قسم کی مشکل نہ ہو۔

ٹھیک ہے، یہی بہتر رہے گا کچھ مزید پل آپ کے گزر جائیں گے۔ آپ اپنا خیال رکھنا اور کھانا وقت پر کھانا۔ مجھے یاد کر کے اداس اور پریشان مت ہونا۔

وارث جان رقیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آج کا لنچ تو ساتھ کریں گے اور میں پریشان نہیں ہوں گا۔ بلکہ میں کوشش کروں گا کہ تم جن سالوں میں ڈاکٹر نی بنو، میں ان سالوں میں ہسپتال کی تعمیر مکمل کروا سکوں۔ مجھے ابھی ایک اور کام بھی کرنا ہے۔ دعا کرنا کہ کامیاب ہو سکوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ جو وارث کی ہی طرف دیکھ رہی تھی آپ کی جو بھی خواہش ہے ضرور پوری ہو گی۔انشاءاللہ

پھر سوالیہ انداز میں کیا مجھے نہیں بتائیں گے ؟

وارث جان نے نہایت سفاکی سے کہا نہیں جب تک کامیاب نہیں ہوں گا نہیں بتاؤں گا، سمجھو سرپرائز ہے ایک تمہارے لیے۔

رقیہ مسکرادی۔"اللہ حافظ "کہہ کر گاڑی سے اتری اور کالج کے گیٹ کی طرف چل دی۔آج سے ایک نئے سفر کا آغاز ہو رہا تھا۔سب سے پہلے اسے رول نمبر کے حساب سے اپنی کلاس ڈھونڈنا تھی۔بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں کے رش میں سے لسٹ پر سے اپنی کلاس کا نمبر دیکھنا مشکل کام تھا مگر ہو ہی گیا۔کلاس شروع ہونے میں ابھی آدھ گھنٹہ باقی تھا۔ گرمی بہت زیادہ تھی اور تیز دھوپ سے بچنے کی خاطر

لان میں مختلف درختوں کی چھاپوں میں لگے ایک بینچ پر بیٹھ کر آتے جاتے لوگوں کا جائزہ لینے لگی۔

کچھ دیر بعد ایک لمبا اونچا اور بہت ہی سمارٹ لڑکا اس کے سامنے کھڑا تھا۔رقیہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے "تم نیو ایڈمیشن ہو؟

رقیہ نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگی میڈیم جی جواب تو دیتی جاؤ۔

رقیہ وہاں سے اٹھی اور اپنی کلاس کی طرف چل دی۔کلاس ڈھونڈنے میں بھی وقت لگا۔اسے لگا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔اس نے مڑ کر دیکھا تو وہی لڑکا تھا۔اس کے پاس آکر رک گیا اور نہایت دھیمے لہجے میں میرا نام حسن خان ہے اور تمہارا۔

رقیہ کو اس پر بہت غصہ آرہا تھا مگر اس غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے آپ کو کوئی مسئلہ ہے، سمجھ نہیں آرہا کہ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔

اب تو ہمارا پانچ چھ سال کا ساتھ ہے تو بہتر ہے نا جتنی جلدی جان پہچان اور دوستی ہو جائے۔

رقیہ نہایت سفاکی سے آپ سے کس نے کہا کہ مجھے آپ سے جان پہچان یا دوستی کرنی ہے؟

تجھ کو کھو کر بھی رہوں خلوت جاں میں تیری

www.novelsclubb.com

جیت پائی ہے محبت نے عجب مات کے ساتھ

رقیہ کلاس میں پہنچی تو کلاس کے باہر بہت سے لڑکے لڑکیاں پہلے سے موجود تھے۔ رقیہ وہاں موجود لڑکیوں کے ایک گروپ میں کھڑی ہو گئی۔ سب لڑکیاں ایک

دوسرے سے اپنا اپنا تعارف کروا رہی تھیں۔رقیہ نے اپنے بارے میں بتایا کہ اس کا تعلق سندھو گاؤں سے ہے اور اس نے ایف-ایس- سی بھی وہیں کے ایک کالج سے کی ہے۔اکثر لڑکیاں بڑے شہروں اور قصبوں سے آئی ہوئی تھیں۔کچھ نے رقیہ کے نام کا مذاق بنانے کی کوشش کی اور کچھ نے اس بات کی کہ وہ ایک چھوٹے سے گاؤں کی ہے تو یہاں ایڈجسٹ نہیں ہو سکے گی۔رقیہ نے کسی کو بھی جواب دینے کی بجائے خاموش رہنا مناسب سمجھا۔

کچھ دیر میں پروفیسر آگیا اور سب اس کے پیچھے کلاس میں چلے گئے۔ایک سائیڈ پر سارے لڑکے بیٹھے اور دوسری طرف لڑکیاں۔یہ کلاس فارماکولوجی کی تھی۔پہلے دن تو صرف پروفیسر اور اسٹوڈنٹ کا ایک دوسرے سے تعارف ہوا۔رقیہ بہت زیادہ نمبروں سے پاس ہوئی تھی تو سب کو ہی حیرت تھی کہ چھوٹے سے گاؤں سے آنے والی لڑکی کے اتنے بہت سے نمبر کیسے آگئے۔اکثر لڑکیاں اس کے نام پر ہنس پڑیں۔دن میں صرف تین ہی کلاسز ہوئیں اور رقیہ نے کسی سے بھی غیر ضروری

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔کالج ٹائم ختم ہونے پر وہ مین گیٹ کی طرف جا رہی تھی تو حسن پھر آیا اور رقیہ کا راستہ روک دیا آپ کو یاد ہے ایڈمیشن والے دن آپ مجھ سے ٹکرائیں تھیں۔میں نے تب ہی سوچا تھا آپ سے دوستی کروں گا۔

رقیہ نے سر سے پاوں تک حسن کا جائزہ لیا اور پھر بولی ایسی فالتو باتیں آپ جیسے فارغ لوگوں کے پاس ہی ہوتی ہیں یاد رکھنے کے لیے۔۔۔مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ میں کسی سے ٹکرائی تھی کیونکہ میرے پاس نہ تو فالتو وقت ہے اور نہ ان ہی مجھے ان سب باتوں میں کوئی دلچسپی ہے۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی اور حسن خان وہیں کھڑا رہ گیا۔باہر آئی تو وارث جان اسے اپنا منتظر ملا۔وہ پہلے اسے کھانا کھلانے لے گیا۔۔پھر آئس کریم اور کچھ دیر گپ شپ کے بعد اسے ہاسٹل لے آیا۔رقیہ نے وارث کو کالج کی دن بھر کی داستان سنائی اور حسن کے بارے میں بھی بتایا۔وارث کے خیال میں ساتھ پڑھنے یا کام کرنے والے دوست ہو سکتے ہیں تو اس سے یا کسی بھی اور سے دوستی میں کوئی حرج نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔رقیہ کا بالکل بھی دل نہ تھا کہ وارث کو چھوڑ کر ہاسٹل جائے مگر وارث کی یہی خواہش تھی۔

وارث جان نے دن میں رقیہ کے لیے موبائل اور سم خریدی کہ اس سے رابطہ رہ سکے۔وارث جان نے فون میں اپنا، جہانگیر جان اور رقیہ کے والد دین محمد کا نمبر بھی سیو کر دیا کہ اگر رقیہ اداس ہو تو وہ خود کال کر لے۔رقیہ کو اپنے بینک کا اے-ٹی-ایم کارڈ دیتے ہوئے اس کا پاس ورڈ بتانے لگا تو رقیہ نے منع کر دیا کہ مجھے پیسے نہیں چاہیے ہوں گے۔مگر وارث جان کے خیال میں بیگانے شہر میں رہتے ہوئے کسی چیز کی ضرورت پڑی تو۔۔۔جب رقیہ نہ مانی تو وارث جان اصرار کرتے ہوئے یہ میرا حکم ہے کہ تم یہ کارڈ اپنے پاس رکھو۔۔فی الحال میرا کارڈ رکھ لو۔۔پھر جس دن موقع اور فرصت ملی تو کالج کے پاس کسی بینک میں تمہارا اکاؤنٹ کھلوا لیں گے۔

www.novelsclubb.com

نئے دیوانوں کو دیکھیں گے تو خوشی ہوتی ہے

ہم بھی ایسے ہی تھے جب آئے تھے ویرانے میں

ہاسٹل کی وارڈن نے رقیہ کے تعارف پر اسے اس کے کمرے کی چابی دے دی۔ یہ بھی اب زندگی کا ایک نیا تجربہ تھا۔ رقیہ نے دروازہ کھولا تو اسے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ کمرے میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ فریج کھانے پینے کی چیزوں سے بھرا ہوا تھا۔ رقیہ نے وارث جان کو کال کر کے کہا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ضرورت کی ہر چیز کا بندوبست کر دیا ہے۔۔ حویلی پہنچ کر اسے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع ضرور دینا۔

آج واپسی کا سفر وارث جان کو بھی بہت لمبا لگ رہا تھا۔ اسے اپنا ہی گاؤں اور حویلی بیگانی محسوس ہو رہی تھی۔ حویلی پہنچا تو باہر لان میں چہل قدمی کرتے سردار جہانگیر جان نے سوال کیا چھوڑ آئے رقیہ کو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان بہت بوجھل انداز میں "جی بابا سائیں"

کیا ہوا تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی؟

وارث جان پھیکی مسکراہٹ چہرے پر لے آیا کچھ نہیں بابا سائیں شاید تھکاوٹ ہو گئی ہے۔آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔

دراصل بات تھکاوٹ کی نہیں۔تمہیں اب رقیہ اور بچیوں کے نہ ہونے سے اکیلا پن محسوس ہو رہا ہے مگر میرے بچے یہ سخت فیصلہ بھی میں ن تمہارا گھر ہستی بچانے کے لیے کیا ہے سردار جہانگیر جان نے وارث کے کندھے تھپتھپاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔جی بابا سائیں جانتا ہوں میں اور مشکور ہوں کہ آپ کے اس فیصلے سے رقیہ میری زندگی میں رہے گی۔سردار جہانگیر مسکراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے کیونکہ انھیں محسوس ہوا کہ اس وقت وارث کو تنہا چھوڑنا مناسب ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ نے اپنی زندگی کالج سے ہاسٹل اور ہاسٹل سے کالج تک محدود رکھی۔ وہ اپنا زیادہ وقت پڑھنے میں گزارتی۔ صبح نماز کے پڑھ کر ہاسٹل کے لان میں چہل قدمی کرتی جب تک وارث جان کی کال نہ آجائے۔ اس سے بات کرنے کے بعد تیار ہوتی۔ وارث کا معمول تھا کہ نماز کے بعد لازمی رقیہ سے ویڈیو کال پر بات کرتا۔ وارث جان نے اسے کہہ رکھا تھا کہ وہ جب بھی کالج کے لیے تیار ہو تو سب سے پہلے اپنی سیلفی لے کر وارث کو بھیجے تاکہ وہ روز اپنی بیوی کو تیار دیکھ سکے۔

اب یہ معمول بن گیا تھا۔ رقیہ وارث جان سے پانچ سات منٹ بات کرتی اور پھر ناشتہ کرنے میس میں چلی جاتی۔ ناشتہ کر کے تیار ہوتے ہی سب سے پہلے تصویر لے کر وارث کو بھیجتی اور پھر کالج کے لیے نکلتی۔

www.novelsclubb.com

ہر مہینے میں دو بار گاؤں اور دو بار وہ اسے اپنے ملتان والے گھر لے جاتا۔ اس طرح ایک ہفتے میں دونوں تین دن ساتھ گزارتے۔ رقیہ وارث جان سے ہر بات کرتی اور وارث جان اس سے حویلی اور گاؤں میں ہوئی ہر بات۔ اسی طرح وقت گزرتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا۔ ہسپتال کا نہ صرف نقشہ بن کر پاس ہو گیا بلکہ ہسپتال کا کام بھی شروع ہو گیا۔ کالج میں رقیہ کے بارے میں لوگ الگ الگ طرح کی قیاس آرائیاں کرنے میں مصروف رہے مگر رقیہ کو ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کسی کے خیال میں وہ اندر سے ڈری ہوئی تھی اس لیے کسی سے گھلتی ملتی نہیں تھی اور کسی کے خیال میں وہ غریب گھر کی تھی اس لیے احساس کمتری کا شکار تھی۔ کسی کو حیرت تھی کہ اگر وہ غریب گھر کی ہے تو اتنا مہنگا موبائل اور مہنگے کپڑے کیسے ہیں اس کے پاس اور کسی کو تجسس تھا کہ گاڑی میں جو بندہ آتا ہے وہ اس کا باپ ہے یا بڑا بھائی۔ کسی کی سوچ تھی کہ رقیہ نے شہر کے کسی امیر کو پھنسا رکھا ہے اور وہی اس پر خرچہ کرتا ہے۔ کسی کے نزدیک وہ کسی غریب کسان کی بیٹی تھی اور کوئی سوچتا تھا کہ کسی چودھری کی چھوڑی ہوئی بیوی کی اولاد ہے۔ جتنے منہ اتنی باتیں پھیلی ہوئیں تھیں مگر رقیہ کو ان سب باتوں سے ذرا بھی فرق نہیں پڑتا تھا اور وہ اپنے بارے میں کسی کو بھی کچھ بتانا ضروری نہیں سمجھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

الغرض ہر کوئی رقیہ کے بارے میں کچھ نہ کچھ کہتا یا سوچتا اور اس سب کی وجہ اس کا سارا دن سب سے الگ رہ کر صرف اور صرف پڑھنا تھا۔ رقیہ کسی کو بھی کچھ بھی بتانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔ کلاس کے کافی لڑکے اس کی شخصیت سے متاثر تھے۔ کچھ فلرٹ کی ناکام کوشش کر چکے اور کچھ بس سراہنے کی حد تک ہی محدود رہے۔ حسن خان کو تو اس سے عشق سا ہو گیا تھا۔ وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا کہ رقیہ کو بس دیکھ سکے۔ حسن خان اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کی تین بہنیں تھیں۔ وہ اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ پٹھان فیملی سے تھا اور کافی زیادہ خوبصورت تھا۔ نیلی آنکھیں، سنہری بال اونچا لمبا قد۔ ایسی شخصیت کا حامل تھا کہ کوئی بھی لڑکی پہلی نظر میں اسے دیکھ کر اس پر فدا ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

پڑھائی میں بھی لائق تھا۔ رقیہ اور حسن میں پہلی اور دوسری پوزیشن کا مقابلہ ہی رہتا ہمیشہ۔ رقیہ اس بات سے بے خبر تھی کہ ہر بار اا۔ تحانات شروع ہوتے ہی رقیہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور حسن کے رزلٹ پر مختلف طلباء شرائط لگاتے تھے کہ بسن اول پوزیشن لے گا یا رقیہ اور اس طرح دو ٹیم بن جایا کرتی تھیں۔

کالج کی کافی لڑکیوں کی گفتگو کا ٹاپک حسن خان ہوتا مگر حسن خان جس پر فدا ہوا وہ رقیہ کی سادگی اور خاموشی تھی۔ سال اسی سب میں گزر گیا۔ سب کالج میں رقیہ کو ایک مسٹری سمجھنے لگے۔ جو کسی سے بھی بات نہ کرتی۔۔ فارغ وقت میں یا تو لان میں کتابوں میں گم پائی جاتی یا پھر لائبریری میں نوٹس بناتی ملتی۔ حسن اکثر لائبیری میں اسی ٹیبل پر بیٹھتا جس پر رقیہ بیٹھی ہوتی اور کچھ کچھ دیر بعد اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کرتا۔ اگر بات اہم اور کلاس کے متعلق ہوتی تو جواب ملتا اسے ورنہ رقیہ کی طرف سے مسلسل خاموشی کا سامنا رہتا۔ رقیہ کی چند خاص دوست بن گئیں تھیں، جنھیں اس سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کون ہے بلکہ اس کی شخصیت، اچھے نمبروں اور اچھی ریپوٹیشن کی وجہ سے اس سے دوستی کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ادھر حویلی میں سب ہی وارث جان سے ناراض تھے کہ وہ ایک کمی کمین کی خوشیوں کو پورا کرنے میں یہ بھول ہی گیا کہ اس غریب لڑکی کو لانے کا مقصد صرف اور صرف بیٹا پیدا کرنا تھا۔

سردارنی ہر روز اسے سمجھاتی بیٹا وہ لڑکی پڑھ لکھ گئی تو ہاتھ سے نکل جائے گی۔ تو عمر میں اس سے بہت بڑا ہے۔ شہر کی ہوا لگ گئی تو وہ تجھے کمتر جانے گی۔ اس کی رسی کو لگام دے۔ اسے واپس لا کر یہاں کھونٹی سے باندھ۔ بچہ پیدا ہو تو چھوڑ دے پھر لگی پھرے اور بنتی رہے ڈاکٹرنی یا نوکرانی ہماری بلا سے۔

رقیہ سے بدگمان کرنے کے لئے اکثر سردارنی سے یہ بھی سننے کو ملتا کہ مجھے نہیں لگتا کہ بیٹا پیدا کر سکے گی۔ تو بے شک ویسے ہی چھوڑ دے۔ میں تیرے لیے ہم پلہ خاندان سے لڑکی لاؤں گی۔ اچھی نسل کی لڑکی۔ یہ تو بدذات ہے، کمیوں کے خاندان کی ہے۔ خون کا اثر ہماری نسل میں آئے گا۔ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی جو پہلے یہ نہ سوچا۔ مگر اب یہ سب باتیں وارث کی سوچ نہیں بدل سکتیں تھیں۔ اسے سمجھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آ گئی تھی کہ اولاد اللہ کے اختیار میں ہے اور اسے اپنی بیٹیوں سے بے پناہ محبت ہو چکی تھی۔

وارث جان روزماں کا لیکچر سنتا اور کچھ بھی اور کہنے کی بجائے بس "جی اماں سائیں ۔۔۔جی جی ضرور۔۔جی اماں سائیں" کہہ کر اٹھ جاتا۔

وقت کب کسی کے لیے رکتا ہے۔اسی سب میں تین سال گزر گئے۔رقیہ کا پہلے سال میں اتنا اچھا رزلٹ آیا کہ کالج نے جن پانچ اسٹوڈنٹس کو وظیفہ دینے کے لئے چنا ان میں رقیہ کا نام تھا۔اتفاق سے اس میں حسن کا نام بھی تھا۔وہ بھی ذہین اور لائق تھا۔وارث جان نے رقیہ کو منع کر دیا کہ تم درخواست دے دو کہ یہ وظیفہ کسی ضرورت مند اسٹوڈنٹ کو دے دیں۔رقیہ کی اس درخواست بہت سے لوگ حیران اور بہت سے پریشان تھے کہ وظیفے کی وجہ سے اچھی خاصی فیس معاف کرا سکتی تھی۔حسن خان نے ان تین سالوں میں بس اتنا ہی کیا کہ وہ رقیہ کی نظر میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھے لوگوں کی گنتی میں شمار ہونے لگا۔اب کبھی کبھار نوٹس پر بات یا کسی اور پڑھائی سے ریلٹڈ ٹاپک پر بات ہو جاتی۔

ایک ایسا مضمون تھا تیسرے سال میں پیتھالوجی جس میں حسن کو اکثر مشکل آتی اور رقیہ کو بہت پسند تھا یہ مضمون۔۔۔۔تو حسن خان فری ٹائم میں لائبریری میں کوئی نہ کوئی ٹاپک سمجھنے کے بہانے رقیہ کے پاس پایا جاتا۔زنیرا اور امبر کو بھی مشکل لگتا تھا مگر حسن کی کوشش ہوتی کہ جب وہ رقیہ کے پاس ہو تو دوسرا کوئی نہ ہو۔حسن کے لیے لمحات قیمتی ترین ہوتے جب وہ رقیہ کے ساتھ ہوتا،وہ بظاہر تو پڑھنے بیٹھا ہوتا مگر اصل میں وہ صرف کے ساتھ کی خوشی کو محسوس کرتا اور پڑھنے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر کی بھی مگر رسمی باتیں بھی ہو جاتیں۔اب آہستہ آہستہ دونوں میں سلام دعا سے بڑھ کر دوستی ہو گئی۔۔۔اب حسن خان اپنے گھر والوں کی باتیں بھی کرتا رقیہ سے،مگر وہ صرف سنتی کبھی بھی خود کے متعلق کچھ نہ بتاتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کنویں میں رقیہ اگر اپنی دوستوں کے ساتھ کی بجائے اکیلی مل جاتی تو حسن اسی کے ساتھ بیٹھ جاتا۔ بات چیت کی شروعات تو پڑھائی سے کرتا مگر پھر باتیں کہیں سے کہیں چلی جاتیں۔ حسن بہت کوشش کرتا کہ رقیہ اپنے بارے میں بھی کچھ بتائے۔ وہ حسن کی باتیں دلچسپی سے سنتی جیسے ایک اچھے دوست کو سننی چاہیں مگر اپنے متعلق کچھ بھی نہ بتاتی۔ حسن اس پر بھی خوش تھا کہ وہ اسے ڈانٹنے یا اگنور کرنے کی بجائے اس کے ساتھ وقت گزارتی چاہیے اس وقت کی میرا مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ اسے توجہ سے سنتی اور اس کی باتوں پر ہنستی مسکراتی تھی۔ چوتھے سال میں تھے تو ایک دن حسن نے اپنے والدین کو کالج بلوایا کہ میری پسند دیکھ لیں مگر ابھی اس سے کوئی بات مت کرنا جب تک میں خود بات نہ کرلوں۔

www.novelsclubb.com

خدا جانے ہمیں کون سی اذیت ہے

سبھی کو "خوش رہو" کہہ کر اداس رہتے ہیں

کالج سے باہر پکنک ہو یا کوئی اور تعلیمی ٹور رقیہ کبھی نہیں گئی تھی۔ وہ ان دنوں میں وارث کو کال کر کے بلا لیتی اور دونوں وقت ساتھ گزارتے۔ کبھی وارث بچیاں بھی ساتھ لے آتا اور اس طرح وہ سب گھومتے پھرتے رہتے۔ رقیہ کی پڑھائی کی طرح ہسپتال کا کام بھی بہت اچھا چل رہا تھا۔ آج نہ تو جمعرات تھی اور نہ ہی کوئی اور چھٹی مگر وارث جان نے کال پر رقیہ کو بتایا کہ وہ شہر آ رہا ہے۔ رقیہ کالج سے نکلی تو گیٹ پر کھڑی گاڑی کو دیکھ کر اس میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔ حسن نے بھی کئی بار رقیہ کو بڑی سی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر کسی کے ساتھ بیٹھتے دیکھا تھا اور آج بھی اتفاق سے وہ وہیں موجود تھا۔ جب اس کی موجودگی سے بے خبر رقیہ گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔ بہت سے سوال حسن کے دماغ میں بھی آئے مگر اس نے ان سوالوں کو ایک ہی جواب سے جھٹلا دیا کہ رقیہ کا بہت پرسنل معاملہ ہے۔ وہ باتیں وہ چھپانا چاہتی ہے ممکن ہے ان کے بارے میں سوال کرنے سے اس کی دل آزاری ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کے اس طرح اچانک بن بتائے آنے پر رقیہ حیران سے زیادہ پریشان تھی سب خیریت ہے نا۔ ہسپتال کے کام کے سلسلے میں آئے ہیں کیا آپ۔ بچیاں کیسی ہیں؟ حویلی میں سب ٹھیک ہیں ناں؟

وارث جان نے گاڑی ہاسٹل کی بجائے اپنے شہر والے گھر کی طرف موڑ دی اتنے سوال ایک ساتھ۔ کیوں بھئی میرا دل اداس ہو تو کیا میں اپنی بیوی سے چھٹی کے علاوہ ملنے نہیں آسکتا کیا۔ رقیہ مسکرا دی ایسا تو نہیں کہا میں نے۔ دراصل کچھ اہم باتیں کرنے تھیں اور کچھ دکھانا بھی تھا یہ کام جمعہ والے دن بھی ہو سکتا تھا مگر میں اتنا لمبا انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ رقیہ وارث کی طرف دیکھنے لگی مطلب کچھ بہت خاص بات ہے۔

www.novelsclubb.com

گھر پہنچے تو رقیہ کپڑے بدلنے اور فریش ہونے کمرے میں چلی گئی۔ ملازم کھانا لگانے میں مصروف ہو گئے۔ وارث جان کچھ فائل پکڑے کمرے میں آیا۔ رقیہ تب تک فریش ہو چکی تھی۔۔۔ رقیہ ادھر آؤ۔۔ میرے پاس آکر بیٹھو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صوفے پر اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وارث جان نے رقیہ سے کہا۔

رقیہ پاس بیٹھ تو گئی مگر وارث سے انداز نے اسے پریشان کر دیا تھا جی بولیں جی کیا ہوا ہے اور یہ کیا ہے؟

وارث نے کچھ فائلز اس کے آگے رکھ دیں دیکھو تو سہی

رقیہ فائلز کی طرف دیکھتے ہوئے یہ کیسی فائلز ہیں؟ ہاسپٹل کی؟؟

وارث جان نے رقتہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا میں نے بھٹہ گاؤں والی بنجر زمین بابا سائیں سے خرید لی ہے جس پر ہسپتال بن رہا ہے اور ہسپتال پر خرچ ہونے والا پیسہ بھی انہیں ادا کر دیا ہے۔اب ہسپتال ہماری پراپرٹی ہے۔رقیہ بہت بہت مبارک ہو تمہیں۔

رقیہ کو حیرت کے ساتھ عجیب سی پریشانی لاحق ہو گئی مگر اس سب کی کیا ضرورت تھی سائیں جی۔۔ ہسپتال بابا سائیں کی جگہ پر بنے یا آپ کی ایک ہی بات ہے ناں۔

وارث جان رقیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت بڑا فرق ہے۔ بابا سائیں کی جگہ ہو گی تو سب اس کے شراکت دار ہوں گے مگر میں چاہتا تھا کہ اس ہسپتال پر میری بیوی کا حق ہو۔۔ تمہارا حق ہو۔۔۔ اسی لیے یہ سب کیا میں نے۔۔۔ تمہیں بہت بہت مبارک ہو رقیہ۔

رقیہ وارث کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں اسے خوشی کی چمک نظر آ رہی تھی۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی آپ کو بہت مبارک ہو سائیں جی اصل مبارک باد کے حقدار تو آپ ہیں۔ مگر میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتی ہوں میرے لئے چیزیں نہیں رشتے اہمیت رکھتے ہیں اور رشتوں میں سب سے خاص آپ اور ہماری بیٹیاں ہیں میرے لئے۔

www.novelsclubb.com

وارث نے رقیہ کے ماتھے پر آتی لٹ کے ساتھ شرارت بھرے انداز میں اپنی انگلی الجھاتے ہوئے کہا جانتا ہوں میں یہ سب۔ پھر اس کے گال پر انگلی سے نقش بنانے لگا رقیہ نے اس کی انگلی روکنے کی کوشش کی تو اس نے رقیہ کی گردن کے گرد اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بازووں سے حلقہ تنگ کر دیا پگلی اصل مبارک باد کی حقدار تم ہو کیونکہ یہ زمین میں نے تمہیں تحفے میں دے دی ہے اور اس ہسپتال کا نام بھی تمہارے نام پر رکھا ہے۔ اس کا اب نام رقیہ ٹرسٹ ہسپتال ہے۔

رقیہ نے حیرت سے وارث کی طرف دیکھا مگر آپ نے ایسا کیوں کیا۔آپ نے زمین میرے نام پر کیوں لی اور ہسپتال کا نام بھی میرے نام پر رکھ دیا؟

وارث جان کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔اس نے رقیہ کی بات کا جواب دینے کی بجائے دوسری فائل رقیہ کے آگے رکھ دی یہ دوسری فائل اس آموں، مالٹوں اور گندم کی زمین کے کاغذات کی ہے جو میں نے تمہارے اور اپنی بیٹیوں کے نام کی ہے۔ان کے بالغ ہونے تک تم ان کی سرپرست ہو۔

رقیہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسا کیا ہوا ہے اور وارث نے یہ سب کیوں کیا ہے۔ بلآخر اس نے سوال کر دیا یہ سب کیوں کیا ہے آپ نے، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی

۔۔میں کیوں ہوں سرپرست۔۔آپ کی بیٹیاں ہیں اللہ تعالی آپ کو سلامت رکھے اور سدا آپ کا سایہ ان پر رہے۔۔اس سب باتوں کی وجہ مجھے بالکل سمجھ نہیں آئی۔

وارث جان آج رقیہ کو بس حیران پر حیران اور پریشان کیے جا رہا تھا۔۔اس نے رقیہ کی بات کا جواب دینے کی بجائے تیسری فائل بھی جو اس نے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی رقیہ کی طرف بڑھادی یہ تیسری فائل اس شہر والے گھر کی ہے یہ گھر اور میری گاڑی کے علاوہ جو دو گاڑیاں باہر موجود ہیں وہ تمہارے نام کر دیں ہیں۔

رقیہ بہت زیادہ پریشان ہو گئ۔۔اسے یہ سب کرنے کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔اس نے فائلز میز پر رکھتے ہوئے بلکل ناراض ہوتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا آپ نے یہ سب کیوں کیا ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کچھ پریشان سا تھا مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی آج میں زندہ ہوں، میں عمر میں تم سے بہت بڑا ہوں، کل کو مجھے کچھ ہوتا ہے تو میری ماں اور بھائی تم لوگوں سے جینے کا حق بھی چھین لیں گے۔اسی لیے اپنی زندگی میں میں نے ایسا بندوبست کر دیا ہے کہ مجھے کچھ ہو بھی تو وہ تمہیں اور میری بچیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

رقیہ وارث کی باتوں سے پریشان ہو گئی کیا ہو گیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہے ہیں اور کیوں ہو گا آپ کو کچھ بھی۔۔مجھے اور بچوں کو ان چیزوں کی نہیں آپ کی ضرورت ہے۔۔آپ کے ساتھ سے جڑی ہے میری اور بچوں کی ہر خوشی۔

وارث جان رقیہ کی بات سن کر مسکرا دیا اور بجائے اس کی بات کا جواب دینے کے ایک اور نئی بات سنا دی کہ بینک میں اکاؤنٹ تو ہے تمہارا، میں نے لاکر میں بھی تمہیں پارٹنر بنا دیا ہے۔ صبح میرے ساتھ چل کر ضروری کاغذات پر دستخط کر دینا کہ دفتری کاروائی پوری ہو جائے۔یہ سب فائل وہیں لاکر میں رکھنی ہیں۔

وہ تو ازل سے ہی مجھ میں تھا موجود

عشق نے تو صرف آگہی دی ہے بس!!

حسن کی والدہ کو رقیہ بہت پسند آئی۔کافی وقت اس کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ پھر ملنے کا کہہ کر چلی گئیں۔ حسن بہت خوش تھا کہ اس کی پسند اس کی ماں کو پسند آ گئی ہے۔رقیہ اپنی سادگی اور ذہانت کی وجہ سے کالج میں کافی مشہور تھی۔کچھ لڑکیاں رقیہ سے جلتی تھیں اور کچھ اسے اپنا دوست بنانے میں فخر محسوس کرتی تھیں۔وہ پڑھائی کے علاوہ کسی سے بھی کسی موضوع پر بات نہیں کرتی تھی۔چار سالوں میں کوئی نہیں جان پایا تھا کہ وارث جان سے رقیہ کا کیا رشتہ ہے۔کچھ لوگ اسے رقیہ کا بڑا بھائی سمجھتے اور کچھ باپ۔کئی بار سوال بھی ہوا مگر رقیہ نے کبھی بتانا ضروری ہی نہیں سمجھا کہ وارث جان سے اس کا کیا رشتہ ہے؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکیاں رقیہ کی قسمت پر رشک کرتیں کہ حسن جیسا لڑکا اس کا دیوانہ ہے۔چوتھے سال کا رزلٹ آیا تو رقیہ نے پھر حسن سے زیادہ نمبر لیے۔حسن مسکراتے ہوئے مبارک باد دیتے ہوئے بولا پچھلے چار سالوں سے ہر بار میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اور کسی سے زیادہ نمبر لے سکوں یا نہیں مگر تم سے لے لوں۔مگر ہر بار تم مجھ سے آگے نکل جاتی ہو۔

رقیہ جواب میں صرف مسکرا کر چل دی۔حسن نے آواز دی رقیہ ٹریٹ تو بنتی ہے ۔۔یاد سے دو یا لے لو۔

رقیہ پیچھے مڑ کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی دیکھیں گے۔۔فی الحال تو میں یہ پل اپنوں کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

حسن اس کے اس جواب پر بہت دکھی سا ہوا اتنی سفاکی بھی اچھی نہیں۔۔کب دیکھو گی چار سال سے تمہاری ریکویسٹ کر رہا ہوں ایک بار بھی میری بات کو

سیریس نہیں لیا تم نے۔ تم میرے بارے میں سوچنا بھی پسند نہیں کرتی اور جبکہ تم میرے اپنوں کی لسٹ می سہر فہرست ہو۔ رقیہ مسکراتے ہوئے اپنی لسٹ ٹھیک کر لو کیونکہ میرے دوستوں کی فہرست میں تم شامل ہو مگر اپنوں کی فہرست میں کہیں تمہارا نام نہیں اور میں نہیں چاہتی کہ تم کسی غلط فہمی کا شکار رہو۔

رقیہ نے وارث جان کو حسن اور اس کے والدین کے بارے اور باقی سب کی تفصیلات بھی بتائیں۔ وارث جان سب خاموشی اور پوری توجہ سے سنتا رہا۔

رقیہ بات مکمل کر چکی تو وارث جان نے سرسری انداز میں پوچھا تمہارا ہم عمر ہے کیا یہ حسن خان۔

رقیہ جو اپنے رزلٹ کی وجہ سے بہت خوش تھی بہت بے توجہگی سے نہیں مجھ سے دیڑھ دو سال بڑا ہو گا شاید۔۔۔ کیوں؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دکھنے میں کیسا لگتا ہے۔رقیہ جو وارث جان کی صرف بیوی نہیں دوست بھی تھی سمجھی کہ جنرلی پوچھ رہا ہے جیسے باقی سب کا پوچھتا ہے کافی خوبصورت ہے۔نیلی آنکھیں ہیں اور بال تو بالکل سنہری ہیں۔کسی بھی لڑکی کے خوابوں کے شہزادے جیسا۔

وارث جان نے آئینہ میں اپنا عکس دیکھا۔اس کے سر میں سفید بال آنے لگ گئے تھے۔رنگ روپ بھی بہت واجبی سا تھا۔اس کے دل کو جیسے دھچکا لگا۔رقیہ وارث جان کی کیفیت سے بے خبر روانی میں جانے کیا کیا بولتی رہی مگر وارث جان کا دل بالکل بجھ گیا۔واقعی وارث جان کب کسی کے خوابوں میں آنے کے قابل تھا۔وہ تو ایک بد دماغ سر پھرا انسان تھا۔۔جس سے گاؤں کی عورتیں ہی نہیں مرد بھی ڈرتے تھے۔۔جو زبان کی بجائے ہاتھ کا استعمال زیادہ کرتا تھا۔۔اس میں جو بھی تبدیلی آئی تھی اس کی وجہ رقیہ کا ساتھ تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات کھانے پر بھی وارث جان بالکل خاموش رہااور رقیہ کے بار بار پوچھنے پر کیا بات ہے۔۔بات کو ٹال دی یہ کہ کر کہ طبیعت ٹھیک نہیں میری کچھ۔۔

کھانے کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے وارث جان نے رقیہ سے کہاایک سوال پوچھوں؟

رقیہ نے وارث کی طرف دیکھاجو کافی الجھاہوالگ رہاتھا۔۔وہ وارث کی طرف دیکھنے لگی مجھ سے کچھ پوچھنے یاکہنے کے لیے آپ کواجازت لینے کی ضرورت کب سے پڑ گئی۔۔اتنے رسمی انداز میں کیوں بات کر رہے ہیں آپ؟

وارث جان نے بہت الجھے انداز میں کہااگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتاتو کیاتم حسن خان کواپنالیتی۔

رقیہ الجھ سی گئی میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔

وارث جان بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا تمہیں مجھ میں سے یا حسن خان میں ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی۔

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔۔آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا۔

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔۔

رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اس نے وارث جان کے گال پر زوردار تھپڑ مار دیا۔اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔۔

ایسے میرا دل توڑنا کہ کوئی آواز ہی نہ آئے

مجھ کو پسند ہی نہیں اٹھتا ہوا شور

وارث جان کچھ بول نہ سکا اور رقیہ وہاں سے اٹھ کر گیسٹ روم میں سونے چلی گئ۔ وارث جان نے کافی بار دروازہ کھٹکھٹایا مگر رقیہ کچھ نہیں بولی اور نہ ہی اس نے دروازہ کھولا۔اگلی صبح وارث جان کی آنکھ لیٹ کھلی۔اٹھا تو پتا چلا کہ رقیہ ڈرائیور کے ساتھ کالج چلی گئ ہے۔وارث جان سے نہ تو ملی اور نہ ہی اس پل کے بعد دونوں میں کوئی بات ہوئی۔وارث جان عجیب کشمکش میں تھا کہ اس کے فون پر رقیہ نے آج اپنی جگہ کسی لڑکے کی تصویر بھیجی۔۔بہت خوبصورت واقعی ہی ایسا کہ دیکھ کر دیکھتے رہنے کو دل کرے۔بعد میں میسج آیا آپ کو حسن خان دیکھنے کا بہت شوق تھا نا دیکھ لیں۔"وارث جان نے جواب میں صرف سمائل بھیجی مگر پل بھر کے لیے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا کہ اگر رقیہ کو بھی یہ لڑکا اچھا لگنے لگا تو۔۔ایسے سوال کئ بار اس کے دماغ میں آتے مگر دل ہر بار اور اس سوال کے آتے ہی دل دھڑکنا بھول

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جاتااور وارث جان ذہن سے ان سوالوں کو جھٹکنے کی بہت کوشش کرتا مگر بے بس تھا۔

پانچواں سال تھا۔ سالانہ پرچے ہونے تھے۔اس کے بعد تو دو سال ہاؤس جاب اور اسپیشلائزیشن کے تھے۔ وارث جان کا بھی ہسپتال تعمیر ہو چکا تھا۔اس میں اب فینشنگ کے ساتھ ساتھ مشینیں سیٹ کرنے کا کام جاری تھا۔ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بہت مصروف رہنے لگے۔اب ملاقات تو بہت کم کم ہوتی۔ وارث جان خود شہر نہ آسکتا تو وہ ڈرائیور کے ساتھ ملازمہ اور بچیاں رقیہ کے پاس شہر بھیج دیتا۔ کئی ماہ اسی طرح گزر گئے اور دونوں کی ملاقات نہ ہوئی، بات بھی سرسری سی ہوتی۔

تقریباً آٹھ ماہ گزر گئے اسی طرح۔ دونوں میں نہ تو بات صحیح سے ہوتی اور ملاقات تو ہوتی بھی تو ایسی کہ وارث کسی مشینری کی خرید و فروخت کے لیے آتا شہر تو کچھ دیر کی ملاقات ہوتی۔ دوسری طرف حسن خان دل میں ارادہ کر چکا تھا کہ اپنائے گا تو صرف اور صرف رقیہ کو چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ یہ بات رقیہ تک بھی پہنچ چکی

تھی۔ مگر اس نے کبھی بھی حسن خان سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ وہ اسی طرح نارمل انداز میں بات کرتی۔ کالج کا فائنل ائیر چل رہا تھا۔ کچھ فنکشن ہو چکے تھے اور کچھ باقی تھے۔ فائنل ائیر کی پارٹی میں سب کو ایک ایک گیسٹ ساتھ لانے کی اجازت تھی۔ حسن نے اپنی والدہ سے کہا کہ پارٹی میں وہ ساتھ چلیں۔۔ حسن اس دن رقیہ کو پرو پوز کرنا چاہتا تھا اور والدہ کو ساتھ لانے کا مقصد موقع پر انگوٹھی بھی پہنانا تھی کہ باقی رسومات بعد میں ہو جائیں گی۔

رقیہ جو ابھی تک وارث جان سے ناراض تھی۔ اس نے اسے کال کی کہ آنے والے جمعرات کو آپ کو ہر حال میں یہاں ہونا ہے چاہے کچھ بھی ہو۔ ان تمام سالوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ رقیہ نے وارث جان کو آنے کے لیے اس طرح فورس کیا ہو۔ جمعرات کے دن کالج ٹائم کے بعد رقیہ باہر آئی تو گیٹ کے باہر گاڑی کھڑی تھی۔ وارث جان گھر لانے کی بجائے پہلے کھانا کھلانے لے گیا۔ دونوں کے درمیان گہری خاموشی تھی۔۔ رقیہ نے یہ خاموشی توڑتے ہوئے سوال کیا بچے کیسے ہیں؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے مختصر جواب دیا شکر الحمد اللہ بالکل ٹھیک ہیں

کہاں تک پہنچا ہسپتال کا کام؟

اس سال کے آخر تک انشاءاللہ مکمل ہو جائے گا۔ مختصر سا جواب دیا وارث نے

رقیہ مسکراتے ہوئے انشاءاللہ

وارث جان کیا ابھی تک ناراض ہو؟؟

رقیہ اس سوال کے جواب میں صرف مسکرا دی۔ اگر ناراض ہوں بھی تو کیا؟ کیا آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ کیا آپ کو احساس ہوا کہ آپ نے میری محبت اور وفا دونوں پر انگلی اٹھائی۔ کیا آپ کو احساس ہوا کہ آپ کے ایک جملے نے مجھے کتنا ہرٹ کیا۔ کیا آپ کو یہ احساس ہوا کہ آپ نے مجھے مشکوک بنا دیا۔

www.novelsclubb.com

وارث جان بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ رقیہ اپنی جگہ بلکل ٹھیک ہے اس کے ایک جملے نے کتنے سوالوں کو جنم دے دیا تھا۔وہ اپنی صفائی میں کچھ بھی کہتا اس بات بے معنی تھا۔

مجھے یہ ڈر ہے تیری آرزو نہ مٹ جائے

بہت دنوں سے طبیعت میری اداس نہیں

کھانا کھاتے ہوئے رقیہ نے وارث کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا کل کالج میں فائنل ائیر کی پارٹی ہے۔

www.novelsclubb.com

وارث جان نے مسکراتے ہوئے اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔تو کچھ چاہیے کل کے لیے۔۔۔شاپنگ چلیں

رقیہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور ایک بار خاموشی چھا گئی۔ کھانے کے دوران وارث ٹھہر ٹھہر کر رقیہ کو دیکھتا رہا تم نے شاید اپنا دھیان رکھنا چھوڑ دیا ہے، کافی کمزور ہو گئی ہو۔

رقیہ نقلی مسکراہٹ چہرے پر پھیلاتے ہوئے پہلے بھی میں کب خود کا خیال رکھتی تھی۔ پہلے آپ میرا خیال رکھتے تھے اور اب آپ نے میرا خیال رکھنا چھوڑ دیا ہے۔

اگر آپ کسی خاص دعوت میں مدعو ہوں تو کس رنگ کے کپڑے پہن کر جانا پسند کریں گے۔

وارث جان رقیہ کی طرف دیکھتے ہوئے شرارتی انداز جو میری بیوی پہنا دے گی۔

آپ شاید بھول رہے ہیں کہ میں ابھی تک آپ سے ناراض ہوں۔

کھانا ختم ہوا تو دونوں گاڑی کی طرف چل دیئے۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی جسے رقیہ کی آواز نے توڑا آپ پر تو سب رنگ ہی بہت سجتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث نے گاڑی گھر کی بجائے مال کے راستے کی طرف موڑ دی۔رقیہ نے راستہ مختلف دیکھتے ہوئے پوچھا کہاں چلے ؟

وارث جان نے سڑک پر نظریں جمائیں رکھیں تمہیں کچھ چاہیے نہیں کل کے لیے ؟

فی الحال تو گھر چلیں۔۔میں بہت تھک گئی ہوں۔۔شام میں دیکھیں گے۔

گھر پہنچ کر رقیہ نے ملازم سے دو کپ بلیک کافی بنانے کے لیے کہا اور خود فریش ہونے چلی گئی۔وارث جان کمرے میں آیا تو کمرے کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا ۔۔ہر طرف وارث جان کے کپڑے پڑے تھے۔حیرت سے مسکراتے ہوئے بیگم صاحبہ کیا اب آپ میرا سامان بھی کمرے سے نکال رہی ہیں؟؟

رقیہ اسے دیکھے بنا ان میں سے سب سے زیادہ کون سا سوٹ پسند ہے آپ کو۔ مطلب جو بہت زیادہ جچتا ہو آپ پر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان رقیہ کی حرکت کا مطلب سمجھ نہیں پایا کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ پارٹی تمہاری ہے اور فکر تمہیں میرے کپڑوں کی پڑ گئی ہے۔

اتنے میں دروازہ ناک ہوا۔ وارث جان نے آواز دی آجاؤ۔ ملازمہ کافی لے کر آئی تھی۔ اندر آتے ہی بکھرا کمرا دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی بی بی جی میں آپ کی مدد کر دوں۔

رقیہ نے حامی بھرتے ہوئے ہاں یہ جو کپڑوں کا ڈھیر میں نے ایک طرف لگایا ہے یہ سب بہت پرانے اور خراب ہیں۔ انہیں کسی کو دے دو یا کوڑے میں ڈال دو۔

وارث جان رقیہ کی حرکت پر پریشان ہوتے ہوئے بولا اتنے سارے کپڑے۔۔ یار میرے پاس پہننے کو بھی کچھ باقی رہنے دو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ نے وارث جان کی بات کو سن کر بالکل عام سے انداز میں کہا بالکل نہیں اور شام میں ہم آپ کی شاپنگ کرنے چلیں گے۔کتنے عرصے سے آپ نے خود کے لیے کچھ نہیں خریدا۔

ملازمہ کپڑے سمیٹ کر چلی گئ۔وارث جان کی الماری تقریباً بالکل خالی ہو گئ۔ زیادہ تو رقیہ نے ضائع کر دیئے۔کچھ دھونے اور کچھ استری کے لیے بھجوا دیئے۔

وارث جان اب تک رقیہ کا یہ بدلہ رویہ سمجھ نہیں پایا ٹھیک ہے شام میں تم بھی اپنے فنکشن پر پہننے کے لیے کچھ بہت خاص لے لینا۔

رقیہ نے وارث جان کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے تقریباً حکم دینے والے انداز میں کہا کل آپ میرے ساتھ پارٹی میں چل رہے ہیں۔

وارث جان اسے حیرت اور پریشانی سے دیکھنے لگا میں۔۔۔رقیہ۔۔۔کیوں کوئی مسئلہ ہے۔میں تمہارے کالج اور دوستوں میں کیا کروں گا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ بہت غصے بھری نظروں سے وارث جان کو دیکھتے ہوئے تیکھے انداز میں بولی ویسے بھی آپ مجھے حسن خان کے حوالے کرنا چاہتے ہیں تو مل کر اس سے خود ہی پوچھ لینا نا کہ میری بیوی کو اپناؤ گے تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔

وارث جان کی جیسے دل کی دھڑکن رک گئی ہو۔ لمحہ بھر کے لیے وہ سانس لینا بھول گیا۔ رقیہ اس کی کیفیت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تو کیسے کہیں گے اسے۔ ذرا وہ ڈائیلاگ مجھے بھی تو سنائیں؟ کیا آپ کل ہی مجھے اس کے حوالے کر دیں گے یا چھوڑنے کے بعد عدت یہاں پوری کرنے دیں گے۔

وارث جان کے پاس کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو۔

www.novelsclubb.com

اس سوگوار عہد میں ہم جیسے خوش مزاج

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہنستے ہیں تاکہ لوگ خدا پر یقین رکھیں

شام پانچ بجے دونوں تیار ہو گئے۔ مال کے سارے راستے دونوں خاموش رہے۔ وارث جو اپنے خیالوں میں گم تھا رقیہ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی "پہلے آپ کے کپڑے لیں گے۔ جو بھی رنگ آپ لیں گے، اسی رنگ کا بعد میں میں سوٹ لوں گی۔

وارث جان کچھ بولے بنا آگے بڑھ گیا۔ کسی بھی بوتیک کہیں بھی کچھ خاص نہ لگا۔ میں نے یونیورسٹی چھوڑنے کے بعد کبھی پینٹ کوٹ نہیں پہنا اور اب مجھے اس کی عادت نہیں۔۔ میں ساتھ گیا تو تمہیں صرف شرمندگی ہی ہو گی۔ کیونکہ اب مدت سے مجھے شلوار قمیض کی عادت ہو چکی ہے۔

رقیہ نہایت سنجیدگی سے آپ سے کس نے کہا کہ آپ لازم ٹو پیس ہی پہنیں۔۔۔ انسان کو وہی کپڑے پہننے چاہیں جن میں وہ کمفرٹیبل محسوس کرے اور آپ کا ساتھ

جانا تو بہت ضروری ہے ورنہ حسن سے بات کیسے کریں گے مگر ٹو پیس پہننا بلکل ضروری نہیں۔

یہ کہنے کے بعد وہ مردانہ شلوار سوٹ کے بوتیک کی طرف چل دی۔ دو تین بوتیک دیکھنے کے بعد ایک پر وارث جان کو کچھ سوٹ پسند آئے۔ باری باری سارے پہن کر دیکھے، سب ہی فیٹنگ میں ٹھیک تھے اور سب ہی اس پر سج رہے تھے۔ سب کے ساتھ میچنگ چادریں نکلوائیں رقیہ نے۔

رقیہ نے پوچھا آپ ان میں سے میرے ساتھ جاتے ہوئے کون سا سوٹ پہنیں گے۔

وارث جان جو بالکل بھی جانے کے موڈ میں نہیں تھا بہت بے دلی سے کیا میرا جانا ضروری ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ نے وارث جان کی آنکھوں میں دیکھا یہ بتائیں کون سا سوٹ پہنیں گے۔مجھے بھی اسی رنگ کا گاؤن لینا ہے۔

سردیوں کے دن تھے۔۔دسمبر کی سرد شام تھی۔وارث جان رقیہ کے بار بار اصرار پر میں کالا سوٹ پہنوں گا جس کے گلے پر کڑھائی ہے۔

رقیہ مسکرادی وہ سوٹ آپ پر باقی سب کی نسبت بہت زیادہ سج رہا تھا جب آپ نے پہن کر دیکھا تھا۔۔چلیں اب میرے لیے بھی کوئی کالے رنگ کا گاؤن ڈھونڈیں۔

کافی دیر کی کوشش کے بعد آخر کار مخمل کا ایک کالا گاؤن پسند آیا جس پر گولڈن رنگ کا بہت خوبصورت اور نفیس کام تھا۔جسے دیکھ کر وارث جان کے قدم رک گئے رقیہ یہ لو تم۔۔یہ بہت سجے گا۔

گاؤن پر قیمت دیکھ کر رقیہ مسکراتے ہوئے صرف ایک شام پہننا ہے میں نے۔اتنا مہنگا گاؤن لینے کی کیا ضرورت ہے۔

وارث جان جو اندر سے جلا بیٹھا تھا یہ ایک شام بھی تو تمہاری زندگی کی یادگار ترین شام ہو گی۔یہی لو۔اسے پہن کر دیکھو۔اگر کچھ فرق ہے تو ابھی صحیح فیٹنگ کروا لو۔

رقیہ کچھ سوچتے ہوئے معنی خیز انداز میں جی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ واقعی یہ شام میری زندگی کی سب سے خاص شام ہو گی۔

پہلے گاؤن لیا پھر اس کی مناسبت سے جوتی اور جیولری لی۔واپسی پر پارلر سے اگلے دن کا ٹائم لیا اور دونوں ڈنر کر کے واپس گھر آ گئے۔رقیہ گھر آ کر چینج کر کے فریش ہونے چلی گئی اور وارث جان باہر باغ میں بیٹھ گیا۔سرد ترین رات کے باوجود کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایسا تھا اس کے اندر جو اسے اندر ہی اندر جلا رہا تھا اور اس کی تپش کی وجہ سے سردی کے باوجود اسے پسینے آ رہے تھے۔

کافی دیر گزر گئی۔ رقیہ انتظار کرنے کے بعد کافی کے دو کپ ہاتھ میں لیے وارث جان کے پاس پہنچ گئی۔۔ایک کپ وارث جان کی طرف بڑھاتے ہوئے آپ کو نیند نہیں آ رہی شاید۔۔۔مجھے تو بہت نیند آ رہی ہے۔ مگر سوچا کہ ایک کپ کافی ساتھ میں پی لیں۔ پھر جانے کل کیا ہو نصیب میں۔

وارث جان بنا کچھ کہے کافی پینے لگا۔ سردیوں کی رات اور اتنی گہری خاموشی لگتا ہی نہیں تھا کہ کوئی جاندار موجود ہے، کافی ختم ہونے پر رقیہ وارث کی طرف دیکھتے ہوئے کافی لیٹ ہو گیا ہے سونے چلیں۔

www.novelsclubb.com

وارث جان نے نہایت بے دلی سے کہا تم جاؤ۔ مجھے نیند نہیں آ رہی۔

میں نے اندر چلنے کے لیے کہا ہے۔ نیند نہیں آ رہی تو مت سوئیں، مگر کم از کم اتنی سردی میں مت بیٹھیں۔

خرچ اس نے کیا ایسے مجھے بے دردی سے

جیسے انعام میں نکلا ہو اسامان تھا میں

وارث جان پھر بھی نہیں اٹھا تو رقیہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اٹھانے کے انداز میں کہا چلیں۔۔اٹھیں بھی۔۔بہت سردی ہے۔

www.novelsclubb.com

وارث جان بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے رقیہ تم میرے ساتھ۔۔رقیہ تم۔۔رقیہ اور خاموش ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ وارث جان کی کیفیت سے باخوبی واقف تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنے اندر کا ڈر الفاظ کی صورت میں باہر نکالے تو اس کی بات کو آسان بنانے کی کوشش میں جی میں سن رہی ہوں کہیں جو بھی کہنا ہے۔

وارث جان چاہ کر بھی کچھ نہیں بول سکا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے کچھ بھی نہیں کہنا مجھے۔

رقیہ نے وارث جان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آپ کو کچھ نہیں کہنا تو مجھے تو بہت کچھ کہنا ہے، مگر یہاں بہت سردی ہے، اندر چلیں۔

وارث جان اٹھ گیا۔ وارث جان کمرے میں آکر اپنی طرف کا لیمپ بند کر کے لیٹ گیا۔ رقیہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مجھے آپ سے بہت کچھ کہنا ہے۔ کیا آپ کچھ دیر جاگ سکتے ہیں میرے لیے۔ مطلب کیا ہم کچھ دیر لائیٹ جلا کر بات کر سکتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے بند آنکھیں کھولیں۔اس نے رقیہ کے دل کا حال جانے بنا ہی بہت سے وسوسے پال رکھے تھے۔جو اسے کسی آسیب کی طرح اندر ہی اندر کھا رہے تھے۔

رقیہ نے وارث کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا آپ کو یہ خیال کیسے آیا کہ مجھے حسن خان پسند ہے یا یہ کہ اگر موقع ملے تو میں اسے اپنا لوں گی؟ کیا کبھی میری باتوں میں اس کے لیے محبت دیکھی آپ نے۔یا کچھ بھی اور ایسا۔

رقیہ جو وارث کو ہمیشہ "سائیں جی" کہہ کر بلاتی تھی آج پہلی بار اسے اس کے نام سے مخاطب کر رہی تھی۔وارث کیا میری باتوں سے ظاہر ہوا کہ حسن خان میری پسند ہے؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان جس کے پاس سوائے ایک انجانے خوف کے رقیہ کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا تو بات بدلتے ہوئے میرے سر میں بہت درد ہے اور مجھے نیند بھی بہت آرہی ہے، میں سونا چاہتا ہوں۔

یہ کہہ کر وارث جان منہ دوسری طرف کیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ رقیہ سمجھ تو گئ کہ وارث جان اس وقت کسی بھی قسم کی بات کرنے کے موڈ میں نہیں مگر وہ وارث کے اندر موجود بے چینی ختم کرنا چاہتی تھی اس لیے وہ وارث کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئ۔ وارث کی آنکھیں بند تھیں مگر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ نم ہیں۔ رقیہ نے وارث کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ آپ کو کیوں اپنی رقیہ کی محبت پر یقین نہیں رہا، کیوں آپ کو لگا کہ دنیا میں کوئی بھی دوسرا انسان آپ کی جگہ لے سکتا ہے، کیوں آپ کو میری وفا پر اعتبار نہیں رہا۔ میں تو ہمیشہ آپ کو شوہر سے زیادہ دوست سمجھتی رہی اور ہر بات آپ کے ساتھ شئیر کی۔ اگر میرے دل میں چور ہوتا

تو میں کیوں بلا جھجھک ہر بات آپ سے کرتی۔ وارث کی آنکھیں جواب تک بند تھیں اس نے کھولیں تو اس میں ڈھیر پانی باہر کی طرف کو چھلکا۔

رقیہ تمہاری محبت یا وفا پر شک کرنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا اور نہ ہی میں نے ایسا کچھ کہا۔ بس مجھے محسوس ہوا کہ تم مجھ سے بہتر انسان کی مستحق ہو۔ تم بہت اچھی طرح جانتی ہوں کہ اماں سائیں تمہیں کبھی میری زندگی میں نہیں رہنے دیں گی۔ بیٹی ہوئی تب کو ہر صورت طلاق دینے کے لیے خود کی قسمیں دینا شروع کر دیں اور اگر بیٹا بھی ہوا تب بھی وہ تمہارے لئے اتنی نفرت رکھتی ہیں دل میں کہ تمہیں حویلی میں رہنے نہیں دیں گی۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر کوئی تمہیں اتنا چاہتا ہے تو میں تمہیں برباد ہونے سے بچالوں۔

www.novelsclubb.com

رقیہ خاموشی اور ضبط سے وارث کی بات تو سن رہی تھی مگر اس کی آنکھوں آنسوؤں کا ڈھیر بھرا ہوا تھا جسے اس نے بہنے سے روک رکھا تھا۔ اس نے بولنا چاہا تو لہجے نے اس کے اندر کے درد کا راز کھول دیا۔ وارث آپ کو کیسے لگا کہ میرا مستقبل

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کے بغیر بھی کچھ ہے۔آپ کو اللہ تعالی پر اتنا یقین تو ہونا چاہیئے تھا نا کہ اس نے ہمیں ملایا ہے تو اس کی کوئی مصلحت ہو گی۔اس نے مجھے صرف آپ کی بیوی نہیں دو عدد بیٹیوں کی ماں بنایا ہے۔آپ کیسے ایک ماں سے اس کی اولاد چھین سکتے ہیں۔ ساری دنیا کی راحتیں،خوشیاں،دولت،سکون ایک طرف اور آپ کا ساتھ دوسرے طرف ہو جہاں زمانے بھر کا درد ہو تب بھی میں آپ کے ساتھ کو چنوں گی کیونکہ رقیہ کا وارث کے بنا کوئی وجود ہی نہیں۔

وارث کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے۔کوئی الفاظ نہیں تھے اس کے پاس کے پاس کہنے کو۔رقیہ نے وارث کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔آپ میرے بغیر رہ سکتے ہیں۔آپ اماں سائیں کے ڈر سے ہم سب کی زندگیوں کو برباد کرنے کا کیسے سوچ سکتے ہیں۔اماں سائیں سے بڑی بھی ایک ذات ہے اور مجھے اس پر بھروسہ ہے میرا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔جب ہم دونوں ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسرے سے سچی محبت کرتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی کیونکہ میاں بیوی کی محبت تو اللہ تعالی کو بھی بہت پسند ہے۔

وارث نے اسے زور سے ہیگ کرنے کی کوشش کی تو رقیہ ایک دم وہاں سے اٹھ گئی۔وارث صاحب آپ کی رقیہ آپ سے ناراض ہے اور اب تب تک نہیں مانے گی جب تک آپ صحیح سے نہیں منائیں گے۔اس کے بعد اس نے لائیٹ اف کی اور بیڈ پر اپنی طرف آ کر لیٹ گئ۔وارث کی کوشش کی ایک دو بار اس سے بات کرنے کی۔اس کے بالوں کی لٹ کو چہرے سے پڑے کر کے بات کرنے کی مگر اس نے آنکھیں بند کر لیں پہلی بات یہ کہ مجھے بہت نیند آ رہی ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ کی غلطی بہت بڑی ہے تو ایسے تو نہیں مانوں گی۔

www.novelsclubb.com

حسب معمول رقیہ کی آنکھ جلدی کھل گئ۔وہ کچن میں گئ۔خود کے لیے چائے بنائی اور باورچی سے سامان نکالنے کو کہا آج وہ ناشتہ خود بنانا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناشتہ تیار ہونے کی دیر میں وارث بھی جاگ گیا۔

رقیہ نے وارث کو نہایت شرارتی انداز میں بتایا کہ آج سارا ناشتہ میں نے خود آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ میرے بعد کچھ تو ایسا ہو کہ آپ کو میری یاد ستائے اور یہ بھی کہ آخری بار دونوں مل کر ناشتے کر لیں۔ وارث جان چکا تھا کہ یہ سب کو محض اسے تنگ کرنے کے لئے کہہ رہی ہے۔ اس کے دل و دماغ پر چھائے خدشات کے بادل تو رات ہی کو چھٹ گئے تھے۔

موسم خوشگوار تھا تو رقیہ نے ملازم سے کہہ کر ناشتہ لان میں لگوایا۔ صبح صبح اچھی خاصی دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ سردیوں کی دھوپ دونوں کو ہی بہت پسند تھی۔

ناشتے کے دوران وارث جان نے بتایا کہ اسے کچھ کام ہے، جانا ضروری ہے مگر وہ فنکشن شروع ہونے تک واپس آ جائے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ بہت بارعب انداز سے وارث جی آج آپ کہیں نہیں جا سکتے، آپ کو میں نے بلوایا ہے شہر۔۔تو آپ اپنے کام اگلی مرتبہ کے لیے چھوڑ دیں۔

کالج کا فنکشن شام پانچ بجے شروع ہونا تھا۔ پارلر سے تین بجے کا وقت لیا تھا۔ رقیہ کو وارث جان نے مقررہ وقت پر پارلر پہنچا دیا۔ جانے سے پہلے رقیہ وارث جان کا بلیک سوٹ، بلیک چادر، اور سنہری کامدار کھسہ الغرض کہ وارث جان کی سب چیزیں نکال کر رکھ گئی۔ ساڑھے چار بجے رقیہ نے وارث جان کو کال کی کہ اسے لینے آ جائے۔ رقیہ پارلر سے باہر نکلی تو وارث جان کے ہوش اڑ گئے۔ رقیہ کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی۔ کالا گاؤن، بھورے لمبے بالوں کا فرنچ جوڑا جس میں چھوٹے چھوٹے موتی جڑے ہوئے تھے۔ گلے میں بہت باریک سا کالا چوکر۔ ہاتھ میں بہت باریک سا سنہری بریسلٹ، گھڑی اور بہت باریک سی وائٹ گولڈ کی انگوٹھی۔۔۔رقیہ پارلر سے باہر آئی تو وارث جان مسکراتے ہوئے میں نے تم سے زیادہ حسین لڑکی آج تک کوئی نہیں دیکھی۔

رقیہ کچھ سوچتے اور مسکراتے شرارتی انداز میں بولی شکریہ۔۔ مگر اب اس بات کے جواب میں دو باتیں کہنے پر مجبور ہوں۔ پہلی یہ کہ میرے ہوتے بھی آپ اور لڑکیوں کو دیکھتے تھے۔ اس جملے کی صفائی میں وارث کچھ کہتا رقیہ نے ساتھ ہی دوسرا جملہ کہہ تھا صدا افسوس کہ آپ مجھے بھی آخری بار ہی دیکھ رہے ہیں۔

تو بھی نہ مل سکا ہمیں عمر بھی رائیگاں گئیں

تجھ سے تو خیر عشق تھا، خود سے بڑے گلے رہے

وارث جان کی دل کی دھڑکن رک سی گئی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی کالی آنکھوں میں آنسو موتی بن کر چمکنے لگے۔ مگر اس نے ضبط کی انتہا کر دی انہیں چھلکنے سے روک کر۔ رقیہ وارث کو دیکھ کر مسکرانے لگی آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کے پاس کہنے کے لئے کچھ تھا ہی نہیں تو بس مسکرا دیا۔ گاڑی کالج کے گیٹ کے آگے روکتے ہوئے تم اتر کر اندر جاؤ۔۔ میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔

رقیہ وارث کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہیں آپ جگہ دیکھ کر گاڑی پارک کریں، آج تو ہم دونوں ساتھ میں اندر جائیں گے۔ آخری بار سہی مگر میرے ساتھ چلیں۔

رقیہ ایسے جملے صرف وراث کو تنگ کرنے کے لیے کہہ رہی تھی اور واقعی ہی وارث ان جملوں سے الجھ رہا تھا۔

وارث جان کچھ بولے بنا گاڑی پارک کرنے کی جگہ دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد گاڑی پارک کرنے کی جگہ ملی تو دونوں ساتھ میں اترے۔

رقیہ وارث جان کے قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔ رقیہ آج واقعی ہی انتہا کی حد سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔ اس کا گاؤن اسے کوئی روائیل پرنسس کی لک دے رہا تھا۔ وارث جان نقلی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ گیٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر کافی اسٹوڈنٹ موجود تھے۔ عثمان کی نظر رقیہ پر پڑی تو بے اختیار جملہ بھی منہ سے نکلا واؤ لکس سو گور جیس... رقیہ مسکرا کر شکریہ ادا کرتے ہوئے آگے بڑھ گئ ۔۔۔رقیہ وارث کے ساتھ چلتی ہوئی آگے کالج کے بڑے سے لان کی طرف بڑھ رہی تھی، راستے میں کسی نا کسی سے سلام دعا کرتی جا رہی تھی۔ مقررہ مقام پر کافی زیادہ لوگ تھے۔ سارے لڑکے اور پروفیسر کوٹ سوٹ میں تھے۔ وارث جان اکیلا ہی شلوار قمیض میں تھا۔ رقیہ اپنی دوستوں کے گروپ کی طرف بڑھ دی۔ امبر، زنیرا، آفشین اور عابدہ اسے دیکھ کر مسکرا دیں۔ رقیہ نے سب کی اکٹھی تعریف کی تم سب ہی بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ ایک سے بڑھ کر ایک۔۔ ماشاءاللہ۔۔ رقیہ وارث جان کی طرف دیکھتے ہوئے ان سے ملو۔ میرے ہسبینڈ وارث جان۔

www.novelsclubb.com

حیرت سے سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے، زنیرا کو اپنے کانوں پر جیسے بھروسہ نہ ہوا تو صدیق کے لئے سوالیہ انداز میں پوچھا کون۔۔ رقیہ کون ہیں یہ؟؟

رقیہ بہت کانفیڈنس سے میرے ہمسفر۔۔میرے ہسبینڈ۔۔میرے شوہر سردار وارث جان۔

سب ہی لوگوں کے لئے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔آفشین نے پوچھا کب ہوئی تمہاری شادی۔۔تم نے ہمیں بلایا کیوں نہیں؟

رقیہ مسکرادی کیسے بلاتی تم سب کو بھئ۔میری شادی تو میڈیکل کالج میں آنے سے بہت پہلے ہو گئ تھی۔

امبر نے وارث جان کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا تم سے بہت بڑے ہیں یار۔۔میں نے کئ بار کالج کے باہر تمہیں گاڑی میں اس شخص کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تھا تو میں سمجھی کہ تمہارا بڑا بھائی یا بابا ہیں۔

وارث امبر کی بات سن کر تھوڑا عجیب محسوس کرنے لگا مگر رقیہ کے لیے وارث کی محبت کی اہمیت زیادہ تھی۔بے شک بڑے ہیں مگر ایک آئیڈیل شوہر ہیں اور ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM

خاص بات اور میں دو عدد بیٹیوں کی ماں بھی ہوں۔ کی ماں بھی ہوں یہ کہہ کر رویہ مسکراتے ہوئے وارث کی طرف دیکھنے لگی۔ تہمینہ تو جیسے بہت افسردہ ہو گئی۔ حسن خان بیچارہ۔۔ سارا کالج جانتا ہے کہ وہ تم پر مرتا ہے اور یہ بات تم بھی جانتی ہو۔ اس سے پہلے کہ رقیہ تہمینہ کی بات کا کوئی جواب دیتی، حسن خان کی آواز آئی امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔

رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے پلٹی اور حسن خان وہیں دل تھام کر کھڑا ہو گیا اف۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔

اس سے پہلے کہ حسن خان کچھ بھی اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔

حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔انھوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔

جانتی ہو آج حسن مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟

حسن ان سے ملو میرے ہسبنڈ۔سردار وارث جان

حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں اور بے اختیار تقریباً چلانے والے انداز میں بولا کیا؟؟کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟کون ہے یہ؟؟۔۔۔مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے اس کا؟؟؟؟

میں نے کہا یہ سردار وارث جان ہیں میرے شوہر اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ میری دو بیٹیوں کے والد محترم بھی ہیں۔۔۔مجھے میڈیکل پڑھنے کا شوق تھا اور انہیں میرے ہر شوق سے عشق۔۔۔اسی لیے انہوں نے مجھے تعلیم مکمل کرنے کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ صرف اجازت دی بلکہ اس پورے دورانیے میں میرے گھر، سسرال اور بچوں کا خیال رکھا۔

حسن روہانسا ہو گیا اچھا اور کب ہوئی تمہاری شادی۔

کافی پرانی ہو گئی ہے۔ یہ صرف میرے شوہر نہیں۔۔ دنیا میں میرے سب سے اچھے دوست بھی ہیں۔ آج سے چھ سال پہلے ڈاکٹر بننا میرا صرف خواب تھا مگر وارث جان نے میرے خواب کو حقیقت کا رنگ دیا۔ اکثر لڑکیاں پڑھ رہی ہوتی ہیں اور سسرال والے بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں کہ ہم تعلیم نہیں رکوائیں گے مگر شادی کے بعد سب وعدے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ رہ جاتے ہیں مگر میں بہت خوش قسمت ہوں کہ وارث جان میرے ہم سفر بنے۔ انھوں نے ایک بھی وعدہ نہیں کیا تھا۔ مگر میرے خواب کی تعبیر ہی ان کی زندگی کا مقصد رہا ہے۔ انہوں نے مجھے محبت اور عزت کے ساتھ ساتھ اعتبار بھی دیا ہے۔

اس کائنات محبت میں ہم مثل شمس و قمر کے ہیں

اک رابطہ مسلسل ہے، ایک فاصلہ مسلسل ہے

وارث کے دل کی دھڑکن کی رفتار اتنی کم تھی کہ جیسے کسی بھی لمحے کام کرنا چھوڑ جائے۔۔رقیہ کی باتیں سن کر نارمل اسپیڈ سے زیادہ تیز دھڑکنے لگا۔۔اسے ایسے لگنے لگا جیسے اس کا سانس بحال ہو گیا ہو۔رقیہ شادی شدہ ہے اور بڑی عمر کا آدمی اس کا شوہر ہے یہ بات سارے کیمپس میں چند سیکنڈ میں جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیل گئ۔جو بھی یہ سنتا وہ رقیہ کے شوہر کو دیکھنے اس جگہ پہنچ جاتا جہاں رقیہ اور حسن موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

حسن خان کو ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل پھٹ جائے گا۔اس کی آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔وہ بہت کچھ کہنے آیا تھا آج۔بہت سے عہد و پیماں کرنا چاہتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔۔ مگر رقیہ کے ایک سچ نے اس کے سارے خواب توڑ دیئے۔ حسن خان کی ماں اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئ۔ کئ بار حسن خان نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر الفاظ جانے کہاں کھو گئے۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور آواز حلق میں کہیں پھنس گئ۔۔ بمشکل ہی وہ کہہ سکا رقیہ آج پہلی بار میں نے تمہارے چہرے پر پہلی بار اتنی خوشی دیکھی ہے اور تمہیں خوش دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ میری دعا ہے کہ تم ہمیشہ آباد اور خوش رہو۔

حسن کے جانے کے بعد رقیہ نے باقی دوستوں سے بہانہ بناتے ہوئے اجازت مانگی کہ انھیں کسی دعوت میں جانا ہے تو ان کا زیادہ دیر یہاں رکنا ممکن نہیں۔۔ وہ تو سب سے ملنے اور خاص کر سب کو اپنے شوہر سے ملوانے کی نیت سے کچھ دیر کے لئے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وارث جان خاموشی سے رقیہ کو دیکھے جا رہا تھا۔ اسے خود کی سوچ پر ملامت ہو رہی تھی کہ وہ کیسے رقیہ سے بد گمان ہو گیا۔ کیوں اسے خود کی محبت پر اعتبار نہیں رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ وارث جان کی طرف دیکھتے ہوئے ہولی چلیں سردار سائیں اور یہ کہتے ہوئے وارث جان کا ہاتھ تھام لیا۔رقیہ تو وہاں سے وارث جان کے ساتھ چلی گئ مگر پیچھے سب کے پاس بہت سے سوال اور باتیں چھوڑ گئ۔مگر آخر میں سب کے پاس ایک ہی جملہ بچتا تھا کہنے کو کہ رقیہ ایک باوفا بیوی ہے۔جو اتنی لائق اور پڑھ لکھنے کے بعد بھی اپنے پینڈو شوہر کو اتنی عزت دیتی ہے اور اس کا سب سے تعارف کروانے میں عزت سمجھتی ہے۔لڑکیاں اسے تنقید کا نشانہ بنا رہی تھیں اور لڑکے اس جیسی بیوی ملنے کی حسرت کر رہے تھے۔

آج وارث جان واقعی خود کو خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہا تھا۔رقیہ کی آج کی حرکت نے اس کے دل میں رقیہ کی عزت اور محبت اور بڑھا دی تھی۔آپ نے یہ کیسے سوچا کہ مجھے موقع ملا تو آپ کو چھوڑ دوں گی۔میں ہزار بار پیدا ہوئی تب بھی آپ کو ہی چنوں گی۔

وارث جان تو پہلے ہی اپنی سوچ پر خود سے شرمندہ تھا بے اختیار بولا سوری میں اپنی سوچ اور بات پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ میں تمہیں کھونے سے ڈر گیا تھا۔

رقیہ نے مسکراتے ہوئے نہ جی سوری سے بات نہیں بنے گی۔آج تو کہیں سے زبردست قسم کا ڈنر کروائیں۔

وارث جان رقیہ کی بات پر مسکرا دیا۔

اس کے بعد کالج ایک ہفتہ بند رہا۔ایک ہفتے بعد سب واپس آئے۔رقیہ کو محسوس ہوا کہ حسن اس سے بات کرنے یا اس کا سامنا کرنے سے اجتناب کر رہا ہے۔رقیہ کو دوستوں سے پتا چلا کہ حسن لائبیری میں ہے تو وہ وہاں چلی گئ۔ حسن اپنے مقررہ میز پر ہی بیٹھا کسی کتاب کو بظاہر مشغول تھا مگر در حقیقت وہ رقیہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔رقیہ نے گلا کنکھارتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسکرا دیا۔ رقیہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر لائبیری میں بات کرنا نا ممکن تھا تو اس نے اسے کہا کہ چائے پینے کا بہت دل ہے اور وہ اپنے دوست کی کمپنی میں تو کیا تم تھوڑی دیر کے لئے میرے ساتھ کنٹین چلو گے۔

حسن نے مسکراتے ہوئے کتاب بند کر دی۔ حسن کے چہرے پر اب آئی مسکراہٹ پہلے جیسی نہ تھی۔ چہرے کے رنگت کی لالی بھی کہیں کھو گئی تھی جیسے کچھ بہت انمول کھو جانے پر انسان بلکل بجھا بجھا سا ہو جاتا ہے اور اسے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ اب اس کا ہونا یا نا ہونا بے معنی ہے، حسن کی کیفیت بھی بلکل ایسی ہی تھی۔

حسن نے کتاب بند کر کے واپس شیلف میں رکھ دی اور اپنی پر نم آنکھوں سے رقیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا وہ جو شامل تھا میری دعاؤں میں۔۔۔بن مانگے کسی کو مل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ کے پاس اس کے جواب میں کہنے کو شائد کچھ نہیں تھا یا شائد بہت کچھ تھا مگر وہ لائبیری میں کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی۔۔ حسن نے کتاب رکھی تو رقیہ باہر کی طرف چل دی اور حسن بھی اس کے ساتھ چلنے لگا دونوں خاموش تھے اور کنٹین کی طرف جا رہے تھے۔

رقیہ نے تو چائے کے ساتھ سموسے بھی منگوانے مگر حسن نے خالی چائے ہی آرڈر کی۔ حسن شش و پنج میں مبتلا تھا کہ بات کیسے شروع کرے۔ رقیہ نے اس کی یہ مشکل بھی آسان کر دی خود ہی بات کی شروعات کر کے۔

ناراض ہو مجھ سے اگر ہو تو بتاو کیونکہ اچھے دوست کو وقت پر نہ منا کر اسے کھو دینا دنیا کی سب سے بڑی بیوقوفی ہوتی ہے۔ اگر تم ناراض ہو تو میں منانے میں ذرا بھی دیر نہیں کرنا چاہوں گی۔ حسن جواب تک خاموش تھا پھیکی مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے ہوئے اگر میں اتنا ہی اچھا دوست ہوتا تو یہ بات تم کب کی مجھے بتا چکی ہوتی، مگر تم نے کبھی ذکر تک نہیں کیا جبکہ تم خود کے لئے میرے جذبات سے بخوبی

واقف تھی۔تم جانتی تھی کہ میں تمہیں پسند نہیں کرتا محبت کرتا ہوں۔کہو کیا تم یہ بات نہیں جانتی تھی۔

اس دوران رقیہ کے چہرے پر کئی رنگ آئے اور گئے۔ہاں میں جانتی تھی میں نے بہت بار چاہا بھی کہ اوروں کو نہ سہی مگر تمہیں بتادوں مگر پھر میرے دماغ میں بہت سے خدشات نے جگہ لے لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم یونیورسٹی چھوڑ دو،پڑھائی ادھوری چھوڑ دو،اپنے اور اپنے والدین کے خواب کو توڑ دو۔انھیں سب خدشات کے پیش نظر میں نے خاموشی اختیار کیے رکھی۔مگر اب ہمارا فائنل ٹرم ہے۔چند دن میں پیپر ہیں۔اس دن سے پہلے مجھے بہتر وقت اور موقع نہیں ملا۔میں تمہاری مجرم ہوں مگر میں نے یہ جرم انجانے میں نہیں کیا جان بوجھ کر کیا اپنے دوست کو کوئی بھی غلط فیصلہ لینے سے بچانے کے لئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حسن رقیہ کی خاموشی سے بات مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگا اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ اب مجھے درد نہیں ہوا۔اب میں تکلیف میں نہیں۔اب میں کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتا۔اب بھی ممکن ہے میں پیپر زنہ دوں۔

رقیہ مسکرانے لگی اب ایسا ممکن نہیں کیونکہ اگر تم نے کوئی انتہائی قدم لینا ہوتا تو آج تم یونیورسٹی میں نہ ہوتے۔میں جانتی ہوں تم اب بھی تکلیف میں ہو مگر یہ عارضی ہے جب تمہاری زندگی میں کوئی اچھی لڑکی آجائے گی تو تمہیں میں اگر یاد بھی آئی تو ایک دوست کی حیثیت سے ہی آوں گی۔

کچھ دیر خاموشی رہی اور حسن نے اس خاموشی کو توڑا میں نے زندگی کا تمہارے بنا تصور ہی نہیں کیا۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں تمہارے بنا کیسے رہوں گا۔اس زندگی میں تو یقیناً تم میری نہیں ہو سکتی۔مگر میں اب سے ہر پل دعا کروں گا کہ اگلی زندگی میں اللہ تعالی تمہیں میرا ساتھی بنائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ جو چائے کا گھونٹ لینے کے لئے کپ لبوں تک لائی تھی اسے واپس میز پر رکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے نہیں حسن خان ایسی دعا مت کرنا۔دعا کرنا کہ تمہیں کوئی بہت اچھی ساتھی ملے جس کے ساتھ تم ہمیشہ خوش رہو۔۔کیونکہ میں ہر زندگی میں سردار وارث جان کی ہی بیوی بننا چاہتی ہوں۔مجھے اتنی محبت اور عزت کی عادت ہو گئی ہے کہ اب اس سے کم میں میرا گزارا نہیں ہو گا۔

حسن بلکل لاجواب ہو گیا اس کے لئے اپنی محبت سے دستبردار ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔مگر سچی محبت کرنے والے اپنی خوشی کی کب پرواہ کرتے ہیں وہ تو محبوب کی خوشی میں ہی خوش ہو جاتے ہیں۔۔حسن نے بھی ایسا ہی کیا اور ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔اس کے بعد دونوں مختلف مضامین کی تیاری پر بات کرنے لگے بظاہر حسن نارمل نظر آرہا تھا مگر اسے حیقیقت میں نارمل ہونے میں اور رقیہ کو دل سے نکالنے میں کتنی مدت درکار تھی یہ تو وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے رکھا ہی نہیں پھر لفظوں کا خیال

میں نے بولا بھی تھا کہ، تیروں کی طرح لگتے ہیں

وقت گزرنے لگا۔رقیہ نے ہاسٹل چھوڑ دیا اور گھر شفٹ ہو گئ۔ہاؤس جاب کی ڈیوٹی بھی اس نے کہہ کر دن کی کروا رکھی تھی۔بچیاں بھی بڑی اور سمجھدار ہو گئیں تھیں۔وہ اتنی سمجھدار ہو گئیں تھیں کہ اپنے لیے حویلی میں موجود لوگوں کی نفرت کو سمجھ سکیں۔حویلی میں کوئی ان سے محبت کرتا تھا تو وہ سردار جہانگیر جان تھے۔وارث جان نے اپنی دونوں بیٹیاں بھی سردار جہانگیر جان سے اجازت لے کر ملتان شفٹ کر دیں تھیں۔خود گاؤں میں ہی رہتا صرف ویک اینڈ پر آتا۔۔جمعرات کی رات آتا اور پیر کی صبح نماز پڑھ کر واپس چلا جاتا۔مہینے میں ایک بار سردار جہانگیر جان بھی آتے رقیہ اور بچیوں سے ملنے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کو اب بیٹے کی کمی محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔اسے اپنی فیملی مکمل لگتی تھی۔بے حد محبت کرنے والی بیوی، پیاری پیاری سی بیٹیاں۔وارث جان شہر آیا تو رقیہ نے فرمائش کی کہیں گھومنے چلتے ہیں۔کافی عرصہ ہو گیا کہیں گھومنے پھرنے نہیں گئے بچیوں کی بھی چھٹیاں ہیں۔

وارث جان نے پوچھا کہاں؟

پھر خود ہی کچھ سوچتے ہوئے بولا بچوں کی تو چھٹیاں ہیں تو اپنی بھی چھٹی لے لو تو ناران کاغان چلتے ہیں۔

رقیہ بچوں کی طرح خوشی سے ایک دم بچوں کی طرح اچھلی کیا واقعی؟

وارث جان رقیہ کو اتنا خوش دیکھ کر بہت خوش تھا ہاں نا۔۔ہم شادی کے بعد اب تک کہیں گھومنے نہیں گئے۔۔بچے بھی کہیں نہیں گئے۔۔

رقیہ کی آواز چہکنے لگی سنا ہے وہاں بہت سردی ہوتی ہے۔کیسے جائیں گے مطلب جہاز سے یا۔۔

وارث جان رقیہ کی حالت سے محضوض ہوتے ہوئے اپنی گاڑی پر چلیں گے۔ گھومتے پھرتے۔۔راستے میں پیر محل، سمندری، خانقاہ ڈوگرن، کھیوڑہ، چکوال، راولپنڈی، اسلام آباد، مری، ایبٹ آباد، مظفر آباد، مانسہرہ، ڈھوڈیال، بالاکوٹ، مہندری اور۔۔۔۔

ابھی وارث جان جگہوں کے نام گنوا رہا تھا کہ رقیہ خوشی سے بات کاٹتے ہوئے بولی اف آپ کو تو سارے پاکستان کے شہروں کے نام زبانی آتے ہیں۔

وارث جان مسکرانے لگا نہیں سارے تو نام نہیں آتے۔۔میں تو کہنا چاہ رہا تھا کہ جہاں جہاں تم لوگوں کا دل ہو گا رکتے اور کھاتے پیتے، شاپنگ کرتے جائیں گے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دونوں بچیاں بہت خوش تھیں۔دونوں ہی باپ کو کبھی پیار کریں اور کبھی شکریہ ادا۔گھر میں ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔وارث جان نماز پڑھ کر اکثر خدا کا شکر ادا کرتا اتنی اچھی بیوی دینے کا۔جس کی وجہ سے اس کے اندر کا جانور مر گیا۔آج بھی اپنی بیٹیوں کے چمکتے چہرے دیکھ کر وہ بے اختیار بولا رقیہ تم نے مجھے میری ہی بیٹیوں سے ملوا کر بہت بڑا احسان کیا ہے اور رقیہ مسکرانے لگی۔

وارث جان نے رقیہ کو بہت سارے کپڑے ساتھ رکھنے سے منع کر دیا۔اس کے خیال میں جس جس شہر جائیں گے وہاں وہاں سے شاپنگ کر لینا۔صرف تین تین سوٹ رکھے سب نے۔ایک بیگ میں دونوں بیٹیوں اور رقیہ کا سامان تھا اور دوسرے میں وارث جان کا۔کھانے پینے کا کچھ بھی ساتھ لینے سے منع کر دیا وارث جان نے کہ راستے میں بہت دکانیں اور ہاٹل آتے ہیں۔اس نے طے کر لیا کہ ہائی وے کی بجائے جی۔ٹی روڈ سے سفر کریں گے کہ راستے میں رکتے اور کھاتے پیتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائیں گے۔رات سونے سے پہلے اپنی تیاری مکمل کر لینا فجر کی نماز پڑھ کر نکل جائیں گے۔

یہ خبر گاؤں میں سردارنی تک بھی پہنچ گی کہ وارث جان اپنی بیوی بچوں کے ساتھ سیر کرنے جارہا ہے۔سردارنی کے دل میں رقیہ کے لیے نفرت دن بادن بڑھتی جا رہی تھی اور وہ بہت کچھ طے کر چکی تھی۔

گھومتے پھرتے ملتان سے ناران تک کا سفر بہت مزے کا رہا۔اسلام آباد میں فیصل مسجد،دامن کوہ،مارگلہ ہلز،صادپور گاؤں سب جگہ دکھائیں وارث جان نے۔دن کو اسلام آباد کے مشہو ہوٹل سے پلاؤ کھلایا اور رات کو دامن کوہ سے تکے کباب اور کڑاھی کھائی۔کچھ دیر آرام کر کے مری کی طرف روانہ ہو گئے۔وارث جان جو پہلے بہت بار ان سب جگہوں پر دوستوں کے ساتھ آچکا تھا بتانے لگا مری میں اب پہلے جیسی خوبصورتی باقی نہیں رہی۔پہلے بہت سیاح آتے تھے۔اب درخت کاٹ

کر ہوٹل بنا دیئے گئے ہیں۔بس مال روڈ ہی ہے لے دے کے دیکھنے والی۔جہاں شام کو لوگ ہوٹل سے باہر نکل کر خریداری کم اور واک زیادہ کرتے ہیں۔

یہاں صرف ایک دن کی بکنگ کروائی تھی۔بکنک آن لائن کروائی تھی تو وارث جان کو پریشانی تھی کہ پتا نہیں کیسا ہے مگر آن لائن تو بہت اچھے کمینٹ تھے لوگوں کے۔اگر اچھا نہ لگا تو بدل لیں گے۔

رقیہ نے وارث جان کو پریشان دیکھا تو بولی جیسا بھی ہوا چلے گا۔ایک دن کی تو بات ہے۔

مری پہنچنے تک سب ہی تھک چکے تھے۔ہوٹل پہنچتے ہی سب کمروں میں سونے چلے گئے۔کئی گھنٹے کسی کی بھی آنکھ نہ کھلی۔ماہا سب سے پہلے جاگی۔اس نے اٹھتے ہی رقیہ کو جگایا کہ اسے بھوک لگی ہے۔دن کے گیارہ بجے تک وہ لوگ مری پہنچ چکے تھے۔رقیہ نے ٹائم دیکھا تو شام کے پانچ ساڑھے پانچ کا وقت تھا۔رقیہ نے سوہا کو

بھی جگایا کہ فریش ہو کر کپڑے بدلے۔وارث جان خود ہی اٹھ گیا۔کسی کی بار بار کال آرہی تھی۔سب موسم کی مناسبت سے تیار ہو کر ہوٹل سے باہر آئے۔وارث جان نے پوچھا کیا کھانا پینا ہے؟

سنا ہے یہاں بہت اعلی قسم کے چپلی کباب ملتے ہیں۔مجھے تو وہی کھانے ہیں رقیہ نے اپنی پسند تو بتادی۔

سوہا بابا جانی ہمیں میکڈونلڈ کھانا ہے۔پہلے وہ بچوں کی پسند کی جگہ چلے گئے۔بچوں نے مینو کارڈ سے اپنی اپنی پسند کی چیزیں منگوالیں۔اس کے بعد چپلی کباب کھانے چلے گئے۔

صبح فجر کی نماز پڑھ کر وہ آگے ایبٹ آباد کی طرف روانہ ہوگئے۔راستے میں رقیہ کی طبیعت خراب ہونے لگی۔اسے بار بار متلی محسوس ہو رہی تھی۔وارث جان

پریشان ہو گیا تم نے ناشتہ ٹھیک سے نہیں کیا تھا نا؟؟اسی لیے طبیعت خراب ہو رہی ہے۔

رقیہ مسکرا دی۔وارث جان رقیہ کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر غصہ ہوتے ہوئے کیا ہوا؟

رقیہ نے بات ٹال دی کچھ بھی تو نہیں۔آپ کو میرے لیے پریشان دیکھ کر مسکرا دی تھی اور کیا ہونا ہے بھلا۔وارث جان رات سے پہلے ابیٹ آباد پہنچنا چاہتا تھا۔ ابیٹ آباد میں بھی اس نے ایک دن کا ہوٹل پہلے ہی بک کروا رکھا تھا۔انہیں پہنچتے ہوئے رات ہو گئی۔سب ہی تھکے ہوئے تھے۔راستے میں وارث جان کچھ نہ کچھ کھلاتا رہا تھا تو ہوٹل پہنچ کر سب سو گئے اور ایسے سوئے کہ اگلے دن دوپہر ایک بجے آنکھ کھلی۔اٹھتے ہی سب تیار ہوئے۔وارث جان نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد شہر کے مختلف مقامات دیکھتے ہوئے آگے مانسہرہ کی طرف جائیں گے۔ابیٹ آباد بہت خوبصورت شہر تھا۔سوہا اور ماہا نے یہاں سے پٹھانی سوٹ لئے۔سب ہی بہت خوش

تھے اور سب سے زیادہ وارث جان۔ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ وہ کتنا پاگل تھا کہ خود کو ان چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے دور رکھا ہوا تھا اس نے اب تک

رقیہ کو اب تک سب سے خوبصورت بالا کوٹ لگا۔ بالا کوٹ شہر میں جانے کی بجائے باہر نئے اور خوبصورت بنے ہوٹل میں ٹھہر گئے۔ بادل ایسے تھے کہ جیسے زمین پر اتر آئے ہوں۔ برف کی طرح ٹھنڈی ہوا اور ہر طرف خوبصورت ہرے پہاڑ۔۔ رقیہ نے ایسی جگہیں صرف ڈراموں یا فلموں میں دیکھیں تھیں اب تک۔ سب سفر کی وجہ سے بہت تھک گئے تھے تو ہوٹل سے باہر جا کر کھانے کی بجائے ہوٹل کے ہی ڈائننگ میں چلے گئے۔ کھانے کے بعد بچے تو کمرے میں چلے گئے مگر رقیہ اور وارث جان دریائے کنہار کے کنارے چہل قدمی کے لیے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

وارث جان جو سارے سفر میں رقیہ کے چہرے پر آئے خوشی کے ساتھ پریشانی کے تاثرات دیکھتا آ رہا تھا مگر اسے وجہ جاننے کا موقع نہیں ملا تھا اب موقع ملتے ہی اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے سوالیہ انداز میں کہا رقیہ تم خوش نظر ضرور آرہی ہو مگر مجھے ایسے لگتا ہے کہ جیسے تمہارے اندر کوئی بات ہے جو تمہیں پریشان کئے ہوئے ہے۔

رقیہ نے ایک بار پھر بات ڈال دی آپ جانے کیا کیا سوچتے ہیں، میں تو اس وقت ٹھنڈے موسم اور ٹھنڈے پانی کا مزا لے رہی ہوں۔

وارث جان خاموش ضرور ہو گیا مگر اسے یقین تھا کہ رقیہ پریشان ہے۔

سب سوئے ہوئے تھے اور رقیہ خدا سے فریاد کرنے میں مصروف تھی میرے مولا میں نے تیرے یقین پر بہت کچھ کیا ہے۔مجھے بیٹا یا بیٹی سے فرق نہیں پڑتا۔ایک تیری رحمت۔۔دوسرا تیری نعمت۔دونوں میں سے جو بھی عطا کرے تیرا احسان ہے۔لیکن اگر بیٹا دے دے گا تو میری بات کی عزت رہ جائے گی کہ خدا نے بیٹیاں منحوس نہیں بنائیں اور بیٹیاں دعا مانگیں تو خدا ضرور سنتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کی آنکھ کھلی تو رقیہ سجدے میں رو رہی تھی۔وارث جان اسے اس طرح روتے دیکھ کر پریشان ہو گیا اور اٹھ کر اس کے پاس زمین پر بیٹھ گیا رقیہ کیا ہوا ہے؟تم کیوں اکثر سجدے میں روتی ہو؟؟"رقیہ آنسو پونچھنے لگی کچھ بھی نہیں۔ بس اس کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے آپ کو میرے لیے چنا اور خدا سے التجا کرتی ہوں کہ حویلی میں ہوئی ان بچیوں کے ساتھ زیادتی کی معافی دے دے،اور اب کی بار بیٹا عطا کرے کیونکہ اس کی مرضی کے بنا تو کچھ ممکن نہیں۔

رقیہ جواب تک چھپا رہی تھی وہ اس نے بتا دیا مگر وارث جان کچھ سمجھے بنا ہی اسے اٹھانے لگا اچھا چلو آ کر سو جاؤ،اس طرح رات رات بھر جاگ کر روتی رہتی ہو اسی لیے بیمار رہنے لگی ہو۔جانے کون کون سی خود ساختہ پریشانیاں پال لیں ہیں کہ دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہو۔

رقیہ آنسو پونچھتی ہوئی اٹھی اور سونے لیٹ گئی۔ صبح سب کی آنکھ دیر سے کھلی۔ اٹھتے ہی سب تیار ہوئے کہ بالا کوٹ دیکھتے ہوئے آگے کو جانا تھا۔رقیہ کو بار بار متلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو رہی تھی۔وارث جان بہت پریشان ہو گیا آگے سفر کرنے سے پہلے میرے خیال میں تمہیں ہسپتال لے جاؤں۔پہلے ہی آج کل تم نے کھانا پینا بالکل کم کر دیا ہے اور کچھ کھالو تو وہ اندر ٹھہرتا نہیں۔اس طرح تو تم دن بدن کمزور ہو جاؤ گی۔

رقیہ نے منع کر دیا میں ٹھیک ہوں بالکل۔

مگر وارث جان اس کی بات منانے کو تیار ہی نہ تھا۔۔میں نے پوچھا یا مشورہ نہیں مانگا۔تیار ہو جاؤ سب۔۔ہم راستے میں ہسپتال سے ہوتے ہوئے جائیں گے۔

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد بتایا کہ رقیہ میں خون کی کمی ہے اور وہ ذہنی انتشار کا شکار بھی ہے اور ایسی حالت میں اس طرح پریشان ہونا بڑے نقصان کی وجہ بن سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وارث جان نے ڈاکٹر کی بات پر پریشان ہو گیا کہ کیا ہوا ہے رقیہ کو۔۔اس نے اسی پریشانی کے عالم میں سوال کیا ایسی حالت میں۔۔میں سمجھا نہیں کیا ہوا ہے رقیہ کو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کی مسسز ماں بننے والی ہیں اور ان کے لیے پریشان رہنا مناسب نہیں۔ میں کچھ میڈیسن اور ٹانک لکھ کر دے رہی ہوں۔ ان کے ساتھ ساتھ انہیں پھل اور طاقت والی چیزیں کھلائیں مگر سب سے زیادہ ضروری ان کا خوش رہنا ہے۔ ابھی تو شروعات کے دن ہیں اگر ابھی سے یہ حالت رہی تو ماں اور بچے دونوں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

وارث جان عجیب کشمکش کا شکار تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس خبر پر خوش ہو یا رقیہ کی طبیعت کو لے کر پریشان۔ ہسپتال سے باہر آ کر وارث جان نے رقیہ سے پوچھا تمہیں اندازہ تھا کہ ایسی بات ہے۔

رقیہ نے سر جھکاتے ہوئے جی کچھ کچھ۔۔ مگر میں نے سوچا جب تک کنفرم نہ ہو آپ سے ذکر نہ کروں، ممکن ہے میرا وہم ہو۔

یہ بھی ایک رنگ ہے شاید میری محرومی کا

کوئی ہنس دے تو محبت کا گماں ہوتا ہے

اس کے بعد لمبی خاموشی چھا گئی۔دونوں گاڑی میں آ گئے۔۔بچے رقیہ کی طبیعت کو لے کر بہت پریشان تھے۔۔سوہا نے پوچھا ماما کیا ہوا ہے۔ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟

رقیہ مسکراتے ہوئے ڈاکٹر کہہ رہی تھی کہ سوہا اور ماہا کے گھر بے بی آنے والا ہے۔

ماہا نے معصومیت سے کہا ماما ہمارے پاس بھائی نہیں باقی سب کی طرح۔۔آپ ڈاکٹر کو کہو اب ہمیں بھائی دے دیں۔

رقیہ نے ماہا کا ماتھا چوما میری جان اس کے لیے تو آپ دونوں کو دعا کرنی ہو گی۔۔

جب نماز پڑھتی ہو تو اللہ سے دعا کرنا کہ اللہ تعالی آپ کو بھائی دے دے۔۔بھائی ڈاکٹر نے نہیں اللہ نے دینا ہے۔آپ دونوں دعا کرو گی تو ضرور اللہ تعالی آپ کو بھائی دے گا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے بعد پھر لمبی خاموشی چھا گئی۔بچے آپس میں باتیں کرنے لگے۔وارث جان اور رقیہ دونوں ہی کہیں گم ہو گئے۔رقیہ کو اس گہری خاموشی سے خوف آنے لگا۔۔ اس نے خاموشی توڑی سوال کرتے ہوئے کہ یہ دریا کہاں تک ہمارے ساتھ رہے گا۔

یہ ناران کاغان تک ساتھ رہے گا۔راستے میں بہت سی جھیل اور آبشاریں بھی ملیں گی۔وارث جان کسی گہری سوچ میں گم گاڑی چلاتا رہا۔اسے رات سے پہلے مہندری پہنچنا تھا۔مہندری پہنچ کر بچے تو بنا کچھ کھائے پیئے سونے چلے گئے۔مگر وارث جان کو رقیہ سے بات کرنا تھی۔رقیہ ہوٹل کے ٹیرس پر کھڑی پورے زور و شور سے بہتے دریا کو دیکھ رہی تھی۔وارث جان نے روم سروس والوں سے کافی اور کچھ سینڈوچ منگوائے۔رقیہ گہری سوچ میں گم ارد گرد سے بالکل بے خبر تھی۔وارث جان اسے اس طرح دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔اسے رقیہ ہنستی مسکراتی اچھی لگتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے رقیہ کو آواز دے کر خود کی طرف متوجہ کیا رقیہ کیا ہوا ہے۔ تم کیوں پریشان رہنے لگی ہو؟

مگر رقیہ کو وارث جان کی آواز سنائی ہی نہ دی۔ وہ اس پل وہاں موجود ہی نہیں تھی۔ وارث جان اسے اس طرح دیکھ کر بے چین ہو گیا۔

وارث جان نے اسے بازو سے ہلکا سا جھنجھوڑ کر آواز دی رقیہ۔۔ رقیہ کیا ہوا ہے۔۔ کیا الجھن ہے تمہیں۔۔؟

رقیہ ایک دم سے چونکتے ہوئے جی۔۔ کیا آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟

وارث جان رقیہ کی اس حالت پر بہت پریشان تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے میں نے کچھ نہیں کہا اور نہ ہی مجھے کچھ کہنا ہے بلکہ آج تم سے جاننا ہے۔

رقیہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا مجھ سے۔۔۔ مجھ سے کیا جاننا ہے آپ نے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اس کے پریشان رہنے کی وجہ جاننا چاہتا تھا تم بتاؤ۔۔ایسی کیا پریشانی ہے جس کی وجہ سے تم بے چین رہنے لگی ہو،ایسا کیا ہوا ہے کہ تم کھوئی کھوئی اور اداس رہتی ہو۔رقیہ ہم نے زندگی کے چھ سات سال ساتھ گزارے ہیں۔کیا اب بھی تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتی؟

رقیہ وارث جان کو بدستور دیکھے جا رہی تھی۔رقیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔۔ایسے جیسے کب سے انہیں روک رکھا ہو مگر اب وہ ضبط کا پل توڑ کر باہر نکل آئے ہوں۔رقیہ کی یہ حالت دیکھ کر وارث جان کا دل ڈوبنے لگا اور وہ خود کو کوسنے لگا کہ محبت کا دعویدار ہوتے ہوئے بھی وہ کیسے اس بات سے بے خبر رہا کہ رقیہ پریشان ہے۔وہ اس پل میں خود کو بہت بے بس محسوس کرنے لگا۔کیا میری کوئی بات یا کوئی عمل تمہارا دل دکھا گیا ہے؟

رقیہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں انھیں صاف کرتے ہوئے نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کی پریشانی مسلسل بڑھ رہی تھی پھر کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ؟؟

رقیہ خاموش بہتے آنسوؤں سے بس وارث جان کو دیکھے جا رہی تھی۔رقیہ کو مسلسل خاموش دیکھ کر وارث جان تقریبا ناراض ہونے والے انداز میں بولا رقیہ میں پاگل ہو جاؤں گا تمہاری ایسی حالت دیکھ کر۔۔۔کہو کیا پریشانی ہے تمہیں۔

رقیہ نے وارث جان کے کندھے پر سر رکھ دیا ایک عجیب سا ڈر ہے۔

کیسا ڈر؟؟میں نہیں سمجھا؟؟کس بات کا ڈر؟؟

رقیہ روہانسی سی ہو گئی اگر میری بھی بیٹی ہوئی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔اگر بچے کی پیدائش کے دوران مجھے کچھ ہو گیا تو کیا آپ بیٹیوں کو منحوس قرار دے کر واپس وہی سلوک کریں گے؟؟کیا حویلی میں یہ بچیاں پھر پہلے کی طرح منحوس کے خطاب کے ساتھ جیئں گی۔اولاد تو خدا کے اختیار میں ہے کیا دے۔مگر مجھے ڈر ہے کہ اماں،آپ اور سب میری بیٹیوں سے جینے کا حق واپس نہ لے لیں گے؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان اسے دونوں کندھوں سے پکڑتے ہوئے مسکرانے لگا۔رقیہ عجیب سی وحشت زدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ تیز چلتی ٹھنڈی ہوا سے رقیہ کے ماتھے پر بہت سارے بال بکھر کر ادھر ادھر ہو رہے تھے،انہیں ماتھے سے ہٹاتے ہوئے اور کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بولا بس ابھی اتنا ہی جانی ہو مجھے ؟ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں بیٹا ہو یا بیٹی۔ جس میں خدا کی رضا وہی عطا کرے۔بس دعا ہے کہ میرا بچہ بھی صحت مند ہو اور میری بیوی بھی سلامت رہے۔آمین

رقیہ اسے بنا کچھ بولے بس دیکھے جا رہی تھی۔کچھ دیر دونوں ہی خاموش رہے۔ہاں یہ سچ ہے کہ بیٹے کی خواہش ضرور ہے دل میں۔۔ مگر یہ یقین رکھو کہ اب میرے لیے میری بیٹیاں کسی بھی بیٹے سے کم نہیں۔اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی تمہارا ساتھ میری آخری سانس تک رکھے۔ لیکن اب کم از کم اپنے وارث پر اتنا اعتبار کرو کہ خدانخواستہ تمہیں کچھ ہوا بھی تو یہ بیٹیاں وہی زندگی جیئں گی جو تم

www.novelsclubb.com

نے انہیں دی ہے۔وہ پورے حق کے ساتھ اپنے باپ کے سائے میں اعلی شان طریقے سے رہیں گی۔۔۔

پھر کچھ سیکنڈ رکا اور رقیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک بات تم پہلے مجھے بتاؤ نا ۔۔۔یہ ڈر کیسے دل میں آیا کہ بیٹی ہوئی تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔رقیہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔وارث جان نے اسے وہیں ٹیرس پر پڑی کرسی پر بیٹھا دیا رقیہ یقین رکھو خود کی محبت پر۔۔۔بیٹی بھی ہوئی تو بھی تم اتنی ہی خاص اور اہم رہو گی جتنی اب ہو یا بیٹا ہونے کے بعد ہو گی۔"

رقیہ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہے جا رہے تھے۔وہ نہیں جانتی تھی کہ خوشی کے ہیں یا شکر کے۔رقیہ کے دل سے جیسے بوجھ ہٹ گیا وہ پھر سے مطمئن نظر آنے لگی۔وارث جان کی نظر کافی اور سینڈوچز پر پڑی اوہ۔۔باتوں میں کافی اور سینڈوچ دونوں ہی ٹھنڈے ہو گئے۔رقیہ نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کوئی بات

نہیں کافی دیر ہو گئی ہے۔آپ بھی سارا دن ڈرائیو کر کے تھک گئے ہوں گے۔ سونے چلتے ہیں۔

سو جائیں گے۔۔ہم نے کون سا دفتر جانا ہے صبح کہ لیٹ ہو جائیں گے جب بھی آنکھ کھلی نکل پڑیں گے۔رکو میں چائے منگواتا ہوں اور تم مینو کارڈ دیکھو کیا کھانا ہے۔

رقیہ گھڑی دیکھتے ہوئے اس وقت رات کے ساڑھے بارہ بج رہے ہیں۔

وارث جان رقیہ کی بات ٹوکتے ہوئے تو کیا۔۔یہ جو سیاحوں کے رہنے کے ہوٹل ہوتے ہیں ان کے کچن ساری رات کھلے رہتے ہیں۔چھوڑو تم اب اس بات پر پریشان مت ہو۔مینو کارڈ دیکھو جلدی سے۔

صبح کاغان پہنچنا تھا۔سب کو جھیل سیف الملوک دیکھنے کا شوق تھا۔دوپہر بارہ ساڑھے بارہ تک سب اٹھ کر تیار ہو گئے تھے۔کوئی بھی ہوٹل میں ناشتہ نہیں کرنا چاہتا تھا تو یہی طے پایا کہ چائے پی کر نکلتے ہیں اور راستے میں جہاں کچھ من پسند ملے

گا لے کر کھالیں گے۔ شام سے پہلے انہیں کاغان پہنچنا تھا۔ راستے میں ایک پشاوری ہوٹل تھا۔ وارث جان وہاں رک گیا کہ پہلے کچھ کھایا پیا جائے پھر آگے جائیں گے۔ سب نے اپنی اپنی پسند کی ڈشز منگوالیں۔ وارث جان نے تو نمکین گوشت منگوایا، رقیہ نے مٹن کڑاھی، بچوں نے بریانی، سینڈوچ اور آلو کے فرائز۔۔۔ تسلی سے کھانا کھانے کے بعد پھر سفر شروع کیا۔

ہم کہانی کے وہ بوسیدہ ادکار ہیں جنہیں

زندگی کیا ہے بتانے کے لیے مارا گیا

ابھی کاغان سے کچھ گھنٹہ بھر پیچھے تھے کہ سردارنی کی کال آئی۔ ہیلو۔۔ اسلام وعلیکم۔۔ کیسی ہیں آپ اماں سائیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی حسب معمول طنزیہ انداز میں بولی مجھے بہت خوشی ہے کہ میرا پتر اب اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ مہینہ بھر کے لیے کہیں جائے تو ماں سے مشورہ کرنا تو دور بنا بتائے ہی چلا جاتا ہے۔شاباش میرے لاڈلے۔۔شاباش۔

وارث جان سردارنی کو منانے والے انداز میں اصل میں بچے کبھی کہیں گھومنے نہیں گئے تو ان کا بہت دل تھا اور اسکول میں چھٹیاں بھی تھیں تو بس ایک دم ہی بیٹھے بیٹھے پلان بنا۔

سردارنی نے دوبارہ طنزیہ انداز میں کہا واہ میرے پتر۔۔اب وہ منحوس کڑیاں ماں سے آگے ہو گئیں۔انہوں نے چلنے کو کہا تجھے جلدی میں ماں کو بتانا بھی یاد نہیں رہا۔

وارث جان کو ماں کی بات اور انداز پسند نہیں آیا مگر اس نے اس بات کے جواب میں خاموشی اختیار رکھی۔۔۔تجھے یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کہ تیری بھتیجی کے دن رکھنے ہیں دو دن بعد اس کے سسرال والے آرہے ہیں تو پہنچ جانا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے حیرت سے پوچھا کیا مطلب۔۔کس کے دن رکھے جا رہے ہیں؟

سردارنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا احمد کر رہا ہے منگنی کی رسم بڑی بیٹی عائشہ کی۔

وارث جان مسکراتے ہوئے ماشاءاللہ عائشہ اتنی بڑی ہو گئی اور پتا بھی نہیں چلا۔۔۔

پھر خود ہی دوبارہ سوال کیا کس سے کر رہا ہے عائشہ کی منگنی؟

تمہاری بڑی بہن آمنہ کے بیٹے سے۔۔وٹے میں آمنہ کی بیٹی لا رہا ہے۔

وارث جان کو ماں کا دو دن پہلے اطلاع دینا بالکل پسند نہ آیا اماں سائیں برا مت منانا

مگر میں حویلی سے ہی آیا ہوں۔۔سب نے رشتے طے کرنے کا پلان بنایا اور مجھے

کانوں کان خبر نہ ہوئی۔۔جب مجھے وہاں رہتے ہوئے ہر بات سے بے خبر رکھا گیا تو

میرے آنے نہ آنے سے کسی کو کیا فرق پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی نہایت غصیلے انداز میں میں نے تیری رائے نہیں مانگی۔۔ حکم دے رہی ہوں کہ پہنچ جانا اور ہاں اپنی ان منحوس بیٹیوں اور اس بدبخت رقیہ کو مت لانا۔ میں نہیں چاہتی خوشیوں پر کسی منحوس یا بدبخت کا سایہ پڑے۔

وارث جان نے بھی نہایت صفائی سے بناماں کا دل رکھے کہا اماں سائیں اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو میں کہیں جاتا ہی نہ۔۔ اب میں گاؤں سے بہت دور ہوں۔۔ آنا چاہوں بھی تو نہیں پہنچ پاؤں گا۔ میری ساری دعائیں دونوں بچوں کے لیے ہیں۔ ویسے بھی اماں سائیں جہاں میرے بچے اور بیوی نہیں آسکتے وہاں آکر میں کیا کروں گا۔

سردارنی نے پھر طنز کا تیر مارا پتر تو واقعی بہت بڑا ہو گیا ہے۔ تو اب میری حکم عدولی کرنے جتنا بڑا ہو گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایسا کچھ نہیں ہے۔ ایک تو میں گاؤں سے بہت دور ہوں۔ میں اس وقت پنجاب میں ہوں ہی نہیں۔۔ میں تو پٹھانوں کے علاقے سے بھی آگے نکل آیا ہوں۔ دوسرا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں بابا سائیں کو بتا کر اور اجازت لے کر آیا تھا۔انہیں پتا ہے کہ میں بچوں کو سیر کروانے لے کر گیا ہوں۔

سردارنی جنج تیری مرضی۔۔جیندارہ پترا۔۔رب راکھا۔

رقیہ نے نوٹس کیا کہ فون پر بات کرتے ہوئے وارث کا موڈ کافی خراب ہو گیا تھا۔۔

کال بند ہوئی تو رقیہ نے پوچھا کیا ہوا؟؟حویلی میں سب خیر میر ہے نا؟؟

ہاں احمد بھائی کی بیٹی اور آمنہ عدی کے بیٹے کے دن رکھے جا رہے ہیں جمعہ کو۔

رقیہ نے پریشان ہوتے ہوئے اس جمعہ کو مطلب دو دن بعد۔

ہاں اور وٹے میں آمنہ کی بیٹی لا رہا ہے احمد اپنے بیٹے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

وارث کی بات سن کر رقیہ حیران ہو گئی احمد بھائی کا بیٹا تو بہت بڑا ہے نا عمر میں ان کی بچیوں سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان رقیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حویلی میں یہ سب پہلے کب دیکھا گیا ہے۔وٹے میں شادی ہو گی تو نہ کوئی زمین آئے گی اور نہ ہی جائے گی۔

رقیہ اس بات کے جواب میں خاموش ہو گئ اور اس طرح لمبی خاموشی چھا گئ۔جب وہ لوگ کاغان کے روڈ پر چڑھے تو دوبارہ فون کی بیل بجی۔اب کی بار جہانگیر جان کی کال تھی۔

فون اٹھاتے ہی وارث جان بولا: سلام بابا سائیں

جہانگیر جان نے جواب میں بہت خوش دلی سے جواب دیا وعلیکم اسلام۔۔کیسا ہے میرا پتر؟

وارث جان مسکراتے ہوئے بالکل ٹھیک بابا سائیں جہانگیر جان نے بہت میٹھے انداز میں سوال کیا"اے دس بچیاں کیساں ہین تے رقیہ؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے بھی خوش ہو کر بتایا کہ سب خیریت ہے۔بچیاں سلام کہہ رہی ہیں باباسائیں۔۔

اس کے بعد نہایت سنجیدگی سے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے باباسائیں

جہانگیر جان نے پریشان ہوتے ہوئے سوال کیا اچھا سب خیریت ہے نا؟

کچھ دیر پہلے اماں سائیں کی کال آئی تھی۔۔بتا رہیں تھیں کہ دن رکھے جا رہے ہیں احمد کی بیٹی اور آمنہ کے بیٹے کے۔۔باباسائیں جب میں وہاں تھا تو مجھے کسی نے کچھ بتایا ہی نہیں اب یہاں کاغان سے میں کیسے دو دن میں حویلی پہنچوں۔اس کے علاوہ اماں نے بچیوں اور رقیہ کو بھی لانے سے منع کیا ہے تو۔۔تو باباسائیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

وارث جان اتنا ہی کہہ کر چپ ہو گیا۔

جہانگیر جان بہت پر سکون انداز میں بولے میں جانتا ہوں سب۔۔میرے پاس بیٹھ کر ہی کال کی ہے۔میں یہ بھی جانتا تھا کہ تو پریشان ہو رہا ہو گا اسی لیے میں نے تجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کال کی کہ تو اگر سہولت سے نہیں پہنچ سکتا تو پریشان مت ہونا۔۔پتر یاد رکھ اپنی بیٹیوں کے لیے تو ہی زمین پر خدا ہے اور خدا کبھی بے رحم نہیں ہوتا۔تو نے کچھ سال پہلے انہیں حویلی میں عزت سے رہنے کا جو عزم کیا تھا اسے ہمیشہ قائم رکھنا۔یہ حویلی جہانگیر جان کی ہے۔اس پر تیری اولاد کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا باقیوں کے بچوں کا۔۔تجھے ان لوگوں کے لیے پریشان ہو کر دوڑنے کی ضرورت نہیں جنہیں تیری خوشیوں یا پریشانیوں سے فرق نہیں پڑتا۔یہ نہ سمجھنا کہ میں ناراض ہوں۔ چل اب میری باری باری میری پوتیوں سے بات کروادے۔۔تاکہ میں ان کی آواز سن لوں۔

سب سے بات کرنے کے بعد وارث جان نے جہانگیر جان سے کہا بابا سائیں آپ کو کچھ اور بھی بتانا تھا بہت خاص۔

جہانگیر جہاں مسکراتے ہوئے تو پھر بتا انتظار کس بات کا ہے؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بابا سائیں آپ پھر سے دادا بننے والے ہیں اور میں واقعی اب اس وقت تک حویلی میں رقیہ کو نہیں لانا چاہتا جب تک بچہ نہ ہو جائے۔اس کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اور میں نہیں چاہتا کہ اماں سائیں یا کسی کی بھی جلی کٹی باتیں میری بیوی یا بچے کے نقصان کی وجہ بنے۔

جہانگیر جان نے بہت خوش ہوتے ہوئے تو نے یہ تو بہت خوشی کی خبر سنائی ہے۔ ٹھیک ہے پتر جیسے تیری مرضی۔رقیہ کو میرا بہت سا پیار دینا اور اس کا خاص خیال رکھنا۔اور ہاں کاغان میں ہوٹل جانے کی بجائے اپنے گھر جانا میں نے گل خان کو کال کر دی ہے۔وہ تمہارے پہنچنے تک گھر صاف کر چکا ہو گا اور کھانا بھی بنا چکا ہو گا۔

جی بابا سائیں دوسری طرف سے فون بند ہو گیا اور فون کے بارے میں کسی نے بھی کوئی بات نہ کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناران کاغان میں پہاڑ کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ہرے ہرے پہاڑوں پر سفید برف کی چادر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔سب ہی بہت خوش تھے۔ جھیل پر اپنی گاڑی میں نہیں جا سکتے تھے۔وہاں خاص قسم کی چھوٹی جیپ جاتی تھیں جنہیں بہت ٹرینڈ ڈرائیور چلاتے تھے۔وہاں روڈ پر سووں کی تعداد میں گاڑیاں کھڑی تھیں۔ریٹ فکس تھے پر گھنٹہ کے حساب سے۔ایک دن پہلے بکنگ کروانی ہوتی ہے۔وارث جان نے جیپ کی بکنگ کروادی۔کچھ ایڈوانس رقم دی۔گھومتے پھرتے اور وہاں کی مال روڈ پر پھرتے کافی وقت گزر گیا۔بچوں نے فرمائش کی کہ شام میں بار-بی-کیو کھانا ہے۔مگر گھر پر نہیں۔۔یہی مال روڈ سے۔کھاتے پیتے اور شاپنگ کرتے کافی دیر ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

وارث جان گھڑی دیکھتے ہوئے اب واپس چلیں پھر صبح سات بجے اٹھنا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بچوں کا بالکل بھی دل نہیں تھا واپس آنے کو مگر صبح جلدی اٹھنا تھا تو واپس آ گئے۔

واپس آ کر بچے تو شاپنگ دیکھ کر سونے چلے گئے۔وارث اور رقیہ گھر کے ٹیریس پر لگے لکڑی کے بڑے سے جھولے پر بیٹھ گئے۔ناران کا گھر بھی ایسی وادی میں تھا جہاں ایک طرف گہری گھائی اور دوسری طرف دریائے کنہار صاف دکھائی دیتا ہے۔رات کی خاموشی میں دریائے کنہار کا شور بہت سے قصے سناتا ہوا بہتا تھا۔ملازم گرم گرم کافی کے ساتھ تازہ بنے گرم گرم رول اور چھوٹے چھوٹے مرغی کے پیس تل کر لے آیا۔ٹھنڈے موسم میں گرم کافی بہت مزا دے رہی تھی۔

آپ منگنی کی رسم پر تو نہیں جا رہے مگر دونوں طرف آپ کے اپنے بہن بھائی کے بچے ہیں تو دونوں کو ہی کچھ نہ کچھ تو تحفے میں دینا ہو گا نا۔کیا سوچا ہے کیا دیں گے؟

وارث جان سر کھجاتے ہوئے کچھ بھی نہیں۔۔مجھے کون سا احمد بھائی یا آمنہ عدی نے بلایا ہے۔

رقیہ سمجھانے والے انداز میں بولی بری بات ہے۔۔ بڑوں کا غصہ بچوں پر کیوں نکالنا۔

وارث جان بات ٹالنے کی نیت سے اچھا دیکھیں گے۔

بچے جھیل سیف الملوک دیکھنے کے لیے بہت بیتاب تھے۔اس جھیل کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔رقیہ کے جگانے سے پہلے ہی سب خود بخود جاگ گئے۔ وارث جان کا ملازم گل خان اور میوہ خان دونوں ہی اس علاقے کے آبائی تھے۔ جیپ ڈرائیور انہیں اچھے سے جانتا تھا۔ صبح سات بجے جیپ ڈرائیور ان کے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔

جھیل کا راستہ بہت خطرناک تھا۔بہت باریک سی سڑک کہ چھوٹی جیپ مشکل سے پوری آئے اور وہ بھی پتھروں کی بنی سڑک جو شاید کئی سال پہلے علاقے کے لوگوں نے سیاحوں کو جھیل تک پہنچانے کے لئے اپنی مدد آپ کے تحت بنائی ہو اور اب وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی بہت بری طرح ٹوٹ پھوٹ چکی تھی۔ہر تھوڑے وقفے کے بعد لگے کہ جیپ الٹ جائے گی۔رقیہ تو سارے راستے دعائیں پڑھ پڑھ کر بچوں اور وارث پر پھونکتی رہی۔وارث کو لگا کہ رقیہ کی طبیعت ایسی نہیں تھی کہ ایسے راستے پر سفر کیا جاتا۔

تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے کی خطرناک مسافت طے کر کے جب وہ لوگ جھیل پر پہنچے تو جھیل کی خوبصورتی دیکھ کر راستے کی تھکاوٹ اور پریشانی کو بھول گئے۔چار گھنٹے تقریباً وہاں رہنے، کھانے پینے اور جھیل کی سیر کرنے کے بعد وہ لوگ واپسی کے لئے جیپ میں آ گئے۔آتے ہوئے جھیل دیکھنے کا جوش تھا۔واپسی پر سب تھک گئے تھے۔بچے تو گھر پہنچتے ہی کپڑے بدل کر سو گئے۔بہت زیادہ جھٹکے آنے کی وجہ سے رقیہ کی طبیعت کافی خراب ہو گئی اور اس کی خراب طبیعت کو لے کر وارث جان بہت پریشان ہو گیا۔

ناران کاغان سے واپسی کا سفر جلد طے ہو گیا۔واپسی پر سب تھک چکے تھے اور کوئی بھی کہیں گھومنا نہیں چاہتا تھا۔وارث جان واپسی کے سفر میں صرف راستے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تین جگہ رکا۔ کھانا کھانے اور کچھ آرام کرنے۔ بالا کوٹ کیونکہ وہ رقیہ کو بہت پسند تھا۔اس کے بعد چھانگلہ گلی وہ وادی وارث جان کو بہت پسند تھی اور جاتے وقت دکھائی بھی نہیں تھی۔ مری سے سیدھا ہی نکل گئے تھے اور پھر ایک دن اسلام آباد۔اسلام آباد ایک دن ٹھہر کر سیدھا ملتان آکر رکے۔جتنے خوش بچے جاتے ہوئے تھے واپسی پر گھر آکر بھی اتنے ہی خوش تھے۔راستے سے وارث جان نے کال کر دی تھی تو باورچی نے کھانا اور سب اہتمام کر دیا تھا۔ ملازماؤں نے گھر بھی صحیح طرح سے صاف کر رکھا تھا۔

گھر پہنچ کر سب گرم گرم پانی سے نہائے اور بچے تو بنا کچھ کھائے پیئے سو گئے۔اگلا سارا دن کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے نیند بہت اچھی آئی تھی سب کو۔۔اگلے دن شام تک کئی بار بچوں اور وارث جان کو جگانے کی کوشش کی رقیہ نے۔ مگر کوئی بھی جاگنے کو تیار نہ تھا۔رات تھوڑی دیر کے لیے سب اٹھے۔ کھانا کھایا اور بچے تو دوبارہ سونے چلے گئے۔وارث جان کچھ

دیر جاگا مگر مسلسل ڈرائیو کرنے کی وجہ سے اس کو بھی بہت تھکاوٹ ہو چکی تھی، پھر سونے چلا گیا۔

دو دن تھکاوٹ اور نیند پوری کرنے کے بعد وارث جان نے رقیہ سے کہا اسے گاؤں جانا ہے مگر جانے سے پہلے وہ یہاں ہسپتال میں اس کا باقاعدہ چیک اپ کروا کر فائل کھلوانا چاہتا ہے تو رقیہ جلدی تیار ہو جائے۔

راستے میں وارث جان نے اسے مشورہ دیا اگر اس کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تو وہ نوکری چھوڑ دے۔

ابھی تو ٹھیک ہوں، لیکن اگر لگا کہ میں تھک جاتی ہوں یا طبیعت زیادہ خراب رہنے لگی ہے تو وقتی طور پر جاب چھوڑ دوں گی۔

چیک اپ کروانے پر پتا چلا کہ جڑواں بچے ہیں۔ وارث جان جڑواں بچوں کا سنتے ہی خوش ہو گیا کہ رحمتیں (بیٹیاں) ہوئیں تو بھی دو ساتھ میں اور نعمتیں (بیٹے) ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو بھی دو۔رقیہ لمحہ بھر کو پھر ڈر گی کہ دو بیٹیاں، مگر پھر یہ سوچ کر خاموشی ہو گی کہ جو میرے خدا کی رضا۔

اس نے کئی بار کوشش کی کہ وارث جان کے چہرے سے اندازہ لگا سکے اس کے دل کا حال مگر وارث جان تو صرف اور صرف اس کے لیے پریشان نظر آیا اسے۔رقیہ اسے مطمئن دیکھ کر عجیب سی الجھن کا شکار ہو جاتی۔گاؤں میں ہسپتال مکمل ہو چکا تھا۔وارث جان ملک کے مشہور اور کامیاب ڈاکٹرز کو زیادہ تنخواہ پر وہاں ملازمت دے رہا تھا۔۔وہ چاہتا تھا کہ وہ ہسپتال ملک کے مشہور ترین ہسپتالوں میں شامل ہو۔سب سے اچھی بات یہ تھی کہ اس کے اپنے سارے گاؤں اور ارد گرد کے سب گاؤں کے لوگوں کے اس نے خود کارڈ بنوا دیئے۔ان سب کا بالکل مفت علاج ہونا شروع ہوا۔رقیہ ٹرسٹ ہسپتال نے چند ماہ میں پورے ملک سے شہرت پالی۔وہ ایک جدید طرز پر بنا ہوا بہت ہی زیادہ بڑا اور بہت خوبصورت ہسپتال تھا۔

www.novelsclubb.com

محبتوں میں یہی خوف کیوں مسلط رہتا ہے

میرے سوا بھی کسی سے اسے محبت ہے

وارث کے بھائی ابھی تک نہیں جانتے تھے کہ وارث نے اپنی جائیداد بچیوں یا رقیہ کے نام کی ہے، وہ دل ہی دل میں خوش تھے کہ وارث کے حصے کی جائیداد ان کے بیٹوں کو ملے گی۔ سردارنی اور سب اتنا ہی جانتے تھے کہ وارث نے ہسپتال والی ساری جگہ سردار جہانگیر جان سے خرید لی ہے اور ہسپتال اپنی بیوی کے نام پر بنوایا ہے۔ سردارنی تو اسی پر بہت ناراض تھی۔ مگر دل ہی دل میں خوش تھی کہ رقیہ بانجھ ہے تو کبھی نہ کبھی بیٹے کی کمی جوش مارے گی اور وارث جان اس بانجھ عورت

کو چھوڑ دے گا۔رقیہ امید سے ہے اس خبر کے پتا چلتے ہی حویلی میں سب کو سانپ سونگھ گیا۔

سردارنی کی رقیہ کے لیے دن بدن نفرت زور پکڑ رہی تھی۔سردارنی بہت کچھ روز سوچتی کہ کیسے رقیہ سے بدلہ لے اور روز ہی سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے ارادے کو رد کرتی کہ یہ طریقہ کار آمد نہیں کوئی اور۔وہ کچھ ایسا کرنا چاہتی تھی کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔وہ چاہتی تھی کہ رقیہ نام کا کانٹا بھی ہٹ جائے اور وارث جان ماں سے بدگمان ہوئے بنا واپس حویلی میں پہلے کی طرح رہنا شروع ہو جائے۔رقیہ میں خون کی کمی تھی تو اسے مہینے بعد کی بجائے ڈاکٹر دو ہفتے بعد ہی چیک اپ کے لیے بلا لیتی۔وارث جان نے ایک ملازمہ صرف اور صرف رقیہ کی خدمت کے لیے رکھی۔

سردارنی اب وارث جان پر پہلے سے بھی زیادہ محبت نچھاور کرنے لگی۔اس کے صدقے واری جاتی۔کھانے پینے میں اس کی پسند ناپسند کا خیال رکھا جانے لگا۔اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات کو نا صرف وارث جان بلکہ جہانگیر جان نے بھی نوٹ کیا۔ سردار جہانگیر جان نے ایک دن کہہ ہی دیا خیر تو ہے سردارنی۔۔ آج کل وارث جان پر بڑی محبت نچھاور ہو رہی ہے۔

سردارنی مسکراتے ہوئے پہلے تو اس کی بیوی موجود تھی وہ اس کا خیال رکھ لیتی تھی۔ میں نے توجہ دینا کم کیا کیا میرا پتر تو دن بادن کمزور ہونے لگا ہے۔

سردار جہانگیر جان نے عینک کو آنکھوں سے نیچے اتارتے ہوئے بہت غور سے وارث جان کو دیکھتے ہوئے میرے خیال میں اس کا پانچ کلو وزن بڑھا ہی ہو گا۔ تمہیں کہاں سے کمزور لگ رہا ہے۔

وارث جان شہر آیا رقیہ اور بچیوں سے ملنے تو پتا چلا کہ تین ماہ بعد عائشہ کی شادی ہے۔ وارث جان نے واپس جا کر یہ خبر رقیہ کو سنائی تو رقیہ پریشان ہوتے ہوئے مگر

وہی دن میری ڈیلیوری کے ہیں۔اس طرح تو میں اور بچے شامل نہیں ہو سکیں گے۔

وارث جان نہایت سنجیدگی اور فیصلہ کن انداز میں تمہیں اور بچوں کو شامل ہونے کی ضرورت بھی نہیں اور میں بھی کوشش کروں گا کہ صرف بارات پر جاؤں کیونکہ اب تمہیں میری زیادہ ضرورت ہے۔

رقیہ نے وارث سے پوچھا کیا کل تک آپ رک سکتے ہیں۔میرا چیک اپ ہے کل ۔۔آپ ساتھ ہوتے ہیں تو تسلی رہتی ہے۔

وارث جان مسکراتے ہوئے بالکل۔۔کیوں نہیں میں پرسوں صبح چلا جاؤں گا۔تم سے اور بچوں سے زیادہ ضروری کچھ بھی نہیں۔

اگلے دن چیک اپ کے دوران ڈاکٹر نے رقیہ کے پوچھنے پر اسے بتایا کہ تمہارے دونوں ہی بیٹے ہیں۔رقیہ نے تین بار کنفرم کیا۔ڈاکٹر نے الٹراساؤنڈ مشین کا رخ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی طرف کرتے ہوئے کہا خود دیکھ کر تسلی کر لو۔۔ تمہارے دونوں ہی بیٹے ہیں۔

رقیہ عجیب خوشی غم کی مکس کیفیت سے دوچار تھی۔اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وارث جان کو بتائے یا نہ بتائے۔رقیہ کو لگا شاید وارث پوچھے کہ آیا بچے کی جنس پتا چلی کہ نہیں؟ مگر وارث نے بالکل بھی سوال نہیں کیا۔چیک اپ اور میڈیسن لینے کے بعد وارث جان نے رقیہ کو گھر اتارا۔اسے کچھ کام تھا البتہ وہ شام میں تیار رہنے کا کہہ کر گیا کہ کھانا باہر کھائیں گے۔سارا دن رقیہ یہ طے نہ کر پائی کہ وارث جان کو بتائے یا نہیں۔شام میں وارث جان جب گھر آیا تو بچے تیار تھے مگر رقیہ تیار نہ تھی۔

www.novelsclubb.com

وارث جان نے پریشان ہوتے پوچھا تم ٹھیک ہو نا۔کیا ہوا؟؟ کیا موڈ نہیں باہر جانے کا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ عجیب کشمکش کا شکار تھی۔مجھے آپ سے کچھ بہت ضروری بات کرنی ہے۔

وارث جان رقیہ کے رویے اور انداز پر پریشان ہوتے ہوئے سب خیر تو ہے نا رقیہ۔

رقیہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ سچ بتائے یا چھپائے تو وہ عجیب کشمکش کی حالت میں بولی وارث۔۔۔۔وارث۔

وارث جان اب سچ میں گھبرا گیا تھا تقریباً ناراض ہوتے ہوئے کیا ہوا ہے؟ کچھ بولو بھی۔

رقیہ کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی جس سے وارث جان کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔وارث جان رقیہ کی آنکھوں کو پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہاں اداسی کے کچھ نہ تھا۔۔رقیہ نہایت سنجیدگی سے وارث جڑواں بیٹیاں ہیں، پھر سے بیٹیاں اور اب کی بار دو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان مسکراتے ہوئے رقیہ کے ماتھے پر آئی لٹ ہاتھ سے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بہت محبت بھرے انداز میں یہ تو خوشی کی بات ہے۔۔تم اس بات کو لے کر پریشان کیوں ہو۔اللہ تعالی نے قسمت میں بیٹا نہیں لکھا تو کوئی لڑائی تو ہے نہیں۔شکر ہے میرے مالک کا کہ اس نے مجھے صاحب اولاد بنایا ہے۔۔اگر وہ بیٹیاں بھی نہ دیتا تو میں کیا کر سکتا تھا۔۔اور یہ سب تو تم مجھے سمجھاتی تھی۔۔آج خود ہی اس بات پر پریشان ہو۔

رقیہ کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے تم تیار ہو جاؤ، ہم نے ابھی تک بچوں کی کوئی شاپنگ نہیں کی تو آج ہم پہلے اپنی بچیوں کی شاپنگ کر لیتے ہیں پھر کھانا کھائیں گے۔اب آہستہ آہستہ دونوں کے لیے شاپنگ کرنا شروع کریں نا۔

www.novelsclubb.com

رقیہ سمجھی تھی کہ شاید بیٹیوں کا سن کر وارث

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جان کا رویہ سخت ہو گا یا وہ پریشان ہو گا۔ایسا کچھ بھی نہ ہوا۔۔۔رقیہ کی محبت وارث جان کو یکسر بدل چکی تھی۔رقیہ مسکرانے لگی مگر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔بہت کوشش کے بعد بھی چند آنسو ضد کر کے آنکھوں سے باہر نکل ہی آئے۔۔وارث جان رقیہ کی اس کیفیت سے پریشان ہو گیا اب کیا ہوا۔۔تم ٹھیک نہیں رہتی تو زیادہ پھر نہیں سکتی۔اسی لیے کہا کہ تھوڑی تھوڑی شاپنگ کر کے ان دونوں کی چیزیں پوری کریں اور ہاں ان دونوں کے نام بھی تو ابھی سوچنے ہیں۔ بڑی دونوں کے تم نے رکھے،اب ان دونوں کے میں رکھوں گا۔

رقیہ وارث جان کے دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے مسکرا پڑی۔۔وارث اس کے اس انداز سے پھر پریشان ہو گیا۔میں صرف دیکھنا چاہتی تھی کہ بیٹیوں کا سن کر آپ کا ری ایکشن کیا ہوتا ہے۔۔۔۔وارث میری بیٹیوں کی دعا سن لی اللہ تعالی نے۔۔خدا کو آپ کی بیٹیوں کے لیے محبت پسند آ گئی۔

وارث جان بالکل بھی نہ سمجھا کہ رقیہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔۔اس نے سوالیہ نظروں میں رقیہ کی طرف دیکھتے ہوئے رقیہ کیا مطلب۔۔بچے ٹھیک ہیں نا دونوں۔۔تم ٹھیک ہو نا۔۔کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟

رقیہ کھلکھلا کر ہنسی اور آنسو آنکھوں سے نکل کر لبوں پر ٹھہر گئے سائیں جی۔۔۔ میں بھی ٹھیک ہوں اور بچے بھی بالکل ٹھیک ہیں۔۔اور بیٹیاں نہیں آپ دو عدد بیٹوں کے باپ بننے والے ہیں۔

وارث جان روہانسی سا ہو گیا۔۔اسے جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔اس نے رقیہ کی آنسو بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا تمہیں یقین ہے نا یہ سچ ہے۔ میرا خدا مجھ پر اتنا مہربان ہو گیا کہ ایک ساتھ دو دو بیٹے عطا کر رہا ہے مجھے۔

رقیہ مسکراتے ہوئے جی۔۔مجھے بھی ڈاکٹر کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا میں نے خود الٹراسونو گرافی مشین میں دیکھا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان کو بالکل بھی سمجھ نہیں آئی کہ کیا کرے۔اس نے ملازم سے کہا کہ فوراً جا کر تین صدقے کے بکرے لائے اور جلد از جلد صدقہ دے۔

اس کی کیفیت اس چھوٹے بچے کی سی تھی جو سالوں سے کسی من پسند کھلونے کو خریدنے کی خواہش میں دکان کے باہر کھڑا ہو مگر دکان کا مالک اسے اندر آنے کی اجازت بھی نہ دے اور آج اسے نا صرف اندر آنے بلکہ من پسند کھلونا اٹھانے کی اجازت بھی مل گئی ہو۔وہ کبھی رقیہ کے ہاتھ چومے، کبھی اس کی ماتھے پر آئی لٹ کانوں کے پیچھے کرے۔ کبھی اٹھ کر کمرے میں چکر لگانے لگے اور کبھی دوبارہ بیٹھ کر رقیہ کے ہاتھ چومے۔اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ساری دنیا رقیہ کے قدموں میں رکھ دے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبھی تو ختم ہوں گی یہ اداسیاں، یہ تنہائیاں

اک دن تو اچھا ہو گا چار دن کی زندگی میں

وارث جان نے سردارنی کو کال ملائی مگر اس کا فون مصروف تھا۔ وہ اپنی خوشی اپنے والدین کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سردار جہانگیر جان کو فون کیا اور انہیں یہ خبر دی۔ سردار جہانگیر جان بہت خوش ہوئے اور بیٹے کو بہت مبارک باد دی۔ کچھ بیس منٹ بعد سردارنی کی کال آئی۔ بہت خوش تھی۔۔۔ بہت دعائیں دے رہیں تھیں۔ رقیہ اور اس کے بیٹوں کو۔ انہوں نے وارث جان کو بتایا جب سے یہ خبر ملی ہے حویلی میں صدقہ خیرات شروع ہو گیا ہے۔ رقیہ کو بہت سی دعائیں دے کر سردارنی نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے رقیہ کے والدین کو بھی فون پر یہ خبر دی۔وہ بھی اپنی بیٹی کی خوشیوں میں بہت خوش تھے۔بچیوں کو جب پتا چلا ان کے دو دو بھائی آنے والے ہیں تو وہ بھی بہت خوش ہوئیں۔

شام کو جب شاپنگ کے لیے نکلے تو سب ہی بہت خوش تھے۔چھوٹی چھوٹی بہت سے ایک جیسی چیزوں کے سیٹ لیے گئے اور خاص خیال رکھا گیا کہ لڑکوں والے رنگ ہوں۔سوہا اور ماہا سے کہنے لگیں وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کسی کو نہیں کھیلنے دیں گی۔۔دادو کو تو بالکل نہیں وہ اچھی نہیں ہیں۔

رقیہ نے اسے سمجھاتے ہوئے بیٹا ایسے نہیں کہتے وہ بڑی ہیں۔آپ کی دادو ہیں۔۔ بس انھیں غصہ جلدی آجاتا ہے ورنہ وہ آپ دونوں کو بھی بہت پیار کرتی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دونوں بچیاں اس کی اس بات کو ماننے کو تیار نہ تھیں۔۔وارث جان نے رقیہ سے کہا بچوں کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں وہ وہی کہہ رہے ہیں جو انہوں نے آج تک دیکھا ہے۔

اب شاپنگ شروع ہوئی ان دونوں نئے آنے والے بچوں کے لیے ڈبل کوٹ بننے دے دی۔ڈبل پرام اور ڈبل جھولا سب کچھ آرڈر پر بننے دیا۔وارث جان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ساری دنیا کی خوبصورت چیزیں خرید لے۔بہت عجیب سی کیفیت تھی وارث جان کی۔وہ سب کچھ خرید لینا چاہتا تھا۔

رقیہ تھک گئی تو وارث جان نے کہا ٹھیک ہے آج کے لیے اتنا کافی ہے باقی اگلے ہفتے جب آؤں گا تب کر لیں گے باقی شاپنگ۔

www.novelsclubb.com

وہاں سے وہ لوگ رقیہ کے پسندیدہ اٹالین ہوٹل چلے گئے کہ رقیہ کا دل چکن لزانیہ کھانے کو تھا اور بچے بھی پیزا کھانا چاہتے تھے۔رقیہ تھک گئی تھی تو کھانے کے فوراً

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بعد وہ لوگ گھر آ گئے۔ ساری رات وارث جان شکرانے کے نفل پڑھتا رہا۔ فجر پڑھ کر سویا۔ رقیہ نے اسے جلدی نہ جگایا۔ اٹھا تو دوپہر کے کھانے کے وقت تھا۔ فریش ہو کر کھانا کھا رہا تھا کہ بار بار کسی کی کال آ رہی تھی۔ وارث جان گھڑی دیکھتے ہوئے میں ملتان سے واپس مڑا ہی نہیں ابھی۔۔ تو آج ملاقات ممکن نہیں۔۔ مجھے آتے آتے شام ہو جائے گی۔

کال بند ہوئی تو رقیہ نے پوچھا سب خیر ہے نا؟

ہاں فضل بہت اچھی ہوئی ہے اس بار آموں کی۔۔ تو بس اسی کے سلسلے میں کسی سے ملنا تھا۔ رقیہ نے مسکراتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

وارث جان بچوں اور رقیہ سے مل کر گاؤں پہنچا تو آگے سردارنی اسے منتظر ملی۔ وارث جان کو اکیلا دیکھ کر ناراض ہوتے ہوئے تو میری بہو اور بچیوں کو کیوں نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لایا۔میں تو اپنی بہو کی منتظر تھی۔وہاں اس کا خیال کون رکھے گا۔یہ کیا حرکت ہے وارث۔

وارث جان اپنی ماں کے بدلتے رویے کو بالکل بھی نہ سمجھا اور حیران ہو گیا اماں سائیں آپ نے مجھ سے کب کہا تھا کہ رقیہ اور بچیوں کو لاؤں۔

سردارنی نے بہت میٹھے انداز میں بالکل پتر میں نے تو نہیں کہا تھا مگر تجھے خود عقل ہونی چاہیے۔۔ایسی حالت میں اسے زیادہ توجہ اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔چاہے کتنی ہی پڑھی لکھی کیوں نہ ہو۔۔بچہ تو پہلی بار پیدا کرنے جا رہی ہے۔اسے کیا پتا کہ کیا احتیاط کرنی ہیں اور کیسے خود کا خیال رکھنا ہے۔ہماری نسل آگے بڑھنے جا رہی ہے۔۔اتنی منتوں مرادوں کے بعد اللہ تعالی نے میرے وارث کی سنی ہے۔اب کی بار میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی کے بدلے رویے پر سردار جہانگیر جان بھی بہت خوش تھے۔وارث جان ماں کی باتیں سن کر خوش ہونے سے زیادہ حیران تھا۔وارث کو جان آئے ایک دن گزرا تھا کہ آمنہ ملنے آگئی اور آتے ہی شور مچادیا کہاں ہیں رقیہ بھاوج؟

سردارنی وارث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھو اپنے بھائی سے۔۔وہ لایا ہی نہیں رقیہ اور بچیوں کو۔

ناصرف وارث جان بلکہ سردار جہانگیر جان کے لیے بھی یہ بدلہ انداز قابل تشویش تھا۔وارث جان سردار جہانگیر جان کے پاس بیٹھا کچھ زمینوں کے مسئلے پر بات کر رہا تھا۔وارث جان کی جگہ سردار جہانگیر جان بولے میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آج اتنے سالوں بعد کیسے سب کو یاد آیا کہ وارث کی بیوی تم سب کی بھاوج ہے اور بچیاں۔۔انہیں کس لیے یاد کر رہی ہو۔۔وہ تو منحوس ہیں نا؟؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آمنہ نے برا سا منہ بنالیا اب پرانی باتیں تو مت لائیں درمیان میں آپ بابا سائیں۔ خوشیوں کا موقع ہے۔گھر کی پہلی شادی ہے۔۔بچیاں نہیں ہوں گی تو کیا رونق لگے گی۔۔اور خاندان بھر میں بدنامی بھی ہو گی کہ چھوٹی مامی اور چھوٹی چاچی نے شادی میں شرکت نہیں کی۔رقیہ کا بھی دوہرا رشتہ ہے۔عائشہ کی مامی اور آفتاب کی چاچی۔اس کے بنا کیسے سب ہو گا۔

ابھی آمنہ یہ سب بول ہی رہی تھی تو سردارنی نے درمیان میں بات کاٹی یہ بھی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جانشین آرہا ہے میرے لاڈلے پتر کا اور وہ بھی دو دو ایک ساتھ۔۔۔ہمارا سب سے پہلا حق ہے ان کی خوشی کرنے کا اور رقیہ کو اس وقت مکمل آرام اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔یہاں اپنوں میں ہو گی تو چنگی طرح دیکھ بھال ہو گی۔کھانے پینے،آرام،اور پھر گاؤں کی تازہ ہوا۔

مہتاب بیگم مجھے بہت خوشی ہے کہ تم نے دل سے رقیہ کے لیے ساری کدورت نکال دی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی بہت ہی ناٹک والے انداز میں لو بھلا سردار جی وہ لڑکی اتنی بڑی خوشی ہمارے خاندان کو دے رہی ہے۔۔اس سے کیا نفرت رکھنی۔ویسے بھی بچوں سے ناراض ہوا جاتا ہے نہ کہ انہیں چھوڑا جاتا ہے۔وقتی غصہ تھا وقت کے ساتھ ختم ہو گیا۔

سردار جہانگیر جان جو ابھی تک دل میں سردارنی میں آئے بدلاؤ سے الجھے ہوئے تھے کیا تم سب واقعی بہت اچھے دل کی ہو۔

سردارنی نے جہانگیر جان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ وارث کی طرف دیکھنے لگی اب اے دس کہ گدوں لیار یا ہیں تو بچیاں تے رقیہ نو(اب یہ بتاؤ کہ کب لا رہے ہو بچیوں اور رقیہ کو)

www.novelsclubb.com

اماں سائیں بچیوں کی چھٹیوں میں ابھی دو ماہ باقی ہیں تو اس سے پہلے لانا تو ممکن نہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردارنی تقریباً ناراض ہوگئی مطبل کہ تو رقیہ نووی دوماہ تیکر نہیں لے کر آئیں گا۔ (مطلب تم رقیہ کو بھی دوماہ تک نہیں لے کر آؤ گے)

وارث جان بہت صفائی سے ماں کی بات کو منع کرتے ہوئے جی مگر فکر نہ کریں اس کی خوراک اور صحت کا مکمل خیال رکھ رہا ہوں میں اور اب بابا سائیں نے مجھے جو کام سونپا ہے تو میرا زیادہ وقت ملتان ہی گزرنا ہے۔ جب میں خود وہاں ہوں گا تو پوری طرح اس کا خیال رکھوں گا۔

سردارنی کچھ سوچتے ہوئے چل جینج تینوں ٹھیک لگے۔ (چل جو تمہیں ٹھیک لگے) مگر اک گل سن لے چنگی طرح بچے دی پیدائش اتے پینڈو وچ ہونی چاہئدے۔ ورنہ شریکہ سانوں جین نہیں دے گا گلاں کر کر کے کہ انے بھرے گار بار دے ہندیاں ۔۔نوں شہر وچ گلی بچہ جمدی پیئی سی (مگر ایک بات دھیان سے سن لو کہ پیدائش سے پہلے بیوی کو گاؤں لے آنا ورنہ برادری والے طعنے دیں گے کہ اتنے بڑے خاندان کے ہوتے بہو اکیلی سب سہہ رہی تھی۔)

کبھی مطلب کے لیے تو کبھی دل لگی کے لیے

ہر کوئی محبت ڈھونڈ رہا ہے اپنی زندگی کے لیے

وارث جان بہت خوش تھا کہ خدا صرف اسے بیٹے عطا نہیں کر رہا بلکہ اس کی ماں اور سب اس کے بیوی بچوں کو دل سے قبول کر رہے ہیں۔ وارث جان شہر آیا تو اس مرتبہ اس کے ساتھ سردارنی نے بہت سی گاؤں کی سوغات بھیجیں۔ خاص رقیہ کے لیے اور بچوں کے بھی دیسی گھی کے لڈو اور بہت کچھ خاص بنوا کر بھیجا گیا۔ رقیہ بہت حیران تھی سب کے بدلے رویے کو لے کر مگر ساتھ ساتھ خوش بھی تھی وارث جان کو خوش دیکھ کر۔ وارث جان کے ایک دوست نے اسے کال کی۔ وارث جان کی آواز کی کھنک بتا رہی تھی کہ بہت خاص دوست ہے اور بہت عرصے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بعد بات ہو رہی ہے۔وارث جان نے رات کے کھانے پر اسے فیملی کے ساتھ مدعو کیا۔

فون بند ہونے پر رقیہ کو بتایا اس کے بچپن کا دوست ہے۔اسے ساتھ پڑھتی لڑکی پسند تھی تو خاندان والے شادی کے خلاف تھے۔کیونکہ وہ ان کی برادری کی نہیں تھی۔وہ سب اس کی ضد کے آگے چپ ہو گئے اور شادی تو کر دی مگر شادی کے بعد اسے گھر اور جائیداد سے بے دخل کر دیا۔اس کے پاس سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں تھی تو وارث جان نے نا صرف رہنے کی جگہ دی بلکہ اس نے اپنا اور اپنی بیوی کا امریکہ میں پڑھائی کا ویزا اپلائی کیا تو سارا خرچ بھی وارث جان نے ہی اٹھایا اور آج کئی سالوں بعد وہ پاکستان آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

رات کھانے پر خاص اہتمام کیا گیا۔سات مختلف طرح بہت سی اقسام کے سلاد اور رائتے۔۔میٹھے میں بھی کئی طرح میٹھے بنائے گئے۔بچیاں اب بڑی ہو چکی تھیں مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج بہت عرصے بعد رقیہ نے خود ان دونوں کے لیے کپڑے نکالے۔شام چھ ساڑھے چھ بجے وارث جان کا دوست احتشام جنجوا اپنی فیملی کے ساتھ آیا۔

تین بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔پہلے بڑا بیٹا عاصم، پھر بیٹی عاصفہ، پھر بیٹا عامر اور دو بیٹیاں عمارہ اور آفسرہ۔احتشام کی بیوی حسنہ گھر کی سجاوٹ اور سارا انٹیرر دیکھ کر بے اختیار بولی گھر تو لگتا ہے کسی پروفیشنل سے ڈائیزین کروایا ہے آپ نے۔

وارث مسکراتے ہوئے نہیں یہ سب میری بیگم کی پسند اور سیلکشن ہے۔

حسنہ نے پوچھا آپ کی مسسز کہاں ہیں، نظر نہیں آرہیں۔

وہ نماز کی بہت پابند ہے اور اس وقت مغرب کی نماز پڑھنے گئی ہے۔۔نماز خود بھی وقت پر پڑھتی ہے اور سب کو ڈانٹ کر وقت پر پڑھواتی ہے۔

حسنہ کا خیال تھا کہ وارث کی بیوی گاوں کی ان پڑھ پینڈو عورت ہو گی۔جس سے بات کرنا اور سمجھنا مشکل ہو گا۔وہ جس وارث جان سے ملی ہوئی تھی وہ پڑھا لکھا ہو

کر بھی بالکل روایتی جاگیر دارنہ سوچ رکھتا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر رقیہ جب ڈرائنگ روم میں آئی تو اس کی سادگی اور خوبصورتی کے امتیاز کو دیکھ کر وہ بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی کہ یہ کوئی بہت پڑھی لکھی عورت ہے۔

حسنہ رقیہ کو دیکھ کر بولی بہت اعلی ذوق پایا ہے آپ نے۔ گھر کی سجاوٹ سے آپ کے ذوق کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

رقیہ مسکراتے ہوئے بہت بہت شکریہ۔

رسمی سی بات چیت ہوئی اور ملازمہ کولڈ ڈرنکز اور سوفٹ ڈرنکز لے کر آ گئی۔ حسنہ کو جان کر حیرت ہوئی کہ رقیہ ہارٹ ڈاکٹر ہے اور وہ ابھی سرجری میں اسپیشلائزیشن کر رہی تھی مگر اب وقتی طور پر اس نے جاب اور پڑھائی چھوڑ دی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے حیرت ہے وارث بھائی تو بہت مختلف طبیعت کے مالک ہیں تو۔۔۔۔۔رقیہ مسکراتے ہوئے "مختلف سوچ کے ہیں اس لیے میری جیسی بزی بیوی کے ساتھ بھی مزے میں ہیں ورنہ کوئی اور ہوتا تو وقت اور توجہ نہ ملنے کی شکایت کرتا۔

اس کے جواب پر وارث جان مسکرا اپڑا۔ باتوں باتوں میں پتا چلا کہ احتشام کو کچھ پیسوں کی ضرورت ہے امریکہ میں اپنا بزنس بڑھانا چاہتا ہے اور اسی سلسلے میں وارث سے ملنے آیا ہے۔

رقیہ کھانا لگوانے کا کہہ کر گئی تو احتشام بولا یار پڑھائی ختم کرنے کے بعد اب تک ہینڈ ٹو ماؤتھ ہوں۔ ہم دونوں دن رات محنت کرتے ہیں تو اتنی ہی کمائی ہوتی ہے کہ گھر کا خرچ چلے۔ تو تو جانتا ہت مجھے گھر والوں نے تو بہت سال پہلے ہر چیز سے بے دخل کر دیا تھا۔ میں نے تجھ سے مدد مانگنے کی بہت بار کوشش کی مگر لگتا تھا کہ فون پر بات کرنا اور اپنی مشکل سمجھانا ممکن نہیں۔۔۔ایک ڈر بھی تھا دل میں کہ جانے تو کیا سوچے تو بس مل کر تجھ سے بات کرنا اور مدد طلب کرنا چاہتا تھا۔

وارث جان نے احتشام سے پوچھا تم لوگ ٹھہرے کہاں ہو ملتان میں ہی یا کہیں اور

۔۔

احتشام نے بتایا کہ ہم اسلام آباد میں رکے ہیں۔حسنہ کے بڑے بھائی کے گھر۔۔

اس کے والدین کی تو ایک کار حادثے میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔

وارث جان نے افسوس کرنے اور فاتحہ پڑھنے کے بعد پھر سے سوال کیا اب ملتان

آئے ہو تو کہاں ملتان میں کہاں رکے ہو۔۔

اتنی دیر میں رقیہ واپس آ گئی کہ ڈائینگ روم میں آ جائیں کھانا لگ گیا ہے۔وارث

جان نے ملازم سے کہا بچوں کو بھی بلا لائے کھانے پر۔

جب تک یہ سب کھانے کے کمرے میں پہنچے دونوں بچیاں بھی وہاں آ گئیں۔ان

کے بات کرنے کا انداز۔۔ان کا اٹھنا بیٹھنا ان کی تربیت اور تہذیب کا پتا دے رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میز پر اتنے بہت سے کھانے دیکھ کر احتشام وارث سے مخاطب ہوا یار بہت زیادہ ہی اہتمام کر دیا ہے۔۔اتنی زحمت کی کیا ضرورت تھی۔

وارث جان ہنستے ہوئے میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا سوائے اطلاع دینے کے کہ میرا بچپن کا جگری یار بڑے سالوں بعد ملنے آرہا ہے۔باقی سب تو ہوم ڈیپارٹمنٹ والوں نے کیا ہے۔میں تو خود بھی اب دیکھ رہا ہوں کہ کتنا کچھ ہی بناڈالا ہے بیگم صاحبہ نے۔

وارث نے سوہا سے کچھ سرائیکی میں بات کی تو حسنہ نے پوچھا کہ آپ لوگ سرائیکی بولتے ہیں۔

جواب میں رقیہ بولی جی گھر میں ہم سرائیکی بولتے ہیں،انسان کتنا ہی امیر اور ماڈرن کیوں نہ ہو جائے اسے اپنے کلچر سے جڑے رہنا چاہیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حسنہ کو لگا کہ شاید وارث کے بچے سرائیکی کے علاوہ صرف اردو ہی بولنا جانتے ہوں گے۔ باتوں باتوں میں جانے کہاں سے بات نکلی اور وارث جان نے بتایا کہ اس کی دونوں بچیاں قرآن پاک حفظ کر چکی ہیں۔ انہیں نا صرف عربی زبان پر عبور ہے بلکہ فرنچ، ریشین اور سپانش بھی آتی ہے۔

احتشام بہت متاثر ہوا واؤ یار ماشاءاللہ۔۔ بہت خوب۔۔ بہت خوشی ہوئی یہ جان کر۔

کھانے کے بعد بچیاں سونے چلی گئیں کہ صبح ان کا اسکول تھا۔ احتشام کے بچوں کو پی-ایس- فور پر گیم لگوادی رقیہ نے ملازم سے کہہ کر کہ وہ بور نہ ہوں۔ احتشام اور اس کی مسسز، وارث اور رقیہ لان میں چلے گئے۔ وارث جان نے دوبارہ سوال کیا یار تو نے بتایا نہیں یہاں ملتان میں کہاں رکے ہو؟

ہوٹل میں۔۔ تین دن کی بس بکنک کروائی ہے پھر واپس اسلام آباد۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان رقیہ کی طرف دیکھتے ہوئے گیسٹ ہاؤس صاف کروایا ہوا ہے نا۔

جی وہاں باقاعدگی سے صفائی ہوتی ہے۔

احتشام بہت افسوس کی بات ہے کہ میرا گھر ہوتے ہوئے تم ہوٹل میں رکو۔ابھی ڈرائیور کے ساتھ جا کر سامان لے آؤاور تین کیا جتنے دن چاہے یہاں رکو۔

وارث رقیہ کو دیکھتے ہوئے ٹھیک کہا نا میں نے۔رقیہ مسکراتے ہوئے جی بالکل۔

احتشام اور حسنہ ڈرائیور کے ساتھ گئے تاکہ ہوٹل سے سامان اٹھا سکیں۔اتنی دیر میں رقیہ نے ملازمہ سے گیسٹ ہاؤس کے کچن میں ضرورت کا سارا سامان رکھوا دیا۔واش روم میں نئے تولیے،صابن،شمپو،الغرض ضرورت کی ہر چیز رکھوادی۔

فریج میں بھی دودھ،جوس،انڈے،چاکلیٹ ممکنہ ضرورت کی ہر چیز رکھوادی۔

جب رقیہ گیسٹ ہاؤس تیار کروا رہی تھی تو وارث جان اسے خوش کرواتے دیکھ رہا تھا۔تم صرف ایک اچھی بیوی ہی نہیں ایک بہت اچھی دوست اور ساتھی بھی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج مجھے اپنی زندگی کا ایک بہت اہم فیصلہ کرنا ہے۔اور میرے خیال میں تمہارے علاوہ اور کوئی بھی مجھے بہترین مشورہ نہیں دے سکتا۔

وارث جان اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا اور کسی گہری سوچ میں کھو گیا۔وارث کو اس طرح الجھا دیکھ کر رقیہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔سب خیر تو ہے نا سائیں جی۔احتشام یہاں پیسے مانگنے آیا ہے۔۔اپنا کاروبار کرنا چاہتا ہے۔مجھے اس وقت سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا مناسب ہے۔نہیں دیتا تو بچپن کا یارانہ جاتا ہے اور دینا ابھی اس لیے مشکل ہے کہ میں نے ہسپتال پر بہت پیسہ لگایا ہے۔وہ کہہ رہا ہے کہ ادھار چاہیئے واپس کر دے گا جب اس کا کام صحیح سے چل پڑے گا۔اب کب تک واپس کرے گا اور کرے گا بھی کہ نہیں میں اسی میں الجھ گیا ہوں۔

www.novelsclubb.com

رقیہ پوری توجہ سے وارث کی بات سنتی رہی۔۔اس کے خدشات اور پریشانی کو سکون سے سننے کے بعد رقیہ بولی آپ کی ساری بات سننے کے بعد ایک آئیڈیا ذہن میں آیا ہے۔ان کے پاس نیشنلٹی ہے۔انہیں پیسوں کی ضرورت ہے۔امریکہ اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت سے دوسرے ملکوں میں حکومت نے کچھ رقم مختص کر رکھی ہے کہ اتنے پیسوں کی جائیداد لو یا کاروبار میں لگاؤ تو وہ آپ کو اور آپ کے سارے فیملی ممبرز کو نیشنلٹی دے دیتے ہیں تو کیوں نا آپ اسے کہو کہ آپ اس کے ساتھ پارٹنر شپ پر کام کرو گے۔ پیسہ آپ کا اور فی الحال کچھ وقت تک محنت اس کی۔ پھر جب ڈلیوری سے فارغ ہوں گے تو ہم بھی چکر لگا لیں گے۔ اس طرح دو باتیں ہوں گی۔ آپ کا پیسہ ہو گا اور آپ کاروبار میں حصہ دار بھی ہوں گے اور ساتھ کے ساتھ ہمارے بچوں کے پاس امریکہ کی نیشنلٹی بھی ہو جائے گی۔

ہمارے پاس خدا کا دیا سب کچھ ہے۔ ہم کیوں اپنے خون کے رشتے، اپنی زمین اور جائیداد سب کچھ چھوڑ کر پردیس جا کر بسیں گے؟

www.novelsclubb.com

رقیہ نے نہایت سنجیدگی سے سمجھاتے ہوئے کہا ہم بسنے کب جا رہے ہیں مگر جب آپ دو ڈھائی لاکھ ڈالر خرچ کرو گے تو عوض میں فائدہ تو لینا چاہیے نا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان نے رقیہ سے سوالیہ انداز میں پوچھا میں بابا سائیں سے مشورہ کر لوں کیا؟۔۔۔انہوں نے حامی بھری تو ٹھیک ہے۔

رقیہ نے مسکراتے ہوئے ہاں بالکل اتنے بہت سے پیسے خرچنے سے پہلے بابا سائیں سے مشورہ تو کرنا لازم بنتا ہے۔آخر وہ ہمارے بڑے ہیں اور زیادہ سمجھدار بھی۔۔ یقیناً وہ ہمارے فائدے کی ہی بات کریں گے۔

انھیں واپس آتے کافی دیر ہو گئی۔رقیہ سونے چلی گئی اور وارث لان میں بیٹھا منتظر تھا۔جیسے ہی گاڑی گیسٹ ہاؤس کے سامنے جا کر رکی۔وارث جان نے ملازم کے ساتھ بچے بھی بھجوا دیئے۔اگلے دن فجر کی نماز کے بعد وارث جان گاؤں کے لیے نکل گیا۔وارث نے رقیہ سے کہا کہ اگر احتشام پوچھے تو یہی بتائے کہ کہیں کام سے گیا ہے۔"دن چڑھنے سے پہلے وارث جان گاؤں پہنچ چکا تھا مگر حویلی کی بجائے وہ ڈیرے پر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردار جہانگیر جان نو بجے تک ڈیرے پہنچ جاتے تھے۔وارث نے ملازموں سے ناشتہ بنوا کر کیا۔۔ابھی چائے پی رہا تھا کہ سردار جہانگیر جان پہنچ گئے۔ صبح صبح بیٹے کو ڈیرے پر بیٹھا دیکھ کر بولے خیر نال آیا ہیں ناتو۔حویلی کیوں نہیں آیا۔

بابا سائیں مجھے آپ سے کچھ بہت ضروری بات کرنی تھی اور واپس ملتان پہنچنا ہے۔ حویلی آتا تو اماں سائیں کے ہزاروں سالوں کے جواب دینے پڑتے۔بابا سائیں آپ کو احتشام جنجوا یاد ہے؟

سردار جہانگیر جان کچھ سوچتے ہوئے تیرا وہی یار نا جس نے برادری کے خلاف جا کر شادی کی تھی۔کیا ہوا اسے۔

وارث ہوا تو کچھ نہیں بابا سائیں وہ آج کل آیا ہوا ہے اور اسے کاروبار کے لیے رقم درکار ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ کہہ کر وارث جان نے اپنے اور رقیہ کے درمیان ہوئی ساری بات بتائی۔ سردار جہانگیر جان نے رقیہ کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا ٹھیک ہی سوچا ہے جو تم دونوں نے مل کر سوچا ہے۔

وارث جان شام تک واپس بھی آ گیا۔ دوپہر کو کھانا تیار کروا کر رقیہ نے گیسٹ ہاؤس بھجوا دیا۔ التبہ رات کھانے پر وارث جان نے کال کر کے بلا لیا اور سارے معاملات دونوں کے درمیان طے ہو گئے۔ تین دن بعد وہ لوگ چلے گئے اور طے ہوا کہ جاتے ہی وارث جان کے دستاویزات جمع ہوں گے۔ اس طرح ان کے جانے کے مہینے کے اندر اندر وارث جان بھی امریکہ دو ہفتوں کے لیے چلا گیا۔۔ وہاں چلتی ایک شوگر مل اور ایک سیمنٹ کی فیکٹری خریدنے کے علاوہ واشنگٹن میں بہت خوبصورت گھر بھی خرید کر آیا فیملی کے لیے۔۔ اس کے ساتھ ساتھ فیملی کے کاغذات جمع کروا آیا۔ دو ماہ گزر گئے اور بچوں کی چھٹیاں شروع ہو گئیں۔ دوسری طرف وارث جان اور اس کی فیملی کے امریکہ میں نیشنلٹی کے آفیشل دستاویزات

بھی آ گئے۔وارث جان نے سردانی کو کال کی کہ وہ رقیہ اور بچوں کو لے کر آ رہا ہے۔

حیثیت ہے نظر تغافل بھی ان کی

بہت دیکھتے ہیں جو کم دیکھتے ہیں

سردارنی نے گھر کو دلہن کی طرح سجایا۔رقیہ اور بچیوں کے کمروں کی خاص صفائی کروائی۔بہت سے صدقے خیرات کا بندوبست کیا گیا۔رقیہ یہ سب دیکھ کر حیران تھی جبکہ بچیاں بہت خوش تھیں۔ان سب سے زیادہ وارث جان خوش تھا۔بہت شاندار کھانے کا بندوبست کیا گیا۔رقیہ سات آٹھ سال بعد واپس حویلی میں آئی تھی۔بہت چھوٹی چھوٹی بچیاں یہاں سے گئیں تھیں۔اس وقت انہیں کہا جاتا تھا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ سوتیلی ماں ہے۔ کسی نوکر کی بیٹی ہے۔ تم میں سے کسی کی سگی ماں نہیں۔ وہ تب سگی اور سوتیلی کا فرق نہیں جانتی تھیں۔ انہیں تو پہلی بار ماں ملی تھی اور انھیں لگتا تھا ماں کوئی پری یا فرشتہ ہوتی ہے جو اتنا خیال رکھتی اور محبت دیتی ہے۔

اب دونوں بڑی اور سمجھدار ہو گئیں ہوئیں تھیں۔ سگے اور سوتیلے کا فرق بہت اچھے سے جانتی تھیں۔ وہ اپنے اپنے بارے میں مکمل سچ جان چکی ہوئیں تھیں مگر آج بھی انہیں یہی لگتا تھا کہ ماں صرف رقیہ جیسی ہوتی ہے، نہ سگی ہوتی ہے اور نہ سوتیلی۔ ماں تو ایک پری یا فرشتہ ہوتا ہے جو آپ کو ہر مشکل سے بچاتا اور آپ کی ہر خواہش پوری کرتا ہے۔ سردانی نے رقیہ سے سفر کی وجہ سے اسے تھکاوٹ ہو گی ہو گی تو وہ کچھ دیر آرام کر لے۔

www.novelsclubb.com

رقیہ اور بچیاں اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں اور وارث جان ماں کے پاس بیٹھ گیا۔ آج وارث جان بہت خوش تھا اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے واپس ماں مل گئی ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور آٹھ سال پہلے جتنی خوشی اسے رقیہ کو پا کر ہوئی تھی،اس سے کہیں زیادہ خوشی اسے واپس اپنی ماں پا کر ہوئی۔

سردانی نے بتایا شام میں کچھ گود بھرائی کی رسومات کرنی ہیں اور یہ بھی کہ رقیہ اب بچہ ہونے کے بعد سوا ماہ تک یہیں رہے گی۔

وارث جان ماں کو بالکل بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا وہ بخوشی مان گیا۔شام میں سردانی نے رقیہ کی والدہ کو بھی رسم میں شامل ہونے کے لیے بلایا۔پہلے گود بھرائی کی رسم کی گئی اور پورے گاؤں میں خیرات بانٹی گئی۔پھر اور بہت سی علاقائی رسومات کی گئیں۔رقیہ کے آرام اور خوراک کا خاص خیال رکھا جانے لگا۔وارث جان جب بھی سردانی کے پاس بیٹھتا سردارنی بیٹے اور رقیہ پر واری جاتی،آنے والوں کی سلامتی اور رقیہ اور وارث کا ساتھ بنے رہنے کی دعائیں دینا شروع ہو جاتی۔وارث جان بس ماں کے ہاتھ چوم کر رہ جاتا۔وارث جان کا خیال تھا کہ اس وقت وہ دنیا کا سب سے امیر ترین انسان ہے۔جس کے ماں باپ اس سے راضی اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوش ہیں۔اس کے محبت کرنے والے والدین، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سب ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے بہت خوشی سے رہ رہے ہیں۔

ساتھ ساتھ گھر میں احمد کے بیٹی اور آمنہ کی بیٹے کی شادی کی تیاریاں ہو رہیں تھیں۔ ان سب کے باوجود سردانی رقیہ کی خوراک اور آرام کا خیال خود رکھتی اور وارث بنا کچھ کہے یہ سب نوٹ کرتا اور باتوں باتوں میں رقیہ کے دل میں اپنی ماں کی جگہ بنانے کی کوشش میں لگا رہتا اور اسے سمجھاتا کہ ماضی میں ہوئی باتیں بھول کر نئی زندگی کی شروعات کی جائے۔۔جہاں سب بہت اچھا ہے اور سارا خاندان ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے ہے۔رقیہ وارث جان کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھی مگر سردانی کی اتنی محبت اسے کئی وہموں میں ڈالتی جسے وہ اپنے دماغ کا خلل کہہ کر جھٹک دیتی۔وقت گزرتا رہا اور خدا خدا کر کے وہ وقت آیا جس کا وارث اور رقیہ کو بہت انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ کی شام سے طبیعت بہت بے چین تھی۔وارث جان کسی کام سے دو دن سے گاؤں سے باہر جانا تھا۔ڈلیوری میں ابھی تقریباً ایک ہفتہ پڑا تھا۔۔۔رقیہ کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی تو اس نے وارث جان کو کال کی۔۔وارث جان نے تسلی دی اماں سائیں اور سب موجود ہیں اور انشاءاللہ میں بھی پہنچ رہا ہوں۔

رقیہ کو درد کے علاوہ عجیب بے چینی تھی۔رات وہ اپنے کمرے میں سونے کی بجائے بچیوں کے پاس چلی گئی۔بچیوں سے بہت سارا پیار کیا۔۔انہیں بہت کچھ سمجھایا اور پھر انہیں کہانی سنا کر سلایا۔اس کا بہت سارونے کو دل کر رہا تھا۔دوبارہ وارث جان کو کال کی تو اس نے بتایا کہ وہ فجر سے پہلے پہلے گھر ہو گا۔فجر کی نماز وہ انشاءاللہ گھر پر پڑے گا۔رقیہ نے اپنے والدین سے بھی بات کی اور پھر نفل پڑھنے لگی۔بہت دعائیں کیں کہ اس کے بیٹوں کو خدا خیریت سے دنیا میں لائے۔دعا مانگ رہی تھی کہ اس کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رقیہ نے ملازمہ سے کہا سردانی کو بتائے۔ سردانی جاگ رہی تھی اسے اندازہ تھا کہ دوچار دن میں کسی بھی وقت رقیہ کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ سردانی کمرے میں آتے ہوئے نیم گرم دودھ میں دیسی گھی کا چمچ بھر کر ڈال کر لائی کہ اس کو پینے سے درد کا احساس کم ہو گا۔ ہسپتال جانے کی بجائے سردانی نے خاندانی دائی زبیدہ کو بلوایا۔ رقیہ نے وارث کو دوبارہ کال ملائی مگر اس کی طبیعت زیادہ خراب تھی۔ بات نہ کر سکی۔ اس سے وہ دودھ بھی پیا نہیں جا رہا تھا مگر سردانی نے بہت محبت سے اسے زبردستی پورا گلاس دودھ کا پلایا کہ اس وقت بہت ضروری ہے۔ بمشکل ہی دودھ ختم ہوا تھا کہ رقیہ درد سے کراہنے لگی۔ رقیہ کو لگنے لگا جیسے اس کے اندر کچھ پھٹ گیا ہے۔ اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وارث رقیہ کی کال کی وجہ سے پریشان ہو گیا۔ وہ بہت تیز رفتاری سے گاڑی چلاتا ہوا بیس منٹ سے پہلے گھر پہنچ گیا۔ یہ سب غیر متوقع تھا۔ سردانی نہیں چاہتی تھی کہ اس موقع پر وارث جان یہاں ہوتا۔ رقیہ کی ایسی حالت دیکھ کر وارث جان کا ذہن

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لمحہ بھر کو جیسے شل ہو گیا۔وارث جان اتنی زور زور سے رقیہ کا نام لے کر چلایا کہ ساری حویلی میں واویلا مچ گیا کہ رقیہ کی سانسیں اکھڑ رہی ہیں۔وارث نے اسے گود میں اٹھا کر گاڑی میں بیٹھایا اور ہسپتال کے لیے نکل کھڑا ہوا یہ کہتے ہوئے کہ اماں آپ بچوں کی چیزیں لے کر پہنچ جائیں۔یہ سب کچھ سردانی کے پلان کے خلاف تھا۔ہسپتال پہنچا تو رقیہ کی سانسیں تقریباً رک چکی تھیں۔ڈاکٹر فوراً اسے ڈلیوری روم میں لے کر گئے۔

وارث جان بے چینی سے خدا سے ماضی میں ہوئے گناہوں پر معافی مانگ رہا تھا۔اسے وحشت ہونے لگی۔۔اسے محسوس ہوا کہ کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔وارث جان نے بے چینی کے عالم میں خدا سے ماضی میں ہوئی غلطیوں پر معافی مانگ کر رو رو کر رقیہ کی زندگی کی دعائیں مانگنے لگا۔کچھ دیر میں رقیہ کے والدین اور سردار جہانگیر جان پہنچ گئے۔سردار جہانگیر جان کے ساتھ دو ملازمائیں آئیں بچوں کی دیکھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھال کے لیے۔وارث جان کے پوچھنے پر کہ سردارنی کیوں نہیں آئی، سردار جہانگیر جان نے بتایاوہ گھر رہ کر رقیہ اور بچوں کے لیے دعامانگ رہی ہے خدا سے۔

ڈلیوری روم سے نرس باہر آئی اور اس نے اطلاع دی کہ رقیہ کو بہت زیادہ مقدار میں زہر دیا گیا ہے۔

وارث جان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔نرس نے کچھ کاغذ سائن کرنے کو کہے جن پر لکھا تھا کہ پیدائش کے دوران کسی بھی حادثے کی ذمہ داری ہسپتال والوں کی نہیں۔

اس نے یہ بھی کہا کہ یہ پولیس کیس ہے۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر آئی اور کہنے لگی ہم پوری کوشش کریں گے آپ کے دونوں بچوں اور مسسز کو بچالیں۔مگر یہ بالکل ناممکن ہے کیونکہ زہر جسم میں پھیل چکا ہے۔اگر وہ تینوں صحیح سلامت بچ جاتے ہیں تو اسے اللہ کا معجزہ سمجھنا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان زمین پر گر گیا پوری طاقت اکٹھی کر کے چلایا ڈاکٹر صاحبہ آپ رقیہ کو بچانا۔۔مجھے رقیہ چاہیے۔۔مجھے بیٹے نہیں چاہیں۔۔مجھے میری رقیہ چاہیے ہر قیمت پر۔۔

وارث جان روتے ہوئے سجدے میں گر کر دعائیں مانگنے لگا یا اللہ مجھے بیٹے نہیں چاہیں۔۔مجھے میری رقیہ چاہیے۔۔میری رقیہ

جہانگیر جان سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ سب سردارنی نے کیا ہے۔

جہانگیر جان نے ساتھ آئی ملازماؤں سے پوچھا سچ سچ کہو یہ کس کی حرکت ہے ورنہ میں پولیس والوں کو تم دونوں کے نام دے دوں گا۔میں جانتا ہوں کہ تم دونوں جانتی ہو یہ کس کی حرکت ہے۔سچ سچ بتا دو ورنہ تم دونوں بلاوجہ ماری جاؤ گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان سب سن رہا تھا اور وہ بھی جاننا چاہتا تھا کہ حویلی میں کون اس کی خوشیوں کا دشمن ہے۔

ایک ملازمہ جو عمر میں کافی زیادہ بڑی تھی بولی سردار سائیں میرے منہ میں خاک مگر یہ سب سردارنی نے کیا ہے۔

اب کی بار جہانگیر جان کی بجائے وارث جان ملازمہ پر چلانے لگا بکواس بند کرو۔ خود کی جان بچانے کے لیے تم اب الزام میری ماں پر لگاؤ گی۔۔۔ میری ماں پر۔۔۔ وہ بھلا یہ سب کیوں کریں گی۔

ملازمہ جو وارث جان کے چلانے پر گھبرا گئی تھی روتے ہوئے بولی سردارنی نے خود ہی دودھ بنایا تھا اور خود ہی پلایا بھی تھا رقیہ بی بی کو۔۔۔ اس میں گھی، شہد اور زہر کی کافی مقدار ملائی تھی۔ سردار سائیں آپ کی پہلی دونوں بیویوں حبیبہ بی بی اور فوزیہ بی بی کو بھی سردارنی نے ہی زہر دیا تھا اور کیوں دیا زہر ہم ملازموں کو کیا پتا۔ آپ

بڑے لوگ ہو۔۔۔حویلی میں سوال کرنے کی اجازت کس کو ہے سردار سائیں۔ سردانی سائیں نے سب کو زبان اور آنکھیں بند رکھنے کا حکم دے رکھا ہے۔سردار سائیں آپ کو میں نے اپنے ہاتھوں میں کھلا کر بڑا کیا ہے۔۔آپ کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی مجھ سے۔۔۔اس لئے سب سچ بتا دیا۔

وارث جان کے سامنے ماضی کی ساری باتیں گھومنے لگیں اور اسے خیال آیا کہ ہر بار بچے کی پیدائش کے بعد اس کی بیویاں کیوں مر جاتیں تھیں۔۔اس نے تو کبھی یہ سوچا ہی نہیں کہ اس کی ماں یہ سب کر رہی ہے۔وہ جیسے نیم پاگل ہو گیا اور جہانگیر جان کے پاس تقریباً گرتے ہوئے بوئے بابا سائیں میری ماں ہی میری خوشیوں کی دشمن نکلی۔۔میری اپنی ماں۔۔۔۔رقیہ کو کچھ ہوا تو میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ میں پوری حویلی کو آگ لگا دوں گا۔

سردار جہانگیر جان کچھ کئے بنا ہی خود کو وارث جان کا مجرم سمجھنے لگے۔انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کہیں یا کریں۔وہ بیٹے کو جھوٹا دلاسہ دینے کی بھی ہمت

نہیں کر پا رہے تھے۔کچھ آدھے پونے گھنٹے بعد نرس نے بتایا کہ آپ کے دونوں بیٹے ماشاءاللہ بالکل ٹھیک ہیں مگر انہیں مزید چیک اپ کے لیے آئی-سی-یو میں بھیجا جا رہا ہے کہ ایک بار مکمل طرح سے تسلی کر لی جائے بچوں کی۔

وارث جان جو بیٹوں کا زمانوں سے منتظر تھا۔اسے دو دو بیٹے ایک ساتھ ملنے پر بھی کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔اس نے نرس سے پوچھا رقیہ۔۔میری رقیہ کیسی ہے۔ اس کی حالت کیسی ہے۔وہ ٹھیک ہے نا؟

ابھی ہم آپ کو اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکتے۔۔۔ڈاکٹر ان کے اندر سے زہر کو مکمل طرح سے نکالنے کی کوشش میں ہیں آپ دعا کریں ان کے حق میں۔۔۔ابھی کچھ دیر میں ڈاکٹر باہر آتیں ہیں تو ان سے پوچھ لیں۔

کوئی ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر آئی تو وارث جان پاگلوں کی طرح اس کی طرف دوڑا اور تقریباً نیم پاگل انداز میں بولا ڈاکٹر صاحبہ میری رقیہ۔۔۔رقیہ؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈاکٹر پریشانی کے عالم میں بولی سردار صاحب ہم نے زہر نکال تو دیا ہے مگر آپ کی مسسز کی جان کو ابھی چوبیس گھنٹے تک خطرہ ہے، زہر پوری طرح پھیل چکا تھا۔ اگر چوبیس گھنٹے تک ہوش آتا ہے تو ٹھیک ورنہ خدا کی رضا کے آگے ہم ڈاکٹر بھی کیا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر کچھ آگے بڑھتے ہوئے رک گئی اور واپس مڑ کر وارث جان سے مخاطب ہوئی آپ کو پتا چلا کہ زہر کس نے دیا ہے؟ وارث جان نے اپنی ماں کا نام کیسے بتاتا اس نے بات ٹالتے ہوئے کہا میں حویلی میں نہیں تھا۔ رقیہ کو ہوش میں آئے گی تو وہ ہی بتا سکتی ہے۔

ڈاکٹر کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان وضو کر کے آیا اور نفل پڑھ کر خدا سے رحم کی بھیک مانگنے لگا ساری دولت چھین لے اس سے۔۔یہ بیٹے بھی بے شک واپس لے لے مگر اس کی رقیہ کو زندگی بخش دے۔

تقریبا سولہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ابھی تک رقیہ کو ہوش نہیں آیا تھا۔جہانگیر جان رات سے بیٹے کو روتے اور پاگلوں کی طرح کی حرکتیں دیکھ کر اندر ہی اندر ٹوٹ چکے تھے۔وہ بھی بہت شدت سے خدا سے اپنے بیٹے کی خوشیاں اسے واپس لوٹانے کی دعائیں مانگ رہے تھے۔سر ادر جہانگیر جاننے وارث جان کے کندھے پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا پتر اگر مول دے کر رقیہ کی زندگی خریدی جا سکتی ہوتی تو قسم مجھے میرے پیدا کرنے والے کی میں اپنی ساری جاگیر دے کر اپنے پتر کی رقیہ اسے واپس لا کر دیتا۔مجھے معاف کر دے کہ میں اس سب سے بے خبر تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان خاموش رہا۔نرس نے آکر بتایا آپ کی مسسز کو ہوش تو آگیا ہے۔مگر ان کی حالت ٹھیک نہیں۔ان سے کوئی مل نہیں سکتا جب تک پولیس بیان نہیں لے لیتی۔

کچھ ہی دیر میں پولیس پہنچ گئ۔سردار جہانگیر جان اور وارث جان کو دور سے ہی جھک کر سلام کرتے ہوئے وہ لوگ رقیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔باہر نکلے تو سردار جہانگیر جان سے بولے سردار سائیں معذرت مگر ہم ڈیوٹی پر تھے۔

جہانگیر جان کے پاس کہنے کو تو کچھ نہیں تھا وہ پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر لائے مگر لب خاموش رہے۔

رقیہ آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔وارث کے قدموں کی آواز پر آنکھیں کھول کر بہت مدھم آواز میں بولی ملے اپنے بیٹوں سے آپ۔۔کیسے ہیں وہ؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان روہانسا سا ہو گیا نہیں میں نے اللہ تعالی سے کہا تھا میری رقیہ کو ٹھیک کر دو تو پھر ہم دونوں مل کر اپنے بیٹے دیکھیں گے۔

پھر وارث جان نے رقیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا رقیہ تمہیں زہر کس نے دیا تھا؟

آپ کی والدہ نے۔۔میری طبیعت خراب ہو رہی تھی میں نے ملازمہ سے کہا کہ انہیں بلا لاؤ ہسپتال چلنا ہے تو وہ گرم دودھ لائیں جو زبردستی مجھے پلایا کہ اس سے درد کم ہو گا اور ساتھ میں دائی زبیدہ کو بھی لائیں تھیں۔وہ تو خدا کا کرنا آپ وقت پر پہنچ گئے۔

وارث جان نے اپنے خاص ملازم "جگو" کو کال ملائی ابھی کے ابھی میری دونوں بچیوں کو لے کر ہسپتال پہنچو۔۔دس منٹ کے اندر اندر۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حویلی میں بھی کہرام مچ چکا تھا کہ رقیہ کو زہر دیا گیا تھا مگر وہ قسمت کی دھنی ہے بچ گئی۔ سردارنی غصے میں پاگلوں کی طرح پوری حویلی میں چکر لگا رہی تھی اور آئندہ کا لائحہ عمل دماغ میں ترتیب دے رہی تھی بیٹے کو اب کیسے شیشے میں اتارنا ہے کہ اتنے میں وارث کا خاص ملازم "جگو" پہنچ گیا۔ سردانی جانتی تھی کہ جگو وارث جان کے کہنے پر کسی کی بھی جان لے سکتا ہے اور اپنی جان دے بھی سکتا ہے۔

جگو نے جب سردارنی سے بچیوں کو ساتھ لے جانے کی بات کی تو سردانی نے سوالیہ انداز میں پوچھا بچیاں کیوں بلوائیں ہیں ہسپتال۔ان کا ہسپتال میں کیا کام ہے؟

سردارنی سائیں سوال کرنا میرا کام نہیں۔۔۔میرا کام صرف وارث سائیں کے حکم کی تعمیل لانا ہے۔۔۔میں وجہ پوچھنے والا میں کون ہوتا ہوں۔۔سردار سائیں نے حکم دیا اور اسے بجالانا میرا کام ہے۔آپ جلدی سے بچیاں بلوادیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سردانی جانتی تھی کہ وہ بچیاں لیے بنا نہیں جائے گا تو اس نے بچیاں بلوا کر بھیجوا دیں۔وارث جان نے جہانگیر جان سے کہا بابا سائیں میں اب کبھی حویلی نہیں آؤں گا۔میں یہاں ہسپتال سے ہی اپنے بیوی بچے لے کر سب سے ہمیشہ کے لیے دور جا رہا ہوں۔مجھے امید ہے آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گے۔سردار جہانگیر جان نے کچھ بھی بولے بنا سر پر پیار دیا۔البتہ ان کی آنکھوں میں دکھ اور ندامت کے آنسو تھے جنھیں انھوں نے بیٹے کے سامنے چھلکنے نہیں دیا۔آج پہلی بار ان کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے ورنہ جہانگیر جان پہاڑ جیسا جگر ار کھنے والے انسان تھے، بڑی سے بڑی مصیبت کے آگے ڈٹ کر کھڑے رہنا ان کی عادت تھی۔ انھوں دکھ تھا کہ لوگوں میں انصاف بانٹنے والا انسان اپنے ہی گھر کے اندر ناانصافی ہوتے نہ دیکھ سکا۔انھیں علم ہی نہیں تھا کہ ان کی حویلی قتل گاہ ہے۔جہاں معصوم لڑکیوں کی جان لی جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وارث جان رقیہ اور اپنے سارے بچے لے کر بنا حویلی جائے اور کسی سے بھی ملے ملتان پہنچا۔۔وہ لوگ کچھ دن ملتان رکے جب تک رقیہ کی حالت سنبھل نہ گئ۔ اتنے دنوں میں وارث جان نے فیملی امریکہ لے کر جانے کی ساری تیاری مکمل کر لی۔ سردانی کی بار بار کال آتی مگر وارث جان نے ایک بار بھی کال نہ سنی اور ملتان گھر میں سب کو خاص کر ملازموں کو سختی سے منع کر دیا کہ حویلی سے کسی کی بھی کال آئے تو بات نہیں کرنی اور سردار جہانگیر جان کے سوا اور کوئی بھی ملنے آئے تو گھر کے دراوزے نہیں کھولنے۔

ایک ڈیڑھ ہفتے میں سب کام مکمل کرنے کے بعد وارث جان فیملی لے کر اسلام آباد شفٹ ہو گیا۔اسے اسلام آباد سے امریکہ کے لیے روانہ ہونا تھا۔ائیر پورٹ سے اس نے سردار جہانگیر جان کو کال کر کے ان سے بنا ملے جانے پر معافی مانگی۔ سردار جہانگیر جان کچھ نہ کر کے بھی بیٹے کے مجرم تھے۔

پندرہ سال بعد:

آج پندرہ سال ہو گئے ہیں امریکہ آئے، بڑی دونوں بیٹیاں رقیہ کی طرح ڈاکٹر بن گئیں اور شادیاں بھی ہو گئیں۔بیٹے دونوں ابھی پڑھ رہے ہیں۔وارث جان آج تک ایک بار بھی ملنے نہیں گیا۔وہ حویلی میں صرف اور صرف جہانگیر جان سے فون پر رابطے میں ہے مگر جہانگیر جان سال میں دو چکر ضرور امریکہ کے لگاتے ہیں ۔۔وارث جان رقیہ کے ساتھ ایک خوشگوار اور مکمل زندگی گزار رہا ہے۔وہ آج بھی اپنی ماں کی اس حرکت پر اکثر پریشان ہو جاتا ہے۔اسے خود سے شرمندگی ہوتی ہے کہ اس کے نام پر آئی ہوئی عورتوں کو کیسے زہر دے کر مار کر ان کے قتل کو حیقیقی موت میں بدلا گیا اور وہ سب سے بے خبر رہا۔رقیہ سے کئی بار پوچھ چکا ہے اس نے کیوں اس کی ماں کا نام پولیس کو نہیں بتایا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر رقیہ کے خیال میں اس کا بچ جانا ہی سر دانی کی سب سے بڑی سزا ہے اور وارث جان کے خیال میں وارث جان کا ان سے بنا ملے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر آنا سب سے بڑی سزا ہے۔

ختم شد

---

www.novelsclubb.com

سانس لینے کو زندگی کا نام مت دو

مر گئے ہوں میں مجھ کو دفنا دو

خواب کو تعبیر کا مت دو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حیقیقت مٹ چکی ہے اس کو دفنا دو

صحرا کو سیراب کا نام مت دو

پیاس بجھ گئی ہے بارش کو دفنا دو

گھڑی کو وقت کا نام مت دو

ماضی گزر گیا ہے اس کو دفنا دو (فاطمہ ملک)

www.novelsclubb.com